

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبین

فی

معارف الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ (کنج بخش روڈ لاہور)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ	_____	نام کتاب
علامہ ابن اثیر جزیری قدس سرہ (م ۷۳۰ھ)	_____	نام مولف
مولانا عبد الشکور ناروتی لکھنوی	_____	ترجمہ
سوانح و اذکار صحابہ رسولؐ	_____	موضوع
۴ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ	_____	نقش اول
جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ	_____	نقش ثانی
چھ سواکیس	_____	تذکرہ صحابہ
مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور	_____	ناشر
کبائن پرنٹرز لاہور	_____	طابع
۱۳۵ روپے	_____	قیمت جلد سوم چہارم و پنجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَدْرِكَهُ لَوْلَا إِيمَانُ رَبِّنَا

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	شقران مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱	۱۳	شہر بن بازام	۶
۲	شقیق بن سلمہ	۲	۱۵	شو یفح	۶
۳	شکل بن حمید	۲	۱۶	شیبان	۶
۴	شماکس بن عثمان	۳	۱۷	شیبان	۷
۵	شمعون بن یزید	۴	۱۸	شلیبہ بن عبد الرحمن	۷
۶	شنتم	۴	۱۹	شلیبہ بن عتبہ	۷
۷	شہاب بن اسماء	۴	۲۰	شلیبہ بن عثمان	۸
۸	شہاب بن خرفہ	۵	۲۱	شلیبہ بن ابی کثیر	۹
۹	شہاب بن زہیر	۵	۲۲	شلیبہ ابو عثمان	۹
۱۰	شہاب بن سعد	۵	۲۳	صالح انصاری	۱۰
۱۱	شہاب بن مالک	۵	۲۴	صالح بن خیوان	۱۰
۱۲	شہاب بن مجنون	۶	۲۵	صالح مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰
۱۳	شہاب	۶	۲۶	صالح قرظی	۱۱

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۷	صالح بن متوکل	۱۱	۵۱	صرمہ بن انس	۲۲
۲۸	صالح	۱۱	۵۲	صرمہ بن ابی انس	۲۲
۲۹	صامت انصاری	۱۲	۵۳	صرمہ غندی	۲۳
۳۰	صامت غلام حبیب بن خراش	۱۲	۵۴	صعب بن جثامہ	۲۴
۳۱	صبیح الواحیجہ	۱۲	۵۵	صعب بن منقر	۲۴
۳۲	صبیح غلام کو لیطیب بن عبدالعزی	۱۳	۵۶	صعصعہ بن صوحان	۲۵
۳۳	صبیح غلام حضرت ام سلمہ	۱۳	۵۷	صعصعہ بن معاویہ	۲۵
۳۴	صبیحہ بن حارث	۱۳	۵۸	صعصعہ بن ناجیہ	۲۶
۳۵	صحار بن عیاش	۱۳	۵۹	صعق ابو عبد اللہ	۲۷
۳۶	صحز بن جبر	۱۴	۶۰	صفہ	۲۷
۳۷	صحز ابو حازم	۱۴	۶۱	صفوان بن امیہ بن خلف	۲۷
۳۸	صحز بن حرب یعنی ابوسفیان	۱۴	۶۲	صفوان بن امیہ بن عمرو	۲۹
۳۹	صحز بن سلمان	۱۵	۶۳	صفوان بن صفوان	۲۹
۴۰	صحز بن صعصعہ	۱۶	۶۴	صفوان بن عبداللہ خزاعی	۲۹
۴۱	صحز بن عیدہ	۱۶	۶۵	صفوان بن عبداللہ	۲۹
۴۲	صحز بن قدامہ	۱۸	۶۶	صفوان بن عبدالرحمن	۲۹
۴۳	صحز بن قعقاع	۱۸	۶۷	صفوان بن عبدالرحمن	۳۰
۴۴	صحز بن قیس	۱۸	۶۸	صفوان بن عسال	۳۰
۴۵	صحز بن لوزان	۱۹	۶۹	صفوان عمرو اسدی	۳۱
۴۶	صحز بن معاویہ	۱۹	۷۰	صفوان بن عمرو سلمی	۳۱
۴۷	صحز بن وداعہ	۲۰	۷۱	صفوان بن قدامہ	۳۱
۴۸	صدی بن عجلان	۲۰	۷۲	صفوان بن مالک	۳۲
۴۹	صدی بن عبداللہ	۲۱	۷۳	صفوان بن محمد	۳۲
۵۰	صرم بن یربوع	۲۱	۷۴	صفوان بن محزمہ	۳۲

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۲۳	صیفی	۹۹	۳۳	صفوان بن معطل	۷۵
۲۳	ضحاک انصاری	۱۰۰	۳۲	صفوان بن وہب	۷۶
۲۳۰	ضحاک بن ابی جبیر	۱۰۱	۳۳	صفوان بن میان	۷۷
۲۴	ضحاک بن حارثہ	۱۰۲	۳۲	صفوان یا ابن صفوان	۷۸
۲۴	ضحاک بن خلیفہ	۱۰۳	۳۵	صلت والد زبید	۷۹
۲۴	ضحاک بن ربیعہ	۱۰۴	۳۵	صلت ابو کلیب	۸۰
۲۴	ضحاک بن زمل	۱۰۵	۳۵	صلت بن مخزمہ	۸۱
۲۵	ضحاک بن سفیان بن حارثہ	۱۰۶	۳۵	صلصال بن وہب	۸۲
۲۵	ضحاک بن سفیان بن عوف	۱۰۷	۳۶	صلصل بن شریح	۸۳
۲۶	ضحاک بن عبد عمرو	۱۰۸	۳۶	صلہ بن اشیم	۸۴
۲۶	ضحاک بن عرفجہ	۱۰۹	۳۶	صلہ بن حارث	۸۵
۲۶	ضحاک بن قیس بن خالد	۱۱۰	۳۷	صناج بن اعسر	۸۶
۲۷	ضحاک بن قیس بن معاویہ	۱۱۱	۳۷	صناج الحمسی	۸۷
۲۰	ضحاک بن نعمان	۱۱۲	۳۸	صہبان بن عثمان	۸۸
۲۸	ضرار بن ازور	۱۱۳	۳۸	صہیب بن سنان	۸۹
۲۹	ضرار بن مرداس	۱۱۴	۴۱	صہیب بن نعمان	۹۰
۵۰	ضرار بن قعقاع	۱۱۵	۴۱	صواب	۹۱
۵۰	ضرار بن مقرن	۱۱۶	۴۲	صیفی بن اصلت	۹۲
۵۰	ضرار بن قطیبہ	۱۱۷	۴۲	صیفی ابو الحارث	۹۳
۵۱	ضناطر	۱۱۸	۴۲	صیفی بن ربیع	۹۴
۵۱	ضناد بن ثعلبہ	۱۱۹	۴۲	صیفی بن سواد	۹۵
۵۲	ضناب بن ثعلبہ	۱۲۰	۴۲	صیفی بن عامر	۹۶
۵۳	ضناب بن زید	۱۲۱	۴۲	صیفی بن قنبلی	۹۷
۵۳	ضمہ بن انس	۱۲۲	۴۳	صیفی والد مرتع	۹۸

نمبر شمار	نام مضمون	صفحه	نمبر شمار	نام مضمون	صفحه
۱۳۳	ضمیرہ بن ثعلبہ	۵۲	۱۳۶	طارق بن علقمہ	۶۲
۱۳۴	ضمیرہ بن سعد	۵۲	۱۳۸	طارق بن مرقع	۶۲
۱۳۵	ضمیرہ ابو عبید اللہ	۵۵	۱۳۹	طاہر بن ابی ہالہ	۶۳
۱۳۶	ضمیرہ بن عمرو	۵۵	۱۵۰	طحقہ بن قیس	۶۳
۱۳۷	ضمیرہ بن عمرو خزاعی	۵۵	۱۵۱	طرفہ والد تمیم	۶۳
۱۳۸	ضمیرہ بن عیاض	۵۶	۱۵۲	طرفہ بن عرفجہ	۶۳
۱۳۹	ضمیرہ بن ابی ایس	۵۶	۱۵۳	طریح بن سعید	۶۳
۱۴۰	ضمیرہ بن عرنہ	۵۷	۱۵۴	طریف بن ابان	۶۳
۱۴۱	ضمیرہ بن کعب	۵۷	۱۵۵	طریفہ بن جابر	۶۳
۱۴۲	ضمیرہ	۵۷	۱۵۶	طعمہ بن ابیرق	۶۳
۱۴۳	ضمیرہ بن حارث	۵۷	۱۵۷	طفیل بن ابی بن کعب	۶۵
۱۴۴	ضمیرہ بن عمرو	۵۷	۱۵۸	طفیل بن حارث	۶۵
۱۴۵	ضمیرہ بن قتادہ	۵۸	۱۵۹	طفیل	۶۵
۱۴۶	ضمیرہ بن حبیب	۵۸	۱۶۰	طفیل بن زید	۶۵
۱۴۷	ضمیرہ بن سعد	۵۸	۱۶۱	طفیل بن سعد	۶۶
۱۴۸	ضمیرہ بن ابی ضمیرہ	۵۸	۱۶۲	طفیل بن عبد اللہ	۶۶
۱۴۹	طارق بن احمر	۵۹	۱۶۳	طفیل بن عمرو	۶۷
۱۵۰	طارق بن ایثم	۵۹	۱۶۴	طفیل بن مالک	۶۹
۱۵۱	طارق بن زیاد	۵۹	۱۶۵	طفیل بن مالک مدنی	۷۰
۱۵۲	طارق بن سوید	۵۹	۱۶۶	طفیل بن نعمان	۷۰
۱۵۳	طارق بن شریک	۵۹	۱۶۷	طلحہ انصاری	۷۱
۱۵۴	طارق بن شہاب	۵۹	۱۶۸	طلحہ بن براء	۷۱
۱۵۵	طارق بن عبد اللہ	۵۹	۱۶۹	طلحہ بن ابی حدرد	۷۲
۱۵۶	طارق بن عبید	۵۹	۱۷۰	طلحہ بن خراش	۷۲

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۸۵	طہقہ بن زہیر	۱۹۵	۷۳	طلحہ بن ابی داؤد	۱۷۱
۸۶	طہقہ بن قیس	۱۹۶	۷۳	طلحہ زرقی	۱۷۲
۸۷	طہمان مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹۷	۷۳	طلحہ بن زید	۱۷۳
۸۸	طہمان بن سعد	۱۹۸	۷۳	طلحہ سمعی	۱۷۴
۸۸	طہینہ بن زہیر	۱۹۹	۷۱	طلحہ بن سعید	۱۷۵
۸۸	طیب بن عبد اللہ	۲۰۰	۷۲	طلحہ برادر عبد الملک	۱۷۶
۸۸	ظالم بن سارق	۲۰۱	۷۲	طلحہ بن عبد اللہ	۱۷۷
۸۹	ظالم بن عمرو	۲۰۲	۷۹	طلحہ بن عبید اللہ بن مسافع	۱۷۸
۸۹	ظہیان بن ربیعہ	۲۰۳	۸۰	طلحہ بن عقبہ	۱۷۹
۹۰	ظہیان بن عمارہ	۲۰۴	۸۰	طلحہ ابو عقیل	۱۸۰
۹۰	ظہیان بن کداوہ	۲۰۵	۸۰	طلحہ بن عمرو	۱۸۱
۹۰	ظہیر بن رافع	۲۰۶	۸۱	طلحہ بن مالک	۱۸۲
۹۱	ظہیر بن سنان	۲۰۷	۸۱	طلحہ بن معاویہ	۱۸۳
۹۲	غابس غلام حریط	۲۰۸	۸۱	طلحہ بن فضیلہ	۱۸۴
۹۲	غابس بن ربیعہ	۲۰۹	۸۲	طلحہ	۱۸۵
۹۲	غابس بن عیس	۲۱۰	۸۲	طلحہ بن علی	۱۸۶
۹۳	غازب والد براء	۲۱۱	۸۲	طلحہ بن زید	۱۸۷
۹۳	عاص بن عامر	۲۱۲	۸۳	طلیب بن ازہر	۱۸۸
۹۳	عاص بن ہشام	۲۱۳	۸۳	طلیب بن عرفہ	۱۸۹
۹۳	عاص اسلمی	۲۱۴	۸۳	طلیب بن عمیر	۱۹۰
۹۳	عاصم بن ثابت	۲۱۵	۸۴	طلیحہ بن خولید	۱۹۱
۹۵	عاصم بن ابی جیل	۲۱۶	۸۵	طلیحہ دلی	۱۹۲
۹۵	عاصم حبشی	۲۱۷	۸۵	طلیحہ بن عقبہ	۱۹۳
۹۶	عاصم بن حدزہ	۲۱۸	۸۵	طلیق بن سفیان	۱۹۴

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۱۹	عاصم بن حصین	۹۶	۲۲۳	عامر بن ساعدہ	۱۰۵
۲۲۰	عاصم بن حکم	۹۶	۲۲۲	عامر بن سعد بن حارث	۱۰۵
۲۲۱	عاصم بن عدی	۹۶	۲۲۵	عامر بن سعد	۱۰۵
۲۲۲	عاصم بن عکیر	۹۶	۲۲۶	عامر بن سعد بن عمرو	۱۰۶
۲۲۳	عاصم بن عمرو بن خطاب	۹۸	۲۲۷	عامر بن سلمہ	۱۰۶
۲۲۴	عاصم بن عمرو	۹۸	۲۲۸	عامر بن سلیم	۱۰۶
۲۲۵	عاصم بن قیس	۹۸	۲۲۹	عامر بن سنان	۱۰۶
۲۲۶	عاقل بن بکیر	۹۹	۲۵۰	عامر بن شہر	۱۰۸
۲۲۷	عامر بن اسود	۹۹	۲۵۱	عامر بن صبرہ	۱۰۹
۲۲۸	عامر بن اصبط	۹۹	۲۵۲	عامر بن طفیل بن حارث	۱۱۰
۲۲۹	عامر بن اکوع	۱۰۰	۲۵۳	عامر بن طفیل بن مالک	۱۱۰
۲۳۰	عامر بن امیہ	۱۰۰	۲۵۴	عامر بن ابی عامر	۱۱۱
۲۳۱	عامر بن بکیر	۱۰۱	۲۵۵	عامر بن عبداللہ	۱۱۱
۲۳۲	عامر بن بلحارث	۱۰۱	۲۵۶	عامر بن عبداللہ بدری	۱۱۳
۲۳۳	عامر بن ثابت	۱۰۱	۲۵۷	عامر بن عبداللہ بن جہم	۱۱۴
۲۳۴	عامر بن ثابت	۱۰۱	۲۵۸	عامر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ	۱۱۴
۲۳۵	عامر بن ثابت	۱۰۱	۲۵۹	عامر بن عبداللہ	۱۱۴
۲۳۶	عامر بن حارث بن ثوبان	۱۰۲	۲۶۰	عامر بن عبد عمرو	۱۱۴
۲۳۷	عامر بن حارث فہری	۱۰۲	۲۶۱	عامر بن عبد غنم	۱۱۵
۲۳۸	عامر بن حارث بن بانی	۱۰۲	۲۶۲	عامر بن عبد القیس	۱۱۵
۲۳۹	عامر بن حذیفہ	۱۰۳	۲۶۳	عامر بن عبدہ	۱۱۷
۲۴۰	عامر بن رمی	۱۰۳	۲۶۴	عامر بن عبدہ	۱۱۷
۲۴۱	عامر بن ربیعہ	۱۰۳	۲۶۵	عامر بن عکیر	۱۱۷
۲۴۲	عامر بن ربیعہ	۱۰۵	۲۶۶	عامر بن عمرو بن حذافہ	۱۱۸

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۱۲۹	عامر بن بانی	۲۹۱	۱۱۸	عامر بن عمرو مزنی	۲۶۷
۱۲۹	عامر بن بذیل	۲۹۲	۱۱۸	عامر بن عمیر	۲۶۸
۱۲۹	عامر ابو ہشام	۲۹۳	۱۱۹	عامر بن عوف	۲۶۹
۱۳۰	عامر بن ہلال	۲۹۴	۱۱۹	عامر بن غیلان	۲۷۰
۱۳۰	عامر بن واثلہ	۲۹۵	۱۱۹	عامر قسیمی	۲۷۱
۱۳۰	عامر بن ابی وقاص	۲۹۶	۱۲۰	عامر بن فہیرہ	۲۷۲
۱۳۱	عامر بن یزید	۲۹۷	۱۲۱	عامر بن قیس اشعری	۲۷۳
۱۳۱	عائذ بن ثعلبہ	۲۹۸	۱۲۲	عامر بن کرینہ	۲۷۴
۱۳۱	عائذ بن سعید	۲۹۹	۱۲۲	عامر بن لہ	۲۷۵
۱۳۲	عائذ بن ابی عائذ	۳۰۰	۱۲۲	عامر بن لقیط	۲۷۶
۱۳۲	عائذ بن عبد عمرو	۳۰۱	۱۲۳	عامر بن لیلی	۲۷۷
۱۳۲	عائذ بن مرد بن ہلال	۳۰۲	۱۲۳	عامر بن لیلی غفاری	۲۷۸
۱۳۳	عائذ بن قرظ	۳۰۳	۱۲۴	عامر بن مالک	۲۷۹
۱۳۳	عائذ بن معص	۳۰۴	۱۲۴	عامر بن مالک بن اہیب	۲۸۰
۱۳۳	عائذ اللہ	۳۰۵	۱۲۴	عامر بن مالک بن جعفر	۲۸۱
۱۳۳	عائذ اللہ	۳۰۶	۱۲۵	عامر بن مالک بن صفوان	۲۸۲
۱۳۴	عباد بن اخضر	۳۰۷	۱۲۵	عامر بن مالک قیشری	۲۸۳
۱۳۴	عباد بن بشر	۳۰۸	۱۲۵	عامر بن مالک کعبی	۲۸۴
۱۳۵	عباد بن بشر	۳۰۹	۱۲۶	عامر بن مخزمہ	۲۸۵
۱۳۶	عباد ابو ثعلبہ	۳۱۰	۱۲۶	عامر بن مخلد	۲۸۶
۱۳۶	عباد بن جعفر	۳۱۱	۱۲۶	عامر بن مرقش	۲۸۷
۱۳۶	عباد بن حارث	۳۱۲	۱۲۷	عامر مزنی	۲۸۸
۱۳۶	عباد بن خالد	۳۱۳	۱۲۸	عامر بن مسعود	۲۸۹
۱۳۷	عباد بن صحاحس	۳۱۴	۱۲۹	عامر بن مطر	۲۹۰

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۱۵	عباد بن سالیس	۱۳۷	۳۳۹	عبادہ بن صامت	۱۴۳
۳۱۶	عباد بن سحیم	۱۳۷	۳۴۰	عبادہ بن عمرو	۱۴۶
۳۱۷	عباد بن سنان	۱۳۷	۳۴۱	عبادہ یعنی ابو عوانہ	۱۴۶
۳۱۸	عباد بن سہل	۱۳۷	۳۴۲	عبادہ بن قرظ	۱۴۶
۳۱۹	عباد بن شرجیل	۱۳۷	۳۴۳	عبادہ بن قیس	۱۴۷
۳۲۰	عباد بن شیبان	۱۳۸	۳۴۴	عبادہ بن مالک	۱۴۷
۳۲۱	عباد بن عبدالعزی	۱۳۸	۳۴۵	عباس بن عامر	۱۴۷
۳۲۲	عباد بن عبید	۱۳۸	۳۴۶	عباس بن عبادہ	۱۴۷
۳۲۳	عباد عدوی	۱۳۸	۳۴۷	عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۸
۳۲۴	عباد بن عمرو	۱۳۸	۳۴۸	عباس بن قیس	۱۵۲
۳۲۵	عباد بن عمرو	۱۳۹	۳۴۹	عباس بن معدی کرب	۱۵۲
۳۲۶	عباد بن عمرو	۱۳۹	۳۵۰	عباس غلام نبی ہاشم	۱۵۲
۳۲۷	عباد بن قیس	۱۳۹	۳۵۱	عبایہ ابو قیس	۱۵۵
۳۲۸	عباد بن قیظی	۱۴۰	۳۵۲	عبایہ بن مالک	۱۵۵
۳۲۹	عباد بن مرہ	۱۴۰	۳۵۳	عبدالاعلیٰ بن عدی	۱۵۵
۳۳۰	عباد	۱۴۰	۳۵۴	عبداللہ بن ابی	۱۵۵
۳۳۱	عباد بن نہیک	۱۴۱	۳۵۵	عبداللہ بن ابی احمد	۱۵۵
۳۳۲	عباد	۱۴۱	۳۵۶	عبداللہ بن انعم	۱۵۶
۳۳۳	عباد بن خالد	۱۴۱	۳۵۷	عبداللہ بن اورع	۱۵۷
۳۳۴	عباد بن اشیب	۱۴۱	۳۵۸	عبداللہ بن ارقم	۱۵۷
۳۳۵	عباد بن ادنی	۱۴۲	۳۵۹	عبداللہ بن اسحاق	۱۵۸
۳۳۶	عباد بن نیشخاش	۱۴۲	۳۶۰	عبداللہ بن سعد	۱۵۹
۳۳۷	عبادہ بن رافع	۱۴۳	۳۶۱	عبداللہ بن اسقع	۱۵۹
۳۳۸	عبادہ زرقی	۱۴۳	۳۶۲	عبداللہ بن اسود	۱۶۰

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۶۳	عبداللہ بن اصرم	۱۶۰	۳۸۷	عبداللہ بن نضیل	۱۶۳
۳۶۴	عبداللہ بن اعور	۱۶۰	۳۸۸	عبداللہ بن ابی بکر	۱۶۳
۳۶۵	عبداللہ بن اقرم	۱۶۱	۳۸۹	عبداللہ بن ابی بکر صدیق	۱۶۳
۳۶۶	عبداللہ بن ابی امیہ	۱۶۱	۳۹۰	عبداللہ بکری	۱۶۳
۳۶۷	عبداللہ بن انس	۱۶۲	۳۹۱	عبداللہ بن ثابت	۱۶۳
۳۶۸	عبداللہ بن انیس	۱۶۳	۳۹۲	عبداللہ بن ثابت	۱۶۴
۳۶۹	عبداللہ بن انیس	۱۶۳	۳۹۳	عبداللہ بن ثابت	۱۶۵
۳۷۰	عبداللہ بن انیس	۱۶۵	۳۹۴	عبداللہ بن ثعلبہ	۱۶۵
۳۷۱	عبداللہ بن انیس	۱۶۵	۳۹۵	عبداللہ بن ثعلبہ	۱۶۴
۳۷۲	عبداللہ بن انیس	۱۶۵	۳۹۶	عبداللہ ثمالی	۱۶۶
۳۷۳	عبداللہ بن اوس	۱۶۵	۳۹۷	عبداللہ ثقفی	۱۶۶
۳۷۴	عبداللہ بن اوس	۱۶۵	۳۹۸	عبداللہ بن ثوب	۱۶۶
۳۷۵	عبداللہ بن ابی اونی	۱۶۶	۳۹۹	عبداللہ بن جابر	۱۶۶
۳۷۶	عبداللہ ذوالحائین	۱۶۷	۴۰۰	عبداللہ بن جابر	۱۶۸
۳۷۷	عبداللہ بن بکینہ	۱۶۹	۴۰۱	عبداللہ بن جبر	۱۶۹
۳۷۸	عبداللہ بن بدر	۱۶۹	۴۰۲	عبداللہ بن جبیر	۱۶۹
۳۷۹	عبداللہ بن بدر	۱۶۹	۴۰۳	عبداللہ بن جبیر	۱۶۹
۳۸۰	عبداللہ بن بدیل	۱۷۰	۴۰۴	عبداللہ بن حبش	۱۸۰
۳۸۱	عبداللہ بن بدیل	۱۷۱	۴۰۵	عبداللہ بن جد	۱۸۱
۳۸۲	عبداللہ بن بر	۱۷۱	۴۰۶	عبداللہ بن ابی جدعاء	۱۸۲
۳۸۳	عبداللہ بن براء	۱۷۱	۴۰۷	عبداللہ بن جراد	۱۸۲
۳۸۴	عبداللہ بن بریرہ	۱۷۱	۴۰۸	عبداللہ بن جزا	۱۸۳
۳۸۵	عبداللہ بن بسر	۱۷۱	۴۰۹	عبداللہ بن جزا	۱۸۳
۳۸۶	عبداللہ بن بسر	۱۷۲	۴۱۰	عبداللہ بن جعفر طیار	۱۸۳

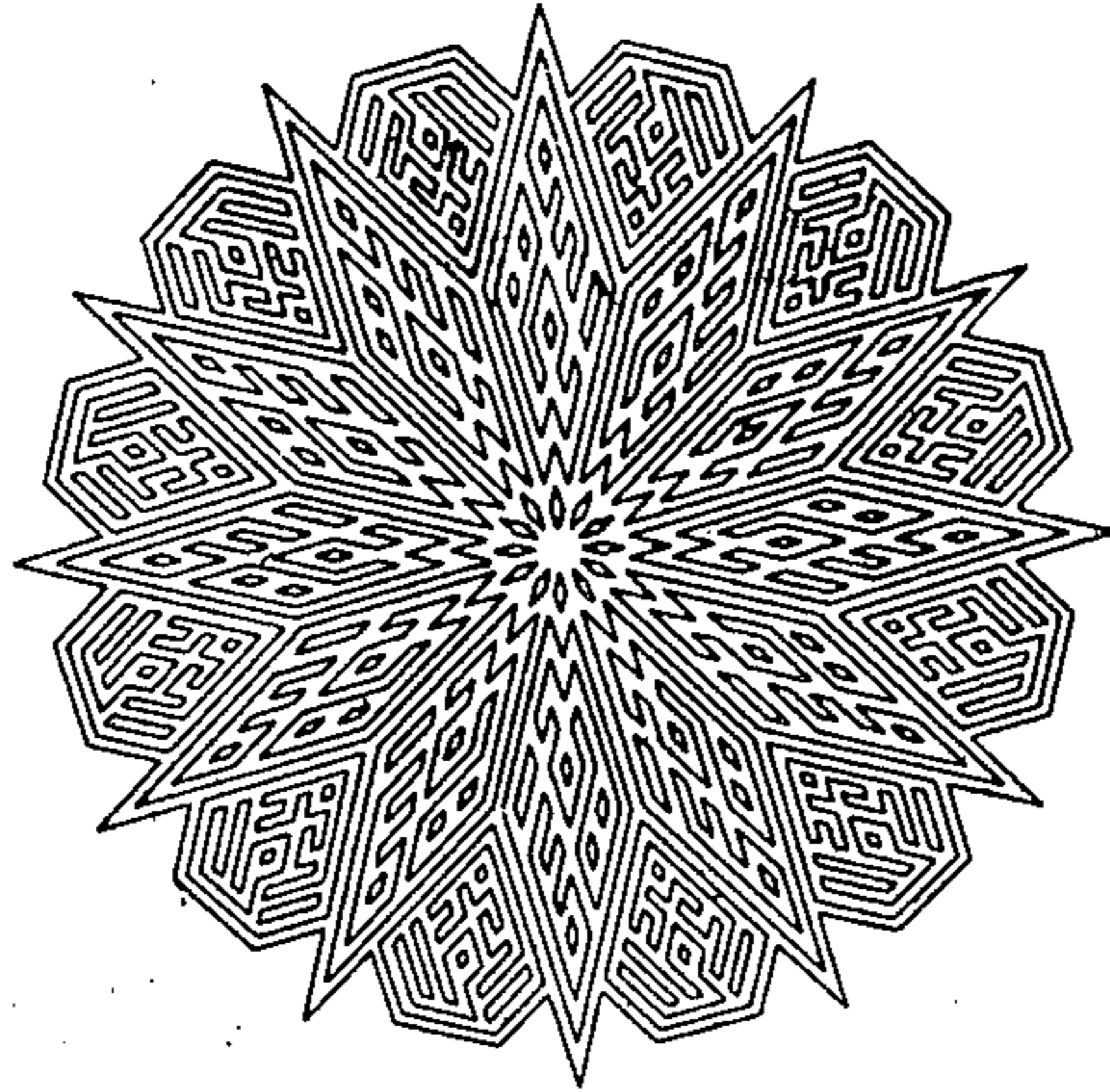
نمبر شمار	نام مضمون	صفحه	نمبر شمار	نام مضمون	صفحه
۲۱۱	عبد اللہ البرجمزہ	۱۸۶	۲۳۵	عبد اللہ ابو جیبہ	۱۹۳
۲۱۲	عبد اللہ بن ابی جہم	۱۸۶	۲۳۶	عبد اللہ بن ابی حداد	۱۹۳
۲۱۳	عبد اللہ بن جہم	۱۸۶	۲۳۷	عبد اللہ بن حذافہ	۱۹۶
۲۱۴	عبد اللہ بن حارث	۱۸۶	۲۳۸	عبد اللہ بن حرام	۱۹۸
۲۱۵	عبد اللہ بن حارث	۱۸۶	۲۳۹	عبد اللہ بن ام حرام	۱۹۸
۲۱۶	عبد اللہ بن حارث	۱۸۶	۲۴۰	عبد اللہ بن حرمہ	۱۹۹
۲۱۷	عبد اللہ بن حارث	۱۸۸	۲۴۱	عبد اللہ بن حریش	۱۹۹
۲۱۸	عبد اللہ بن حارث	۱۸۸	۲۴۲	عبد اللہ بن حزابہ	۱۹۹
۲۱۹	عبد اللہ بن حارث	۱۸۸	۲۴۳	عبد اللہ بن حسن	۱۹۹
۲۲۰	عبد اللہ بن حارث	۱۸۹	۲۴۴	عبد اللہ بن حسن	۱۹۹
۲۲۱	عبد اللہ بن حارث	۱۸۹	۲۴۵	عبد اللہ بن حصن	۱۹۹
۲۲۲	عبد اللہ بن حارث	۱۹۰	۲۴۶	عبد اللہ بن منکل	۲۰۰
۲۲۳	عبد اللہ بن حارث	۱۹۰	۲۴۷	عبد اللہ بن حکیم	۲۰۰
۲۲۴	عبد اللہ بن حارث	۱۹۰	۲۴۸	عبد اللہ بن حکیم بن حزام	۲۰۰
۲۲۵	عبد اللہ بن حارث	۱۹۱	۲۴۹	عبد اللہ بن حکیم جنی	۲۰۰
۲۲۶	عبد اللہ بن حارث	۱۹۱	۲۵۰	عبد اللہ بن حکیم کنانی	۲۰۱
۲۲۷	عبد اللہ بن حارث	۱۹۱	۲۵۱	عبد اللہ ملقب بہ حمار	۲۰۱
۲۲۸	عبد اللہ بن حارث	۱۹۲	۲۵۲	عبد اللہ بن ابی الحار	۲۰۲
۲۲۹	عبد اللہ بن حارث	۱۹۳	۲۵۳	عبد اللہ بن حمیر	۲۰۲
۲۳۰	عبد اللہ بن حارث	۱۹۳	۲۵۴	عبد اللہ بن حنطب	۲۰۳
۲۳۱	عبد اللہ بن حارث	۱۹۳	۲۵۵	عبد اللہ بن حنظلہ	۲۰۳
۲۳۲	عبد اللہ بن حبش	۱۹۳	۲۵۶	عبد اللہ بن حوار	۲۰۴
۲۳۳	عبد اللہ بن حبیب	۱۹۳	۲۵۷	عبد اللہ بن حولی	۲۰۵
۲۳۴	عبد اللہ بن ابی جیبہ	۱۹۳	۲۵۸	عبد اللہ بن حازم	۲۰۵

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۲۱۴	عبداللہ بن ربیعہ	۴۸۳	۲۰۵	عبداللہ بن خالد	۴۵۹
۲۱۴	عبداللہ بن ابی ربیعہ	۴۸۴	۲۰۶	عبداللہ بن خالد	۴۶۰
۲۱۴	عبداللہ بن ابی ربیعہ	۴۸۵	۲۰۶	عبداللہ بن خالد	۴۶۱
۲۱۵	عبداللہ بن ربیعہ	۴۸۶	۲۰۶	عبداللہ ابو خالد	۴۶۲
۲۱۵	عبداللہ بن ربیعہ	۴۸۷	۲۰۷	عبداللہ بن ابی خالد	۴۶۳
۲۱۶	عبداللہ بن رفاعہ	۴۸۸	۲۰۷	عبداللہ بن جناب	۴۶۴
۲۱۶	عبداللہ بن رواحہ	۴۸۹	۲۰۷	عبداللہ بن خبیب	۴۶۵
۲۲۰	عبداللہ بن ریاب	۴۹۰	۲۰۸	عبداللہ بن حریت	۴۶۶
۲۲۰	عبداللہ بن زائدہ	۴۹۱	۲۰۸	عبداللہ بن خلف	۴۶۷
۲۲۰	عبداللہ بن زبیری	۴۹۲	۲۰۹	عبداللہ بن خمیر	۴۶۸
۲۲۱	عبداللہ بن زبیب	۴۹۳	۲۰۹	عبداللہ بن خنیس	۴۶۹
۲۲۲	عبداللہ بن زبیر	۴۹۴	۲۰۹	عبداللہ بن خولانی	۴۷۰
۲۲۲	عبداللہ بن زبیر عوام	۴۹۵	۲۰۹	عبداللہ بن ابی خولانی	۴۷۱
۲۲۵	عبداللہ بن زغب	۴۹۶	۲۰۹	عبداللہ بن خثیمہ	۴۷۲
۲۲۵	عبداللہ بن زمرہ	۴۹۷	۲۱۰	عبداللہ بن وارہ	۴۷۳
۲۲۶	عبداللہ بن زمل	۴۹۸	۲۱۰	عبداللہ بن دیان	۴۷۴
۲۲۶	عبداللہ بن زہیر	۴۹۹	۲۱۱	عبداللہ بن درہ	۴۷۵
۲۲۷	عبداللہ ابو زہیر	۵۰۰	۲۱۱	عبداللہ بن دیدان	۴۷۶
۲۲۷	عبداللہ بن زید	۵۰۱	۲۱۱	عبداللہ بن راشد	۴۷۷
۲۲۸	عبداللہ بن زید جہنی	۵۰۲	۲۱۱	عبداللہ بن رافع	۴۷۸
۲۲۹	عبداللہ بن زید بن صفوان	۵۰۳	۲۱۱	عبداللہ بن ربیع	۴۷۹
۲۲۹	عبداللہ بن زید بن عامر	۵۰۴	۲۱۱	عبداللہ بن ربیعہ	۴۸۰
۲۳۰	عبداللہ بن زید بن عمرو	۵۰۵	۲۱۲	عبداللہ بن ربیعہ	۴۸۱
۲۳۱	عبداللہ بن سابط	۵۰۶	۲۱۳	عبداللہ بن ربیعہ	۴۸۲

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۰۷	عبداللہ بن ساعدہ بن عامر	۲۳۱	۵۳۱	عبداللہ بن سلامہ	۲۳۲
۵۰۸	عبداللہ بن ساعدہ بن عائش	۲۳۱	۵۳۲	عبداللہ بن سلمہ	۲۳۲
۵۰۹	عبداللہ بن ساعدہ ہذلی	۲۳۲	۵۳۳	عبداللہ بن سلمہ مرادی	۲۳۳
۵۱۰	عبداللہ بن سالم	۲۳۲	۵۳۴	عبداللہ بن ابی سلیط	۲۳۳
۵۱۱	عبداللہ بن سائب	۲۳۲	۵۳۵	عبداللہ بن سلیمان	۲۳۳
۵۱۲	عبداللہ بن سائب بن ابی سائب	۲۳۲	۵۳۶	عبداللہ بن سنان	۲۳۳
۵۱۳	عبداللہ بن سیرہ جہنی	۲۳۳	۵۳۷	عبداللہ بن سندر	۲۳۳
۵۱۴	عبداللہ بن سیرہ ہمدانی	۲۳۳	۵۳۸	عبداللہ بن سہل بن صیف	۲۳۳
۵۱۵	عبداللہ سدومتی	۲۳۳	۵۳۹	عبداللہ بن سہل بن رافع	۲۳۵
۵۱۶	عبداللہ بن سرہجس	۲۳۴	۵۴۰	عبداللہ بن سہل بن زید	۲۳۶
۵۱۷	عبداللہ بن سعد زدی	۲۳۵	۵۴۱	عبداللہ بن سہل بن عمرو	۲۳۷
۵۱۸	عبداللہ بن سعد السلی	۲۳۵	۵۴۲	عبداللہ بن سہل بن عمرو	۲۳۸
۵۱۹	عبداللہ بن سعد انصاری	۲۳۵	۵۴۳	عبداللہ بن سہیل	۲۳۸
۵۲۰	عبداللہ بن سعد بن خثیمہ	۲۳۶	۵۴۴	عبداللہ بن سوید	۲۳۸
۵۲۱	عبداللہ بن سعد بن ابی شرح	۲۳۶	۵۴۵	عبداللہ بن سیدان	۲۳۹
۵۲۲	عبداللہ بن سعد بن سفیان	۲۳۸	۵۴۶	عبداللہ بن سیلان	۲۳۹
۵۲۳	عبداللہ بن سعد بن معاذ	۲۳۹	۵۴۷	عبداللہ بن شہل	۲۳۹
۵۲۴	عبداللہ بن سعید	۲۳۹	۵۴۸	عبداللہ بن شہیل	۲۴۰
۵۲۵	عبداللہ بن سفیان	۲۳۹	۵۴۹	عبداللہ بن شہیر	۲۴۰
۵۲۶	عبداللہ بن ابی سفیان	۲۴۰	۵۵۰	عبداللہ بن شہاد	۲۴۰
۵۲۷	عبداللہ بن سفیان	۲۴۰	۵۵۱	عبداللہ بن ابی شہیدہ	۲۴۰
۵۲۸	عبداللہ بن سفیان	۲۴۰	۵۵۲	عبداللہ بن شہیل	۲۴۰
۵۲۹	عبداللہ بن سفیان	۲۴۰	۵۵۳	عبداللہ بن شہیر	۲۴۰
۵۳۰	عبداللہ بن سلام السراشلی	۲۴۰	۵۵۴	عبداللہ بن شہیک	۲۴۰

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۲۶۲	عبداللہ بن عائذ ثانی	۵۷۹	۲۵۲	عبداللہ بن شقی	۵۵۵
۲۶۲	عبداللہ بن عائذ بن قرظ	۵۸۰	۲۵۲	عبداللہ بن شمر	۵۵۶
۲۶۲	جر اللامۃ ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۸۱	۲۵۲	عبداللہ بن شہاب	۵۵۷
۲۶۲	عبداللہ بن عباس	۵۸۲	۲۵۳	عبداللہ بن شہاب زہری	۵۵۸
۲۶۶	عبداللہ بن عبدالاسد	۵۸۳	۲۵۳	عبداللہ بن شیباب	۵۵۹
۲۶۸	عبداللہ بن عبداللہ	۵۸۴	۲۵۳	عبداللہ بن ابی	۵۶۰
۲۷۰	عبداللہ بن عبداللہ اعشی	۵۸۵	۲۵۳	عبداللہ بن صعصعہ	۵۶۱
۲۷۰	عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ	۵۸۶	۲۵۳	عبداللہ بن صفوان	۵۶۲
۲۷۱	عبداللہ بن ثابت	۵۸۷	۲۵۳	عبداللہ بن صفوان انصاری	۵۶۳
۲۷۱	عبداللہ بن ابی بکر صدیق	۵۸۸	۲۵۳	عبداللہ بن صفوان خزاعی	۵۶۴
۲۷۲	عبداللہ بن عبداللہ بن عمر فاروق	۵۸۹	۲۵۳	عبداللہ بن صفوان بن قدام	۵۶۵
۲۷۲	عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مالک	۵۹۰	۲۵۵	عبداللہ بن صنابحی	۵۶۶
۲۷۲	عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری	۵۹۱	۲۵۶	عبداللہ بن صیاد	۵۶۷
۲۷۳	عبداللہ بن عبدالرحمن	۵۹۲	۲۵۷	عبداللہ بن صیفی	۵۶۸
۲۷۳	عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق	۵۹۳	۲۵۷	عبداللہ بن ضمیرہ	۵۶۹
۲۷۳	عبداللہ بن عبدالمدان	۵۹۴	۲۵۷	عبداللہ بن طارق	۵۷۰
۲۷۳	عبداللہ بن عبدالغافر	۵۹۵	۲۵۸	عبداللہ بن ابی طلحہ	۵۷۱
۲۷۳	عبداللہ بن عبدالملک	۵۹۶	۲۵۹	عبداللہ بن ظہفہ	۵۷۲
۲۷۳	عبداللہ بن عبدالسنان	۵۹۷	۲۵۹	عبداللہ بن عامر بن انیس	۵۷۳
۲۷۳	عبداللہ بن عبدین ہلال	۵۹۸	۲۵۹	عبداللہ بن عامر بلوی	۵۷۴
۲۷۳	عبداللہ بن عبسہ	۵۹۹	۲۵۹	عبداللہ بن عامر بن ربیعہ	۵۷۵
۲۷۵	عبداللہ بن عبس	۶۰۰	۲۶۰	عبداللہ بن عامر بن ربیعہ	۵۷۶
۲۷۵	عبداللہ بن عبس	۶۰۱	۲۶۰	عبداللہ بن عامر بن کرند	۵۷۷
۲۷۵	عبداللہ بن عبید اللہ	۶۰۲	۲۶۲	عبداللہ بن عامر بن اییم	۵۷۸

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار	صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
۳۰۳	عبداللہ بن عدیس	۶۱۳	۲۶۵	عبداللہ بن عتبان	۶۰۳
۳۰۲	عبداللہ بن عرابہ	۶۱۵	۲۶۵	عبداللہ بن عقبہ	۶۰۴
۳۰۲	عبداللہ بن عرفجہ	۶۱۶	۲۶۵	عبداللہ بن عبتک	۶۰۵
۳۰۲	عبداللہ بن عرفطہ	۶۱۷	۲۶۶	عبداللہ بن عثمان	۶۰۶
۳۰۲	عبداللہ ابو عصام	۶۱۸	۲۶۸	عبداللہ بن عثمان تمیمی	۶۰۷
۳۰۵	عبداللہ بن عصام	۶۱۹	۲۶۹	عبداللہ بن عثمان ثقفی	۶۰۸
۳۰۵	عبداللہ بن مکیرہ	۶۲۰	۲۶۹	حضرت ابو بکر صدیق عبداللہ بن عثمان	۶۰۹
۳۰۵	عبداللہ بن حلیم	۶۲۱	۲۶۹	عبداللہ بن عثمان بن عفان	۶۱۰
			۲۶۹	عبداللہ عدوی	۶۱۱
	رضی اللہ عنہم اجمعین ورضوا عنہ		۳۰۲	عبداللہ بن عدی	۶۱۲
			۳۰۲	عبداللہ بن عدی	۶۱۳



ترجمہ اسد الغابہ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب الثین والقاف والکاف

(سیدنا) شقران (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اسی لقب سے مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام صالح تھا حدیثی غلام تھے عبد الرحمن ابن عوف کی ملک میں تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہر تینا انکا پیش کیا تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عبد الرحمن بن عوف سے مول لیا تھا اور بعد ہمد کے اپنے انکو آزاد کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت انکے لیے بھی وصیت کی تھی یہ بھی ان لوگوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں شریک تھے شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ میں بعد خلافت ابون ریشہ۔ بصرہ میں بھی اسی نسل کا ایک شخص تھا۔ مصعب نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا اسے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہیں۔ ابو معشر نے کہا ہے کہ شقران بدین شریک تھے جنت کے انکو حصہ نہیں دیا۔ جہن امیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جسے زید ابن اخرم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عثمان بن فرقہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں بصرہ میں عوف سے انھوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے (قبر میں) آپ کے نیچے چادر بچھائی وہ شقران تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام۔ جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے شقران سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں ہی قبر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھوں نے اسود بن عامر سے انھوں نے مسلم بن خالد سے انھوں نے عمرو بن کھیل مازنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شقران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیر کی طرف جا رہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھتے تھے۔ الکا ذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تحقیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ - کینت اسی ابو وائل اسدی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد ہیں۔ ہشیم نے غیرہ سے انھوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا وہ ہر جالیس اونٹ میں ایک اونٹ لیتا تھا میں اسکے پاس اپنا مینہ دھنسا لیا اور بیٹے کہا کہ اسکی زکوٰۃ لے لو اُس نے کہا اسپر زکوٰۃ واجب نہیں ہے یہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اسوقت میں بچہ تھا مگر ایسا تھا کہ جانوروں کو اچھا لگے، اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے گھر کے اونٹوں کو چارہ لیتا تھا پھر سواروں کا میری طرف گذر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے ان سواروں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگوں نے اس اونٹ کے اونٹوں کو بچکا دیا ہے اسنے اونٹوں کو اسکے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹوں کو لے آئے میں انہیں سے کسی شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہیں جنھوں نے کہا کہ اس اونٹ کے اونٹوں کو اسے پاس لے آؤ اس شخص نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے مگر صحیح نہیں ہے انکی وراثت میں ہوئی۔ انھوں نے نرکل کا ایک چھپر بنا لیا تھا اسی میں یہ اونٹ لگے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد میں جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھ دیتے اور جب لوٹتے تو پھر اسکو بنا لیتے جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی و سعد و ابن عباس و ابن مسعود وغیرہم سے انھوں نے روایت کی ہے۔ اسے شیبی نے اور منصور بن سمر نے اور سعید نے اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شکل (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید عیسیٰ۔ اسے انکے بیٹے شتیر نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن اسماعیل بن علی اور ابی ایوب بن محمد وغیرہم نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ (ترمذی) تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو احمد بیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سعید بن اوس نے بلال بن یحییٰ عیسیٰ سے انھوں نے شتیر بن شکل سے انھوں نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجیے کہ میں اسکے ذریعہ سے پناہ مانگا کروں حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو اللھم انی اعوذ بک من شر سحر و من شر ابرجری و من شر اسانی و من شر شیبی۔ انھوں نے حضرت علی اور حذیفہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسے صدق اس شخص کو کہتے ہیں جو زکوٰۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو۔ **سلا** ترجمہ اسے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کے شر سے۔ اور اپنی آنکھ کی شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔ ان چیزوں کا شر یہ ہوا کہ

ابا بنزہ فعلی صنادیر ہو ۱۲

باب الثمانین و اسی

(سیدنا شماس رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شریذ بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ شماس انکا لقب ہے اور عثمان انکا نام ہے یہ ابو عمر کا قول ہے انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ عثمان کے نام میں بھی کیا جائے گا یہ شروع زمانے میں اسلام لائے تھے اور انھوں نے اور انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور غلبہ کی بہن تھیں یثرب کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں شیبہ ہوئے چوتیس برس کی عمر میں انکی شہادت ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں نے (لڑائی میں) شماس کے مثل کسیکو نہیں پایا اسانٹ کے مطالب یہ تھا کہ وہ غزوہ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت اچھے اُس دن جس طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اٹھتی تھی وہی طرف یا بائیں طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انھوں نے اپنے کو ڈھال بنا دیا اور یہاں تک کہ مقتول ہوئے اور مدینہ اٹھا کے لائے گئے اُس وقت کچھ جان ان میں باقی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو ام سلمہ کے پاس لیاؤ چنانچہ لوگ انکو وہیں لے گئے وہیں انھوں نے وفات پائی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تمام احباب میں لیجا کے انھیں دفن کیا جائے انھیں کپڑوں میں جنہیں انکی وفات ہوئی حالانکہ یہ ایک دن رات (سعر کہ جنگ سے آئیے بعد) زندہ رہے مگر انھوں نے کچھ کہا یا پیرا نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر نماز پڑھی اور نہ انھیں غسل دلویا اور ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ شماس بدر کے دن شہید ہوئے مگر یہ انکا وہم ہے۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا شمعون رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن خنافہ۔ کنیت انکی ابو یحیٰ۔ ازدمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انصار ہی ہیں اور بعض کہتے ہیں قرشی ہیں اور بعض کا قول ہے کہ قرظی ہیں اور انصار کے حلیف تھے۔ مگر صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ یہ ازدمی ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان

۱۱ سانپ کی لڑائی مشہور ہے جب وہ غصہ میں آجاتا ہے تو توجھتا نہیں چھوڑتا اور نہایت پالا کی اور تیزی سے حمل کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے یا خود مارا جائے ۱۲ شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور نیا کفن نہیں دیا جاتا بلکہ انھیں خون آلود کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا نہ آئے تو منافع حیات سے متنع نہ ہو ۱۳ حنیفہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی کیونکہ شہد

احد کے لیے نماز پڑھنا حدیث صحیحہ میں وارد ہے ۱۲

یسا جو کہ انکا نام شمعون ہے جسین ہمایہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ شین مجھ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک صحیح ہے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابن آپ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ شام میں بیت المقدس میں رہتے تھے ان سے عمر بن
 مالک جلیبی اور ابو رشید بن کرب بن ابرہہ اور بخباد بن نسبی اور شہر بن حوشب نے اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان
 لوگوں میں تھے جو نوح و مشن میں شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے سرزمین جزیرہ کے مقام میافارقین میں سرحد پر بھی رہے تھے
 پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکو کار اور عابد لوگوں میں تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی یاسر رفاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن
 احمد تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہر سے زید بن جہاہ نے بیان کیا
 وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن ابی ریحانہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ دس باتوں کو بہت ناپسند کرتے تھے
 دانتوں کے تراشنے کہ بہاؤن کے اٹکاڑنے کو۔ دو مردوں یا دو عورتوں کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح
 کہ دونوں کے درمیان میں کوئی چیز نہ ہو اور پستے پر نہ ہو اور شین کے اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑوں کے نیچے اور
 شانوں پر اور سوا حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی بیٹی لیجانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں یہ اپنی کنیت سے
 مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب اشین والنون

(سیدنا) شتمم (رضی اللہ عنہ)

انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہا
 زمین پر پورے پتے تھے اور جب دوڑتے تو آپ اٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پر ہاتھ رکھتے تھے نبی نے اس حدیث میں
 انکا نام شتمم لکھا ہے اور کہا ہے کہ شتمم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہیں نہیں ہے سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شتمم سے لای علی ظاہر
 کی ہے اور انھوں نے شیم دو یا سے شتمانیہ کے ساتھ لکھا ہے اور حسن بن علی برزعی اور ابو العباس تغری اور ابن مالک وغیرہم نے ان دونوں کے
 درمیان میں فرق بیان کیا ہے انکا ذکر شین مع الیاء کی روایت میں انکا ذکر ہے اس سے زیادہ ایسا لکھا ہے ابوسوی نے یہاں لکھا ہے۔

باب اشین والہاء والواو

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ بن مرث شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن

بعض لوگ خواہدہ کی کے خیال سے ان دونوں کو ترشوا سے ہیں اور بعض لوگ اس میں سونے کی کیلین چھوڑنے کی غرض سے انکو ترشوا سے ہیں ۱۲

تور بن مرتع کنڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بننے آئے تھے پھر اسلام لائے۔ یہ ابن شہاب اور ابن کلثمی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن خرفہ۔ انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم رکھا تھا۔ عبد اللہ بن ولید حبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہو میں نے کہا شہاب بن خرفہ آپ نے فرمایا تمہارا نام مسلم بن عبد اللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن مذکور بکری ذہلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے۔ انکی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید ابن شہاب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا شہاب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے گیا تھا پھر آپکا ذکر کرتے رہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہو انھوں نے کہا شہاب آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام ہشام ہے۔ انکا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے قتادہ سے انھوں نے زوالہ سے انھوں نے سعد بن ہشام سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسکا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمہارا نام ہشام ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یامی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یقیناً عبد اللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہو کہ یہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم لوگوں کی دعا سلامتی کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ تم ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہیں اور آپ نے انکو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ مندے اور اس بات کے پوچھنے سے جو مفید ہو منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲ اسرا کی کسی جانتی ہے اگر آدمی التزام کرے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیوں سے محفوظ رہے گا

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مخنوم جرمی۔ قبیلہ جرم بن ابان سے ہیں عاصم بن کلیب کے دادا ہیں یہ اور انکے والد کلیب دونوں صحابی ہیں اور انھوں نے حضرت سے حدیثیں سنی ہیں اور روایت کی ہیں انکے نام میں اختلاف ہو بعض انکو شہاب کہتے ہیں اور بعض لوگ انکو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں مسجد اقدس میں گیا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے یا مقلب الغلوب تبت قلبی علی دینک۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے شہاب بن مخنوم لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ صحابہ میں سے ایک شخص تھے مصر میں فروکش تھے ابو عمر نے انکو شہاب انصاری لکھا ہے ان سے جابر ابن عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اُسے ایک مردہ کو زندہ کیا حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے انکے پاس معرکہ گئے تھے انھوں نے بیان کیا کہ ہاں یہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس حدیث کو بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن بازام انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صنعا کا حاکم بنایا تھا جب اسود غنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو شہر نے اُس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے انکی بی بی آزادہ سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچا زاد بہن تھی انکی بی بی نے اسود کے قتل میں مدد دی تھی۔ انکا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکی حدیث عن ابن عمر بن شویب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا شویب سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے میں یا دوسرے کی بات سننے میں جیساے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہے یا اسکی ماں نے ناپاکی کی حالت میں اسکا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سنہ ۱۵ء سے دونوں کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھو ۱۲ ۱۵ء دیکھتے تھیں اعدا ویت کا حقوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اُس زمانے میں دینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا جسکو چلنے سے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کر لیا تھا ۱۲

باب الثین وایس

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہیں مشہور شخص ہیں انکا ذکر ابراہیم کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

علی بن شیبان کے والد ہیں۔ انکے بیٹے علی نے روایت کی ہے۔ انکی حشین اہل یاسر سے مروی ہیں مدار انکی حشون ہ محمد بن جابر یاقی پر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یا ابن یحییٰ انصاری ثم سلمی۔ ابوہبیرہ بنی مدینی ہیں شیبان کے دادا ہیں۔ اہل کوفہ سے ہیں اشعث بن سوار نے ابوہبیرہ سے انھوں نے انکے دادا ابوہبیرہ سے انھوں نے انکے دادا شیبان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اسوقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحر رکھا رہے تھے (مجھے) فرمایا لاؤ برکت والی سحر کھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں ہمارے اس موذن کی آنکھ میں کچھ کمزوری ہے اس وجہ سے کھنے صبح ہونے سے پہلے اذان دیدی ہے اور ابوہبیرہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے بھی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ یقون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن سلمی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ عبد الصمد بن سلیمان ادرق بصری نے اپنے والد سے انھوں نے شیبان بن عبد الرحمن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبریٰ کو برکت کی چیز فرماتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابوہاشم قریشی پیشی ہیں معاویہ بن ابی سفیان کے مامون ہیں۔ انکی والدہ جناس بنت مالک بن مالک بن مضر بن مخیر بن عبد بن معیس بن عامر بن لوی ہیں انکی آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہ کے زمانے میں انھوں نے وفات پائی۔ طبرانی اور سعید قرشی وغیرہ نے انکا نام شیبان لکھا ہے مگر یہ سنی کنیت ہی ہے مشہور ہیں۔ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ کرینگے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا شیبہ رضی اللہ عنہ

ابن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزیز بن عثمان بن عبدالدار بن قیس۔ قریشی عبدی جمحی بن اہل مکہ سے ہیں کنیت انکی ابو عثمان ہو اور بعض لوگ ابی صفیہ کہتے ہیں انکے والد عثمان بن جہلقب اور قس مشہور ہیں جنکو حضرت علی نے احد کے دن اسی حال میں لڑا تھا کافر تھے قتل کیا تھا شیبہ نے نکاح کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنین کے دن۔ زبیر نے کہا ہے کہ شیبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنین کے دن اس اداد سے ہوئے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کے شہید کر دین چنانچہ ایک موقع پر حضرت کو غافل پاس کے اسی اراد سے آگے بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا اور فرمایا کہ اے شیبہ آگے آؤ پس اللہ نے اسکے دل میں رعب ڈال دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ انکے سینے پر رکھا اور اور بعد اسکے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کر دو پس اللہ نے اسکے دل میں ایمان پیدا کر دیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے رہے یہ اس دن ان لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے انکے باز رہنے کے اور وہ بھی بیان کیسے گئے ہیں۔ ہمیں ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانوں کے قدم ڈگ گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا لگا لگا رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اسوقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کرے خدا کی قسم بات کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ بہاذن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے کہا کہ آج میں اپنا بار لے لوں گا شیبہ کے والد احد کے دن بحالت کفر مقتول ہوئے تھے پس شیبہ نے کہا کہ میں اپنے باپ کے غم میں آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دوں گا چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے چلا گیا کوئی چیز سامنے نہ آئی اور اسنے میرے دل کو چھاپ لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت ہوئی میں سمجھا گیا کہ حضرت پر قابو نہ ملے گا۔ شیبہ نیک مسلمانوں میں سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ارادہ چھاپ کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی دے دی تھی اور فرمایا تھا کہ اسے ابو طلحہ کی اولاد اسکو ہمیشہ قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص جسے اسکو نہ لے گا مگر جو ظالم ہوگا چنانچہ انھیں شیبہ کی اولاد میں کعبہ کی حجابت ہو کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انھیں کے پاس ہے۔ ہمیں ابن ابی جبر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے دیکھ نے بیان کیا وہ کہتے تھے تھے سفیان بن عیاض حدیث سے نقل کر کے بیان کیا کہ کہتے تھے میں شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انھوں نے کہا ایک مرتبہ حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہاں تم بیٹھے ہو اور انھوں نے کہا میں یہ ارادہ کیا ہوں کہ کعبہ میں جسقہ سونا چاندی ہو اسکو لوگوں میں تقسیم کر دوں میں نے کہا یہ آپ کو زیبا نہیں ہے آپ نے پہلے آپ کے صاحبین (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق) نے

ایسا نہیں کیا پس حضرت عمر اپنے ارادہ سے باز آگئے اور کہا کہ ہاں وہ دونوں ایسے ہی تھے کہ انکی اقتدا کی جائے انکی وفات
شعبہ میں ہوئی بعض لوگوں نے انکو موافقہ القلوب میں ذکر کیا ہے اور یہ کہ آخر میں انکا اسلام اچھا ہو گیا تھا۔ سینان بن عیینہ نے
عبداللہ بن زیادہ سے انھوں نے منصب بن شیبہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو دیکھے کہ اگر اس مقام میں گنجائش ہو تو وہیں بیٹھ جائے
ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہاں بیٹھ جائے۔ انکا تذکرہ بیہون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثیر شیبی۔ انکا تذکرہ سعید قرظی وغیرہ نے لکھا ہے۔ شیبہ نے کہا کہ میں انکو صحابی سمجھتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ شیبہ بن
عمر سے انھوں نے شیبہ بن عمر بن واقف سے انھوں نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر شیبی سے انھوں نے اپنے
والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا منہ ہمیشہ پینے سے چھل گیا ہو اسکی نیکیاں
سب گرجاتی ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت میں واقف بن شیبہ سے تنفوذ ہون اور شیبی بن عمر نے عمر
ابن شیبہ بن ابی کثیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنی بی بی سے اختلاط کر رہا تھا ایک ایک وہ
گرین اور مرگئیں یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے پس میں اپنے والد کے پاس گیا اور بیٹھ اپنی بی بی کا ذکر کیا کہ مجھے یہ غلطی ہوئی میرے
والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہیں ہو سکتے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عاصم۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید۔ بھی ہیں یعنی قبیلہ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعید بن ذبیان بن بعض بن
ریش بن خطفان سے ہیں۔ اپنے والد سے انھوں نے روایت کی ہے کہ وہ کافروں کے ایک لشکر میں تھے جبکہ شیبہ کے دو دیوانے
کفار کی مدد کی تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیر کی پیداوار سے آدمی چھو بار سے دینے کا وعدہ فرمایا اللہ طیبک وہ
لوٹ جائیں مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہنہ لشکر میں ایک آواز سنی کہ اسے لوگو اپنے اپنے گھروں کو
واپس جاؤ یہ آواز سننے ہی لوگ بے ہل واپس چلے گئے اور ہم ٹھہر گئے پھر ہنہ جا سوسون گودا ہنہ بائیں جانب بھیجا مگر
ہمیں پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہاں سے آئی تھی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور شقیق یعنی ابولیش نے عاصم بن شیبہ سے
انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونوں گھٹنے انھوں سے پہلے
زمین پر پہنچتے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور بعض لوگوں نے شیبہ ابو عاصم اور شہتم ابو سعید کے درمیان
میں فرق کیا ہے ابو عاصم کے متعلق انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام شہتم ہون اور نے کے ساتھ اور ابو سعید کے بارے میں کہا ہے کہ

انکا نام شمیم ہو دیا سے تختانیہ کے ساقہ اور ابن مالک لائے کہا ہو کہ شمیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور انے انکے
بیٹے حاصم نے روایت کی ہو۔

حرف الصاد والمہملہ ذی باب الصاد والالف

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی۔ انکا ذکر ابوسعید خدری کی حدیث میں ہے۔ سید بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھوں نے سعید بن عبدالرحمن
ابن ابی سعید خدری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابوسید خدری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے اپنے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جنھیں لوگ
صالح کہتے تھے (انکے مکان پر جا کر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا یا ہاتھ لیا کہ
جب اپنے مسجد کے اندر جائیگا اور وہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی بلغ میں
جا کے غسل کیا بعد اسکے آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس کے دروازہ پر کھڑے ہوئے انکا انتظار کر رہے تھے
آپنے فرمایا کہ اسے صالح تم کہان چاہا گئے تھے انھوں نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بی بی کے
ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت میں آپکی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ نے مسجد میں جانا پایا تو مجھے یہ ہاتھ پسند ہوئی کہ
بغیر غسل کیے ہوئے مسجد میں جاؤں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پانی پانی سے ہو۔ اس حدیث کو ذکوان نے
بھی ابوسعید سے روایت کیا ہے مگر انھوں نے انکا نام نہیں بیان کیا اسے صلیح ابوہریرہ اور ابن عباس نے بھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو یوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن خیوان۔ سبائی۔ بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا
اسنے آپ کے عامہ پر سجدہ کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے عامہ اتار دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے
کہا تذکرہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور میں انکو صحابی نہیں سمجھتا۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عرف انکا شجران ہوا اور وہ اسی لقب سے مشہور ہیں نام انکا صالح ہو پیشی تھے
پہلے عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انکو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انکو

طلبہ ہو کر خروج نبی سے غسل لازم تھا اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ رسول سے غسل واجب نہیں ہے تاہم انکا کتب فقہین دیکھو

آزاد کر یا قتل اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مول لیا تھا۔ تہذیب بن عبد اللہ بن احمد بن سہم نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن خیرومی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا جسے بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے عکرم سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آئے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب فضل بن عباس اور قثم بن عباس اور شقران غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اس بن خولی۔ ان سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم بھی آؤ پنا منہ پھینکے یہی سب لوگوں کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں رکھے گئے اُس وقت شقران نے اُس چادر کو لیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انھوں نے قبر میں بچھا کر آپ کے ساتھ اسکو بھی دفن کر دیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ قرظی آپ کے غلام تھے نام انکا صلیح تھا اور یہ اسعد بن سعید بن سہب کے حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ انکا تذکرہ بیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صلیح (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ حضرت ماریہ قبیلہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے۔

(سیدنا) صلیح (رضی اللہ عنہ)

ابن تہوکل۔ کینت انکی ابو کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر کے والد ہیں۔ مازن بن غصویہ کے غلام تھے یہ اور مازن بن غصویہ تمام ہونہ میں شہید ہوئے تھے ان دونوں کی قبر وہیں ہے۔ علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابو کثیر ایک حسین و جمیل آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن یہ تمہارے ساتھ کون ہو انھوں نے کہا یہ میرے غلام ہیں صلیح بن تہوکل حضرت نے فرمایا کہ انکے ساتھ بھلائی کرتے رہو انھوں نے (اسی وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انکو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صلیح (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں۔ ابو صلیح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص جب کا نام صلیح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کروون حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہی نے انکو آزاد کر دیا جب وہ تمہاری ملک میں آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

صلح بن تہوکل صحابہ متذکرہ ہیں اور انکا نسب غلام ابو کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر کے والد ہیں انکو آزاد کر دیا اور انکی دی ہوئی ہے

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ بیٹا اشیری مغربی۔ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا جو اس کتاب میں جو انھوں نے ابو عمر یعنی ابن عبد البر پر مستدرک کرنے کے لیے لکھی ہو کہ ابو عیسیٰ نے انکا نام ان لوگوں میں روایت کیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہے اور ابو اسحاق سبعی نے انکی حدیث کو پیش بیان کر دیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ ہم سے ابراہیم بن محمد نے عن ابن ابی قتیبہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن ثابت بن صامت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدیق نے بھی اپنی کتاب میں صحیحین کی ایسی حدیث روایت کی ہے جو مکر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے صحابی ثابت بن اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ثابت بھی صحابی نہیں ہیں بلکہ) انکے بیٹے عبد الرحمن صحابی ہیں ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت میں ہو چکی تھی ابو عمر نے اپنی کتاب استیعاب میں انکا تذکرہ ثابت کے نام میں کیا ہے اور مسلم نے بلغات میں انکا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

عبید بن خزیمہ تہمی کے غلام تھے۔ انکے غلام کا ذکر ہے کہ روایت میں ہو چکا ہے طیب بدوین شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصاری سے نبی سلمہ کے غلام تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

باب الصاد والباؤ والساد

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

ابو صبیح یعنی سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے غلام تھے۔ انھوں نے بدر کی طرف جائنکا ارادہ کیا تھا اور اسکا سامان کر لیا تھا مگر یہاں ہو گئے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اونٹ پر پہنچے ابو سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر دیا تھا۔ بدر کے بعد تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے خود ابو سلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سوار نہیں کیا تھا یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صبیح ابو العاص بن امیہ بن امیہ کے غلام تھے مگر صحیح ابو عمر کا قول ہے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے ابن ماکول نے انکا نام صبیح بالضم لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن عاص کی اولاد کے غلام تھے جو ابو اضحیٰ کے غلام تھے مین نہیں جانتا یہ وہی صبیح ہے یا اور کوئی وا اللہ اعلم۔

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبدالمزی کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہیں جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے اپنے ہون
عہد میں صبیح سے انھوں نے انکے دادات روایت کی ہے کہ محمد بن اسحاق کے نانا کہتے تھے میں حویطب کا غلام تھا میں
حویطب سے خواہش کی کہ وہ مجھے مکاتب کر دین اسی پر یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْكِتَابَ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ ان
علم فہم خیرا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابراہیم بن عبد الرحمن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انھوں
کا امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھا کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے پھر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بجا آئی ہو آپ اسوقت ایک خبر ہی چادر اوڑھتے ہو
تھے وہی چادر اپنے ان لوگوں کو اوڑھادی اور فرمایا جو کوئی قصے لڑے میں اس سے لڑو گا اور جو کوئی تم سے صلح کرے
میں اس سے صلح کروں گا۔ یہ حدیث صبیح سے روایت ہوئی ہے۔ انھوں نے زید بن ارقم سے اس
حدیث کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن جبلیہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرد قرظی تھی۔ مہاجرین میں سے تھے یہ قریش کے اُن پند
لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عمر بن خطاب نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا۔ حضرت عمر نے انکو سفر میں اپنے ساتھ لے
کے لیے بلایا تھا چنانچہ یہ سفر میں حضرت عمر کے ساتھ رہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عباس اور بعض لوگ کہتے ہیں صحابہ بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارث بن ظن
ابن دہل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افضی بن عبد القیس سے ہیں عبدی ہیں دہلی ہیں۔ انکے دونوں بیٹوں عبد الرحمن
اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے۔ جعفر ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیر نے
اپنی سند سے ابویاسی موصلی تک روایت کر کے خبری کہتے تھے ہے قراریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد الاعلیٰ بن
عبد الاعلیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جعفر بن سعید بن یاس جریری نے زید بن عبد اللہ بن شجر سے انھوں نے عبد الرحمن

ان تینہ جو غلام تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ابن صحابہ جبرئیل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ چند قبیلے فلان فلان زمین میں نہ دھس جائیں گے میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہیں کیونکہ اہل نجد میں قبیلہ بنی ہاشم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الصادق الخا و الدال

(سیدنا) صحیحہ (رضی اللہ عنہا)

ابن جبرئیل انصاری۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہے مگر انھوں نے کوئی حدیث انکی نہیں بیان کی۔ سعید قرظی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا صحیحہ بن جبرئیل تھے ہم چوتھی ذریعہ کو حج کا احرام باندھ کر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے حج کا احرام توڑ کے غزوہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور سفارہ کے درمیان میں سی کر کے اس احرام سے باہر ہو گئے اور تمام وہ باتیں ہمارے لیے جائز ہو گئیں جو غیر مجرم کے لیے جائز ہوتی ہیں اور ہم نے وہ باتیں کیں جو غیر مجرم کیا کرتے ہیں جیسے عورتوں کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہاں تک کہ جب ترویہ (انھیں ذبح) کا دن آیا اور انکے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کر لیں ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کی طرف جا سکتے ہیں ہمارے عضو مخصوص بہت تڑپتی ہے رہی ہو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اسے لوگو مجھے تمھاری باتوں کی خبر پہنچی اگر میرے ساتھ ہی نہ ہوتی تو میں بھی تمھارے مثل ہوتا مگر میں احرام سے باہر نہ ہوتا جب تک ہی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے۔

(سیدنا) صحیحہ (رضی اللہ عنہا)

کنیت انکی ابو ہازم۔ قیس بن ابی ہازم احمر کے والد ہیں۔ طبرانی نے اور سعید قرظی وغیرہا نے انکا ذکر ہادی کی روایت میں کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرف بن عارف بن عوف بن خنیش بن بلال بن مارت بن رزاح ہے۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب میں کیا ہے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

(سیدنا) صحیحہ (رضی اللہ عنہا)

ابن حرب بن اسمہ بن عبد شمس بن جعد مناف بن قسی بن کلاب بن مرہ بن لعب بن لہی کنیت انکی ابو سفیان بن زہری ہیں

ابن کلاب۔ ایک مشہور کا علیہ ہے اور اب ترک جمل نہایت مشہور ہے۔

حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی تو لوگو! اعلیٰ علیہم تفضیل من اللہ مع۔ کبھی نے ابوصالح سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ لوگ سواریاں مانگنے آئے تاکہ آپ کے ہمراہ غزوہ تبوک میں جائیں حضرت نے فرمایا لا اجد ما احکم علیہ ان لوگوں میں سالم بن عمیر تھے جو بھی عوف کے بھائی تھے اور عبد اللہ معقل تھے اور عیاشہ بن زید عارفی تھے اور ابولیلی یعنی عبد الرحمن بن کعب مازنی تھے اور صخر بن سلمان تھے اور عمرو بن حضرمی تھے اور ثعلبہ بن عثمان تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں نہ تھیں چنانچہ انکو سوار کر دیتے لہذا یہ جہاد کے شوق میں روتے ہوئے واپس گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحیح (رضی اللہ عنہ)

ابن معصوم۔ کینت انکی ابو معصوم زبیدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لوگوں میں اعلان کر دین کہ ہمارے ساتھ (جہاد میں) کوئی کمزور سوار ہی! بشر یہ بانور سے کے نہ چلے اچھا نچہ انھوں نے اعلان کر دیا مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی قصداً لے لی اور اسی پر سوار ہو لیا رات کی تاریکی میں (بہم لوگوں کو تمسین ہوئی اور) سب نے اسکی اونٹنی کو جادو کس لیا جب صبح ہوئی تو ہم اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی پھر اس نے فرمایا اسے صخر انھوں نے عرض کیا بیکار و سہ ہاک آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ جائیگا بیشک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحیح (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ بدلیجی۔ سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اسے سخیل بن حمید بن یحییٰ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اللہ اسے گناہوں کو بخشدیگا۔ انکا تذکرہ ابو ہوسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ صحابہ میں علوم ہی نہیں ہوتے چہ جائیکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں یہ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) صحیح (رضی اللہ عنہ)

ابن عیلم بن عبد اللہ بن ریحہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احس بن غوث بن انمار بجلی احسی انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکی حدیث عثمان بن ابی مازم نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا صخر بن عیلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے سفیر بن شعبہ کی پہنچھی کو (غیمت میں) لے لیا اور انکو لے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا پھر سفیر (مسلمان ہو کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی پہنچھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو میں نے اپنی پہنچھی کو واپس دیدیا یہ کہتے تھے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ مال قبیلہ بنی سلیم کا (جو غنیمت میں آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا مال مانگا حضرت نے مجھے بلا یا اور فرمایا کہ اسے صخر جب لوگ مسلمان ہو جائے ہیں تو اپنے مال اور اپنی جانیں محفوظ کر لیتے ہیں لہذا انکے مال انھیں واپس کر دو چنانچہ میں نے انکو واپس کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم ہے اور انکی حدیث وہ ہے جو ہم سے ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے تم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان بن عبد اللہ بجلي نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے چچاؤن نے اپنے دادا سے انھوں نے صخر بن عیلہ سے نقل کیے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے ہجاگ گئے تھے انکی زمین پر قبضہ کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اس زمین کی بابت انھوں نے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہور میں دعویٰ کیا حضرت نے اس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیلہ انکی والدہ کا نام تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ عیلہ نام قریش میں بہت ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان صخر کا تذکرہ لکھا ہے اور صخر ابو حازم کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو نعیم نے صخر ابو حازم کا تذکرہ لکھا ہے اور ان صخر کا تذکرہ نہیں لکھا شاید ان لوگوں نے ان دونوں صخر کو ایک سمجھا ہے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ صخر بن عیلہ اور بن جس نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے وہ حق ہے اور جس نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ صخر ابو حازم ہے قیس بن ابی حازم کے والد تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہ یہی صخر بن اس سے وہم ہو گیا ہے چونکہ اُسے ان صخر کی کنیت ابو حازم دیکھی اس وجہ سے اُسے سمجھا کہ یہ صخر والد بن قیس کے اسکو نسب کا علم اچھی طرح نہیں ہے ورنہ اسکو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور بن صخر ابو حازم جو قیس کے والد ہیں عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن امس بن غوث بن انار کی اولاد سے ہیں اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہیں اسلم میں جا کے وہ بن کا نسب ملتا ہے دونوں کی کنیت ایک ہونے سے اس پر یہ بات مشتبہ ہو گئی اس مقام میں ابو عمر حق پر ہیں انھوں نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہیں کیا بلکہ عوف کے نام میں انکو ذکر کیا ہے کیونکہ وہی نام انکا زیادہ مشہور ہے اور ابو نعیم نے تو بالکل انکا تذکرہ ترک کر دیا ہے حالانکہ انکا تذکرہ چاہیے تھا اور ابو نعیم نے انکے نام میں اختلاف بھی بیان کیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہے شاید انھوں نے عیلہ انکی والدہ کا نام سمجھا ہے جیسا کہ ابو عمر نے بعض لوگوں کا قول بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان دونوں صخر کا ذکر کیا ہے اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہے کہ نام انکا عوف تھا اور کنیت انکی ابو حازم ہے اور انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے۔ اور امیر ابو نعیم نے کہا ہے کہ صخر بن عیلہ امسی صحابی بن کنیت انکی ابو حازم ہے بعد اُسکے کہا ہے کہ ابو حازم امسی کا ام عوف بن حارث ہے انکے نام میں اختلاف ہے جو بیان کیا جائیگا وہ بھی صحابی ہیں پس امیر ابو نعیم نے بھی ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے۔ اور ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ان صخر کے نام میں اختلاف نہیں ہے اور صخر

والد قیس کے نام میں اختلاف ہو اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انکا نام خوف تھا۔ اور حق بات ہے جو کہ جس شخص نے ان دونوں کو ایک سمجھ لیا
 اس پر بھی کوئی ملامت نہیں ہو سکتی کیونکہ اسے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہے اور کنیت بھی ایک ہے اور شہر بھی ایک ہے یعنی کونہ پس اسے زیادہ
 غور نہ کیا اور شہرہ میں پڑ گیا۔ باقی رہا ابو عمر کا یہ کہنا کہ عیالہ نام قریش کی غور تون میں بہت ہوتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ قریش کی کس عورت کا
 نام عیدہ جریان عیدہ سے موحده کے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے عیلات انجین کی طرف منسوب ہوتی ہیں عیدہ یا سے عیلات کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔
 اور ابو موسیٰ نے ابو حازم والد قیس کا نام صحیح بتایا ہو حالانکہ اوپر گذر چکا ہے کہ انکا صحیح نام خوف ہی ہے اور اسکو انھوں نے طبرانی اور
 سعید قریشی کی طرف منسوب کیا ہے۔ صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **حضرت** (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ عقیلی قلوبین نے اپنے اب سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے مخزوم قدامہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سویر میں کے بعد کوئی شخص ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے ایوب کہتے تھے پھر میں
 مخزوم قدامہ سے ملا اور اسے یہ حدیث پوچھی انھوں نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی۔ انکا تذکرہ قلوبین نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حضرت** (رضی اللہ عنہ)

ابن قسطلی باہلی سے صحیح بن جبر کے مامون بن قزحہ بن سویر نے اپنے والد سویر بن جبر سے انھوں نے اپنے مامون صحیح بن قزحہ سے
 روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان میں ملا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ
 پر چڑھی اور میں نے پوچھا کہ کون کام ایسا ہے جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے مجھے دور کر دے آپ فرمایا کہ تنے بہت
 مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہے (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوٰۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور
 جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں اسکو تم بھی کسی کے ساتھ کرو رہیں ہیں باتیں تمہیں جنت سے قریب اور
 دوزخ سے بعد کر دینگی اچھا اب اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ انکا تذکرہ ابن منہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حضرت** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ احنف۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ضحاک ہے تمیمی بن سعدی ہیں۔ انکا ذکر احنف کے نام میں ہو چکا ہے کہ وہ بھی
 زیادہ مشہور کنیت انکی ابو جبر تھی۔ عظیم تھے کریم تھے متدین تھے متین تھے بہت ہی عقلمند اور ذہین اور فصیح اور بڑے
 باعزت تھے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمان) بصرہ گئیں تو انھوں نے
 صحیح کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلوایا حضرت عائشہ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہ نے کہا کہ تم
 خدا کے سہا ہے امیر المؤمنین عثمان کے قاتلون سے جہاد کرنا کیا عذر پیش کرو گے (اور یہ بات ظاہر ہے کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود

نہیں ہو بلکہ صرف قاتلان عثمان سے تصاص لینا ہی انھوں نے کہا اسے ام المومنین آپ بھی تو حضرت عثمان کی برائی بیان کرتی تھیں حضرت عائشہ نے کہا میں انکے قتل کو تو نہیں کہتی تھی ان لوگوں نے تو انکو اس طرح چڑھا جس طرح کپڑا پھرتا جاتا ہے پھر انکو قتل کر دیا صحیح نے کہا اسے ام المومنین میں آپکے اس قول پر عمل کرونگا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ نے شہنشاہ میں کہہ رہی ہیں اس پر عمل نہ کرونگا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انھوں نے کہا آپ چاہیں تو میں اپنی ذات سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ چاہیں تو میں اپنے گھر بیٹھ رہوں اور دس ہزار تلواریں آپ سے روک لوں حضرت علی نے فرمایا اچھا تم بیٹھ رہو چنانچہ یہ اور جن لوگوں نے انکا کٹنا مانا کوئی جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا جنگ صفین میں یہ حضرت علی کے ساتھ تھے۔ یہ صحیح حضرت مصعب بن عمیر کی حکومت عراق ہونے سے پہلے اور انکے ساتھ کوفہ گئے تھے وہیں وفات پائی۔ حضرت مصعب انکے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ چلے اور یہ کہتے چلے تھے کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے۔ کوفہ سے باہر مدفون ہوئے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحیح (رضی اللہ عنہ)

ابن لوزان۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہوا انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حال کے ساتھ میں بھیجا تھا۔ انکے بیٹھے ہیں۔ روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حال کے ساتھ میں بھیجا تھا اور ان سے فرمایا تھا کہ لوگوں کو فقط نصیحت کرتے رہنا اور پروردگار کا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جسکی طرف تمہیں لوٹ کر جانا اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحیح (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا جو اور انھوں نے اپنی سند سے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ سے انھوں نے حکیم سے انھوں نے اپنے چچا صحیح بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمکو کسی چیز میں نہیں ہوا ان کبھی برکت عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہوتی ہے۔ ابن قانع نے اسطرح اس حدیث کو صحیح بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو عمرو غیرہ نے انکا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام میں کیا ہے جو اوپر جو چکا ایشیہ ہے انکا ذکر اس کتاب میں لکھا ہے جو انھوں نے ابوہریرہ پر اسناد رکھ کر لکھنے کے لیے تابع کی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں چھ واقعات اس قسم کے پیش آئے کہ جسے لوگوں نے حضرت اہل بیت کے حالات تحقیق کے بعد عام ہوا حضرت عثمان کے ان واقعات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دل میں سے غم دور کرنے والوں میں سے تھیں اور ان کے ساتھ سے انکو دیا اور اپنا نفع حاصل کیا۔

یہ ستر ہزار روکے تھے اور دس ہزار آدمی انکے لڑنے سے باز آجاتے تھے۔

ان باتوں کو جو ہم نے مختصراً پوچھا ہے، دوسروں کو پوچھا دینا۔ انکا تذکرہ کثرت کے باب میں انشا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔
(سیدنا) صرم و رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ ازدی۔ جین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی جو کہ انھوں نے کہا قبیلہ ازد کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عبد اللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانوں پر سردار مقرر کیا تھا اور انھیں حکم دیا تھا کہ مسلمانوں کو ساتھ لیکر اپنے قریب و جوار یعنی قبائل یمن کے مشرکوں سے جہاد کریں چنانچہ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جہاد کرنے کے لئے نکلے یہاں تک کہ مقام جرش میں پہنچے وہ اس زمانے میں ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بنا رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر میں تھے قبیلہ خثعم نے بھی وہاں جا کے پناہ لی تھی جب انھوں نے سنا تھا کہ مسلمان بار بار وہ جہاد لے رہے ہیں آٹھ و قریب ایک مہینے کے انکا محاصرہ کیے رہے وہ لوگ اسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہاں تک کہ جب ایک ماہ میں پہنچے جب انکا نام کشر تھا تو جرش کے لوگوں نے سمجھا کہ مسلمان ہجرت کے لئے آئے ہیں انکا تعاقب یمن نکلے یہاں تک کہ انکو (پہاڑ میں) پایا پس صرد لوٹ پڑے اور انھوں نے مشرکوں سے سخت جنگ کی۔ اہل جرش نے دو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بھیجے تھے تاکہ وہ آپ کے حالات پر غور کریں وہ دونوں آدمی حضرت کے پاس بیٹھے تھے تمہارے بعد کا وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر میں جو ان دونوں جرش میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے شہر میں ایک پہاڑ کشر نامی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا نام کشر نہیں ہو بلکہ شکر جو ان دونوں نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیوں فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی بھڑائی ان دنوں اسوقت قربانی کی جا رہی ہیں پس وہ دونوں آدمی حضرت ابو بکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے قوم کی ہلاکت کی خبر تمہیں سننا ہے بین تم دونوں آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان سے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کریں کہ تمہاری قوم سے اس مصیبت کو دور کرے چنانچہ وہ دونوں گئے اور انھوں نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اس اللہ اس مصیبت کو ان سے اٹھالے پھر وہ دونوں آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آئے تو انھیں معلوم ہوا کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس دن پہاڑ کی مصیبت آئی تھی پھر جرش کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ صرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سلسلہ میں آئے تھے۔

(سیدنا) صرم رضی اللہ عنہ

ابن ابی بوع۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام مہدر رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن صرم نے اپنے دادا سے انھوں نے

ظلمًا انا واطمانت بالنوی واطمیح مسرور الطیبة راضیا واصبح لا یخشی عداوة واحد قریبا ولا ینحشی من الناس بغیا
 بذن الالاموال من جل بالننا والفسنا عنذ الوغی والتاسیا اقول اذا صلیت فی کل بیعة حنائیک لا تنظر علی الامعادیا
 یہ قصیدہ بہت بڑا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ صرمہ وہی ہیں جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہو کلوا واشربوا حتی تسبوا کلم انبیاء
 الایض من الخط الاسود من الفجاء مکر ابو عمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوالانس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک
 ابن عدی بن نجار بن انصاری بن کنیت انکی ابو قیس ہو پس ابو عمر نے کوئی اشتباہ باقی نہیں رکھا انھوں نے یہ کہہ دیا کہ ابوالانس کا نام
 قیس ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صرمہ بن مالک کہا ہے انھوں نے انکو داد کی طرف
 منسوب کر دیا ہے یہی ہیں کہ انکے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اظلمکم لیلۃ الصیام الریش
 الی نسا کم الی قولہ من الفجر ابو عمر نے کہا ہے کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانہ جاہلیت میں رہ چکے تھے اختیار کر چکے تھے کتل پینتے تھے اور
 بتوں سے علیحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور الفضة عورتوں سے علیحدہ رہتے تھے انھوں نے نصرانی ہو جانے کا
 ارادہ کیا تھا مگر پھر (پہرے سمجھ کے) ترک گئے۔ اپنی گھر میں جبکہ انھوں نے مسجد بنا لیا تھا گوشہ نشین ہو گئے تھے وہاں کسی الفضة عورت
 باجنب نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں براہم اسی
 حال میں رہے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے پس یہ مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت
 بوڑھے آدمی تھے ابو عمر نے انکے چند اشعار بھی ذکر کیے ہیں جو انکی کنیت میں ذکر کیے جائینگے۔ حضرت ابن عباس انکے پاس شہر پہنچے
 جایا کرتے تھے۔ ابن عباس نے بھی انکا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہے اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا عمر نے بیان کیا۔
 انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صرمہ (رضی اللہ عنہ)

عذری۔ بعض لوگ انکو ابو صرمہ کہتے ہیں۔ عبد الحمید بن سلیمان نے ربیع بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے صرمہ عذری سے
 روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا: دل خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مطلق سے جہاد کیا تو ہمیں غنیمت میں عرب کی شریف زادیاں ملیں

۱۱۔ تیرہ چوبیس آپ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے اور طیب سے خوش اور راضی ہوئے اور
 آپ کو تریب کے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی دہشت باقی رہی۔ آپ نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کیے اور مسلح
 و جنگ (دوڑن موفون) میں ہم نے اپنی جانیں آپ پر نثار کیں۔ میں جب کسی عبادت خانے میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے
 میرے پروردگار اپنی مہمانی سے ہمیں دشمنوں کو غالب نہ کر۔ ۱۲۔ تیرہ عمار کے لیے روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرتا
 حلال کیا گیا ہے ۱۳۔ رہبانیت دنیاوی زہدگی کی ان آسائشوں کو بھی ترک کر دیا جنہیں کوئی شرعی قیامت نہ ہو ۱۴۔

چنانچہ انھوں نے کنوان کھودا، مگر وہ شور مچا تو حضرت نے انھیں ایک تیر یا انھوں نے اس تیر کو اس میں گاڑ دیا وہ بیٹھا ہو گیا۔

(سیدنا) **صعصعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان - انکا نسب انکے بھائی زید کے نام میں گذر چکا ہے۔ **صعصعہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں اس زمانے میں بہت کم سن تھے۔ اپنی قوم عبد القیس میں سردار تھے فصیح اور خطیب اور زبان آور دیندار فاضل تھے۔ انکا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں ہو چکا ہے۔ ساتھ ساتھ انھوں نے شہ پاک رشتہ **صعصعہ** وہی شخص ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے اس مال کو تقسیم کیا ہوا ہوسی (اشعری) نے انکے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم تھا اور اس میں سے کچھ بیچ رہا اور لوگوں نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اسکو کس کا دہن صرف کریں تو حضرت عمر نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اسے لوگوں کے مال میں بعد تقسیم کنج رہا ہے پس یہ **صعصعہ** کھڑے ہو گئے حالانکہ اس زمانے میں نوجوان تھے اور کہا کہ اسے امیر المؤمنین مشورہ اس کام میں لیا جاتا ہے جسکی بابت قرآن نہ نازل ہو اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہو اسکو آپ اسی مقام میں صرف کیجئے جہاں اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا تم سب کہتے ہو تم میرے ہو میں تمہارا ہوا پس اسکو حضرت عمر نے مسلمانوں کے درمیان میں تقسیم کر دیا۔ ان لوگوں میں تھے جنکو حضرت عثمان نے شام کی طرف بھیجا تھا۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانے میں ہوئی تھی بہت ثقت تھی حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **صعصعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن جمن یا ابن جمن بن جبادہ نزال بن مرہ بن عبید بن معاص - نام انکا حارث بن عمر بن کعب بن سعد بن زید مناد ابن تمیم بن مرہ جہاد بن قیس کے چچا ہیں۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف جو انکی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہما سے ہے۔ انے احف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور انکے بیٹے عبد ربیع بن **صعصعہ** نے روایت کی ہے۔ **صعصعہ** ہنالی بن جزاہ بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجواز کے حاکم تھے۔ جہین ابویاسر بن ابی جہد نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن اردان نے بیان کیا وہ کہتے تھے

جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حسن بصری نے **صعصعہ** بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت نے انکے سامنے یہ آیت پڑھی **لعل مشقال ذرۃ خیر ایزد ومن لعل مشقال ذرۃ شر ایزد** **صعصعہ** کہتے تھے مجھے یہی کافی ہوا اور کچھ پروا نہیں اگر میں حضرت سے سووا اسکے کوئی حدیث نہیں سنی اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے بھی زید بن اردان کی طرح کہا ہے کہ **صعصعہ** فرزدق کے چچا تھے

اسے ترجمہ پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسکو دیکھ لگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسکو دیکھ لگا ۱۲

حالانکہ صحیح نہیں ہے فرزدوق کا نام ہام ہو وہ بیٹے بن غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقیل بن محمد بن سفیان بن جاشع بن دارم بن مالک
ابن خطلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے
تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابو عمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے اسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ
فرزدوق کے چچا ہیں اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ صعصعہ بن معاویہ کو فرزدوق کا چچا کہنا غلط ہے اسکی بحث انشاء اللہ
صعصعہ بن ناجیہ کے نام میں آئیگی۔ اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ میں جو اخف کے
چچا تھے غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدوق کے چچا تھے اس سے بھی ابو نعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صعصعہ رضی اللہ عنہ

ابن ناجیہ بن عقیل بن محمد بن سفیان بن جاشع بن دارم بن مالک بن زید مناہ بن تمیم۔ صعصعہ فرزدوق شاعر کے دادا تھے
فرزدوق کا نام ہام ہو وہ بیٹے بن غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقیل کے چچا زاد بھائی ہیں۔ اسے اس کے
بیٹے عقیل بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے بھی اسے روایت کی ہے اور انھوں نے انکو
فرزدوق کا چچا کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ فرزدوق کے دادا ہیں بنی تمیم کے اشراف اور بنی جاشع کے سرداروں میں سے تھے زمانہ جاہلیت
میں یہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کو فدیہ دے کے بچا لیتے تھے فرزدوق نے انکی اسی بات کی اپنے اس شعر میں تعریف کی ہے
و جدی الذی منع الوائدات و احی الوئید مسلم نو لہ

ہمیں بھی بنی بن محمود نے اجازت اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے علاء بن فضل بن عبد الملک بن ابی سویہ نقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن شیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدوق کے دادا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس گیا حضرت نے مجھے اسلام پیش کیا میں مسلمان ہو گیا اور حضرت نے مجھے چند آیتیں قرآن کی تعلیم فرمائیں میں نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں بھی کچھ نیک کام کیے ہیں کیا مجھے انکا ثواب ملے گا حضرت نے پوچھا تم نے کیا نیک کام کیے ہیں میں نے
عرض کیا کہ میری دو عسراؤں سنیان کھو گئی تھیں میں انکے ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کے نکلا دیکھا چنانچہ وہ

۱۱ زمانہ جاہلیت میں رزم تھی کہ غیر قرآن کے وہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کر دیتے تھے لڑکی کی ولادت انکو بہت ناگوار تھی ۱۲

میر سے دادا وہ شخص ہیں جو زندہ درگور کرنے والیوں کی روک لیتے تھے اور زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچا لیتے تھے ۱۳ عشر اس اونٹنی کو کہتے

۱۴ جن جودس بچھڑکی حاملہ ہو یعنی اسکے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو ایسی اونٹنیوں کی قدر زیادہ ہوتی ہے ۱۵

اوشنیان مجھے مل گئیں (اشناسے راہ میں ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیئے۔ میں نے ان دونوں میں جانیکا ارادہ کیا ایک مکان میں بیٹے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال میں کہ وہ مجھے باتیں کر رہا تھا اور میں اس سے باتیں کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرے بچہ پیدا ہو گیا اس بوڑھے نے کہا کہ کیا پیدا ہوا عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اسکو دفن کروے بیٹے کہا میں اسکی روح کو مجھے سول لیتا ہوں تو اسکو قتل کر چنانچہ بیٹے اسکو اپنی دونوں اوشنیوں اور اس اونٹ کے عوض میں جسپر میں سوار تھا سول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی میں سو ساٹھ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیوں کو بچایا ہر ایک کو دو عشر اور اوشنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں سول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بہت بڑی نیکی تمہاری جو اسکا ثواب تو تمہیں مل گیا کہ اللہ نے تمہیں اسلام کی عنایت فرمائی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا۔

(سیدنا) صفیق (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا اور کہا ہو کہ سعید قرشی نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں اور انھوں نے اپنی سند سے عبد اللہ بن صفیق سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے میں غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنوں کی بھی عمر ہوتی ہو آدمیوں کی عمر کی طرح۔

باب الہاد والہناء

(سیدنا) صفیرہ (رضی اللہ عنہا)

کنیت انکی ابو معدان۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ حافظ ابو زکریا نے۔ انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے لکھا ہو کہ ان صحابہ میں کیا ہو جو ہرات آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن حجج قرشی حمی۔ انکی والدہ صفیہ بنت معمر بن حلیب بن وہب بن حذافہ بن حجج حمیہ۔ انکی کنیت ابو وہب ہو اور بعض لوگ ابو امیہ کہتے ہیں۔ انکے والد امیہ بن خلف غزوہ بدر میں بحالت کھر قتل کئے گئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ اپنے دادا کے پاس بھاگ گئے پھر عمر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچا زاد بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور انکے ساتھ انکے بیٹے وہب بن عمر بھی تھے ان دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوان کیلئے امان مانگی آپنے انکو امان دی اور علامت کیلئے اپنی وہ چادر یا عمامہ انکے پاس بھیجا جس کو پنکر حضرت مکہ میں داخل ہوئے تھے پس وہ وہب بن عمر

صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کھڑے ہو گئے اور اس وقت لوگ بہت جمع تھے اسیلئے انھوں نے بلند آواز سے کہا کہ اے محمد یہ وہب بن عمرو کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان دی ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) اترو انھوں نے کہا نہیں جب تک آپ مجھے صاف صاف بیان نہ کریں میں نہ اترتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترو تمہیں چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان دیا جاتا ہے پس یہ اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین تک گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ ہتھیار عاریتاً مانگے تھے انھوں نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہیں یا جبراً حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ تلف ہو جائیں تو انکا تاوان دیا جائیگا پس انھوں نے حضرت کو عاریتاً دیدیئے غزوہ حنین میں یہ کافروں کی طرف سے تھے۔ جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو کلابہ بن جہل نے جو صفوان کا خیالی بھائی تھا کہا کہ دیکھو جادو ڈٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تر سے منہ کو پاک کر دے واللہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے مراد انہی عوف بن مالک نضری سے تھی پھر جب مسلمانوں کو حنین کے دن فتح ملی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی (مال غنیمت سے حصہ) دیا۔ یہیں ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انھوں نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید بن سائب سے انھوں نے صفوان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن دیا حضرت سے جھکو نہایت ہی بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہاں تک کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہو گئے جب صفوان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ خدا کی قسم اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مولفہؓ سے تھے پھر انکا اسلام بہت اچھا ہو گیا کہ میں متیم رہتے تھے اسے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو ہجرت نہ کرے اسکا اسلام قبول ہی نہ ہوگا پس یہ مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے یہاں اترے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی کیفیت بیان کی تو آپ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہیں ہے حضرت نے اسے پوچھا کہ تم کس کے یہاں اترے اور انھوں نے کہا عباس بن عبدالمطلب کے یہاں حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہاں اترے جو تمام قریش میں سب سے زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہو یہ زمانہ جاہلیت میں بھی اشراف قریش سے تھے اور کھلانے والوں میں سے تھے ان کو لوگ سداً البطل کہتے تھے قریش میں سب سے زیادہ فصیح تھے لوگوں نے کہا کہ کسی خاندان میں پانچ کھلانے والے نہیں سوا عمرو بن عبد شمس بن صفوان بن امیہ بن خلف کے خلف نے بھی کہلا یا اور امیہ اور صفوان اور عبد اللہ اور عمر نے کہلا یا حضرت معاویہ نے ایک روز

کہ یعنی ان لوگوں میں تھے جو غریب اور سائیں کو کھانا کھلا یا کرتے تھے مسافروں کی بہانہ لٹاری کیا کرتے تھے ۱۱

پوچھا کہ مکہ میں آجکل کون کھلاتا ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن صفوان حضرت معاد بن جوف نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہے جو کبھی گل نہ ہوگی عبداللہ بن صفوان مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ میں ۳۲ھ میں حضرت معاد بن جوف کی شہادت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت میں شہید ہوئے۔ اسے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن حارث نے اور عامر بن مالک نے اور طاوس نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن عمر دسلی۔ نبی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔ غزوہ بدر میں انکی شریک ہونے کی بابت اختلاف ہے انکے بھائی مالک بن امیہ بدر میں شریک تھے اور یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبیلہ بنی عمر کے حاکم تھے سیف نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن عمر دسلی بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمر کے حاکم تھے انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر اسد رک کرنے کیلئے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ خزاعی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث موقوف ہے۔ اسے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب میں مر جاون تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا اس کو چاک کر دینا اسکے بعد میرے اوپر ٹی ڈالنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان۔ داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انھوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میرا گزر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا میں دو خرگوش (بٹکار کئے ہوئے) لٹکائے ہوئے تھا یہ کہنا کہ مجھے چھری نہیں ملی تو بیٹھے انکو پتھر سے ذبح کر دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ادا (حلال ہو) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہے اور ان دونوں نے انکا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن بن صفوان قریشی تھے انکے دادا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حبس میں بیچ کر کے وہن لائے تھے تاکہ یہ آپ سے ہجرت پر سبقت کریں حضرت نے فرمایا کہ فقہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں حضرت عباس نے انکی سفارش کی تو آئے ان سے ہجرت لی انکا تذکرہ ابوالفضل عبدالرحمن کے تذکرہ میں

انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا اور نیز انھوں نے عبدالرحمن بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یا انکا نام صفوان بن عبد الرحمن ہوا کی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہو اور اکثر راوی لکے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اسکا نام عبد الرحمن بن صفوان ہو انھوں نے کہا ہے ہر خیال بھی یہی ہو کہ انکا نام عبد الرحمن بن قدامہ ہو مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ انھوں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ بھی ہیں اور ابن قدامہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ تمیمی ہیں یہ دونوں ایک کیونکہ ہو سکتے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ))

ابن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان سید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے مجاہد سے انھوں نے صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ دو کتب تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کہ میں) تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تھے تو میں اپنا لباس پہنا بعد اسکے میں گیا آپ اور آپ کے اصحاب جو اس وقت درکن یثرب کے درمیان میں تھے اسلگم کر رہے تھے اور اپنے رخساروں کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت سب لوگوں کے دروازہ سے قریب تھے میں ان سے دو آدمیوں کے پاس گیا اور میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کئے ان دونوں نے کہا کہ آپ ہنس ستوں کے پاس جو دروازے کے پاس ہو دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہر خیال یہ ہے کہ یہ صفوان اور وہ جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہیں کیونکہ ابو عمر نے عبد الرحمن بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اسنے مجاہد سے روایت کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان ہے قریب (قیاس) یہی ہو کہ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ))

ابن عمال بنی مضر بن زہر بن عامر بن عوہبان بن مراد سے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھوں نے بارہ جہاد کئے تھے۔ اسنے عبد اللہ بن مسعود نے اور زہر بن حبیش نے اور عبد اللہ بن سلمہ اور ابو العریف نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ نبی زہر بن مراد سے ہیں اور ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے شروع تذکرہ میں لکھا ہے۔ نبی زہر بن مراد سے ہیں۔ ابیہ بن منصور بن نبی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو زہر بن محمد بن محمد بن خیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ابیہ بن نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ابیہ بن معاقل اسم بن مزہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابیہ بن ابو یعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے جہم بن شیمان بن فرخ بن شیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انھوں نے زہر سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے صفوان بن عمال مرادی کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ اپنی ایک ہاتھ سے گمہ لگائے ہوئے سہمیشے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں طلب علم کیلئے آیا ہوں آپ نے مجھے طلب علم کو مہاجر

طالب علم کو فرشتے اپنے بازوؤں سے گیرے رہتے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر داسی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہاجرین مدینہ میں آہستہ آہستہ ایک بعد دیگرے آئے اور بنی غنم و دوان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردوں عورتوں سمیت ہجرت کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں رہتے تھے انہیں میں سے صفوان بن عمرو تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر داسی۔ بعض لوگ انکو اہلی کہتے ہیں۔ احد میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے انکے بھائی مد ایج اور ثقف اور مالک البتہ اسیں شریک تھے یہ سب نبی جہد شمس کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ صفوان دہی ہیں جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو داسی لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو سلی یا اہلی لکھا ہے ثقف بن عمرو کے تذکرہ میں دو مضامین آچکے ہیں جو دونوں کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی مرانی۔ بنی امراء انیس بن زید مناہ بن تمیم سے ہیں۔ انہی بعد الرحمن بن صفوان ابن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کر کے گئے تھے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا پھر صفوان نے مسخ کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یقیناً کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ صفوان بن قدامہ نے جوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلا یا تاکہ وہ بھی انکے ساتھ ہو جائیں مگر انہوں نے نہ مانا لہذا یہ انکو چھوڑ کے چل بیٹے اور اپنے ہمراہ اپنے دونوں بیٹوں عبد العزیٰ اور عبد ہم کو لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا نام بد کے بعد الرحمن اور عبد اللہ رکھ دیا ایک متعلق انکے نعتوں قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے

محمل صفوان فاصح غا دیا ہا بناہ عمدا غلما لوالیا طلاب الذی بتی ما شرت غیرہ فشان ما غسنہ و ما کان باقیا
فاصحت بختا زالا مرشد و اصح صفوان بشرب ثا دیا ہا بناہ جار الوجل مسد مجیبالہ اذ جار بالحق و عیسا

اسے ترجمہ۔ صفوان اپنے بیٹوں کو لیکے سفر کر گئے اور انہوں نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چہر کے طالب کے جو ہاتھ نیکی (یعنی آخرت) اور بیٹے کے

غلام دوسری چیز اختیار کی۔ پس باقی رہنے والی اور فادہ جانوالی میں بڑا اثر ہو گیا۔ اور صفوان اپنے بیٹوں کو لیکے مدینہ میں رہنے لگے۔

محمد رسول اللہ کے پڑوسی ہو گئے۔ اور جب کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے تھے صفوان نے انکی بات مان لی ۱۲

اس میں اور اشعار بھی ہیں۔ صفوان مرتے وقت تک مدینہ میں رہے اور اپنے بیٹے عبد الرحمن کو مدینہ میں مقیم چھوڑ گئے تھے عبد الرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے پھر حضرت عمر نے عراق میں ثنی بن حارثہ کی مدد کی تھی جب کہ انھوں نے حضرت عمر سے مدد مانگی تھی جریر اور عبد الرحمن بن صفوان مرانی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان بن ہدان بن حلاخل بن اقیث بن مجاش بن معاویہ بن شریق بن حرورہ بن اسید بن عمرو بن تميم تميمی اسیدی صحابی بن نیکوہ رہا جرین سے تھے۔ ہشام بن کلثوم کا قول ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن محمد یا محمد بن صفوان۔ علی بن عبد العزیز نے حجاج بن منہال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی بکریوں کے گلہ میں آئے اور دگر گوش انھوں نے شکار کئے اور انھیں ایک پتھر سے فوج کیا پھر انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو کھاؤ (حلال ہیں) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو اسلمہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ حجاج سے اپنی سند سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام صفوان بن عبد اللہ ہے انکو اس میں شک ہے تھا اور ابوالاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہے وہ عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام محمد صیفی ہے۔ اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انھوں نے شعبی سے انکا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہے اور بعض راویوں نے انکا نام ابو صفوان بن محمد کہا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن محرز قریشی زہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مسور بن خزیمہ بن نوفل بن اہب بن عبد مناف بن زہرہ کے نواسی ہیں۔ اُنکے بیٹے قاسم نے روایت کی ہے۔ عیین ابو الفرج بخاری بن محمد بن سعد نے اجازت اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی دو کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیوں میں) ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث کو مروان زہری نے اور ابوالجہد زہری نے اور عثمان بن عمر نے اور محمد بن سابق نے اور نصر بن احمد اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انھوں نے قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہیں صرف بشیر بن سلمان کی حدیث میں انکا ذکر ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن معطل بن ربیعہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالح بن فکوان بن ثعلبہ بن بہتہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی۔ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا، اور کلبی نے کہا جو صفوان بن معطل بن ربیعہ بن مول بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن بلال بن فالح اور کہا جو کنیت انکی ابو عمر جو غزوہ میں فریضیج سے پہلے اسلام لائے اور غزوہ مریض میں فریک ہوئے واقعہ ہی نے کہا کہ یہ صفوان غزوہ خندق میں اور تمام مشاہدین ہوا اسکے بعد ہوئے شریک تھے غزوہ خندق میں ہوا ہے۔ یہ کزوبن جابر فری کے ہمراہ قبیلہ صہیبہ کے ان لوگوں کی تلاش میں گئے تھے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوشنیوں کو لوٹا تھا ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی ساق میں رہتے تھے۔ اسے حضرت ابو ہریرہ اور عبدالرحمن بن عابد نے روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں سوا اچھائی کے دوزخ میں کچھ نہیں جانتا ہی ہیں جسکے بارہ میں اہل افاغ نے کہا جو کچھ کہا پھر انکے عزوجل نے اور اسکے رسول نے انکو بری کر دیا انکا واقعہ مشہور ہے جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے انکی نسبت وہ باتیں کہیں تو انہوں نے انکو تلوار ماری وہ زخمی ہو گئے اور صفوان نے یہ اشعار (اسے خطاب ہو کے) کہے۔

تلق ذباب السیف منی فاشی غلام اذا ہو جیت لست بشاعر و لکنی احمی حمای و شستی من الباہت الرامی البواع الطواہر
پس حسان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی آپ نے اسکے معاذ نے میں انکو ایک بلخ چھو ہا سے کا اور ایک لونڈی شیسرت نامی عنایت فرمائی اسی لونڈی سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے۔ صفوان بڑے شجاع اور نیک بگزیہ تھے۔ بصرہ میں انکا ایک گھر بھی تھا۔ غزوہ ارمینہ میں بعد خلافت حضرت عمرؓ نے جہری میں شہید ہوئے اس دن سردار لشکر عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک جزیرہ میں انکی وفات ہوئی جو شمشاط کے قریب ہے اور وہیں مدفون ہوئے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں روم میں جہاد کرنے کے لیے گئے تھے وہیں انکی پندلی ٹوٹ گئی مگر بارہ نیزہ چلاتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۰ھ کا ہے واللہ اعلم۔ مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اُسے جلتے ہیں اور میں اُسے نہیں جانتا آپ نے فرمایا وہ کیا بات ہے انہوں نے کہا کیا دن مات میں کوئی وقت ایسا ہے جو جسمیں

لسہ ابن اقلان و لو کو کہتے ہیں منہوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ پر تھمت نکالی تھی و تھمت انہیں صفوان کہتے تھے اللہ ترہہ تمہار کی باہر منہوں نے پوچھا پوگے پوچھے

پہان میں لوگے کہتے ہیں کہ جو ان ہوں شاعر نہیں ہوں۔ ان میں اپنی عزت پجاتا ہوں۔ اور بہان پدہ سے والے اور پاک صاف لوگوں پر عیب لگانا ہے سے

بات مائل کر لیا ہوں ۱۲

باب الصَّادِ وَاللَّامِ

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

زبید بن صلت کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہوا انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ صلت بن زبید بن صلت نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھو ہارون کے اندازے پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف ہوائے لیے رکھنا اور نصف انکے لیے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چراتیے ہیں اور ہم ان تک پہنچ نہیں سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابویہم نے لکھا ہے۔ زبید کے نام میں نرسے کے بعد دیا ہی تھا یہ ہیں۔

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو کلیب سے روایت کی ہے۔ سلیمان بن مردان بخاری نے ابویہم بن ابی یحییٰ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انھوں نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے بیان سے دور کر دیجیے یہ وہم ہو صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے چشم میں کثیر ابن کلیب انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے یہی اولیٰ ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابویہم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی طلبی۔ قیس اور قاسم فرزند ان خزیمہ کے بھائی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو دستے دیئے تھے اور قیس کو چچا اس دستے دیئے تھے اس کو ابو عمر نے انکے بھائی قاسم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اسکو بیان کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صلت بن خزیمہ کو اور انکے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو دستے دیئے تھے جن میں چالیس دستے صلت کے تھے اس سے ابو عمر کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

(سیدنا) صلصال (رضی اللہ عنہ)

ابن ولیم۔ کینت انکی ابو الغنفر۔ علی بن سعید نے محمد بن ضو بن صلصال بن ولیم بن جندلہ بن ثعلبہ بن اعز بن غنفر بن تمیم بن ربیعہ بن نزار بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد صلصال بن ولیم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ سے فرمایا کہ جو آدمی صلاست بیمار میں چلوتا کہ انکی عبادت کر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے آگے چلے ہم آگے بیٹھے ہوئے راستے میں آپکا گذر لے گا۔ تا کہ خیر کا ہو جائے تو اس سے نصف پیدا اور صلح ہوتی تھی لہذا اپنے دروازے کے اندازے کیلئے انکو فرمایا تاکہ اس نماز کے دوران اسے نصف چھو جائے تاکہ

ایک یہودی پر ہوا جسکا لڑکا مروہا تھا حضرت اسکی طرف تشریف لگئے اور آپ نے فرمایا اے قوم یہودی کیا تم مجھے تورات میں لکھا ہوا پاتے ہو (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا البنی الامی الذی یجدونہ کتبوا عندہم فی التوراة) یہودی نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں اس لڑکے نے (جو حالت نزع میں تھا) کہا ہاں واللہ اے رسول خدا یہ لوگ تورات میں آپکا ذکر دیکھتے ہیں اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تورات کا تھا اور بے شک اس میں آپ کی صفت اور آپ کے اصحاب کی صفت چمک رہی ہو مگر آپ کو دیکھ کر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چسپا لیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہیں کی یونان تک کہ اسکا انتقال ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھہرو اور اسکا حق ادا کر دو صفوان کہتے ہیں پس ہم لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان میں حائل ہو گئے اور اسکی تجنیز و تکفین کر کے اس کو دفن کیا اور لوٹ گئے یہ حدیث غریبہ لاسناد و النسب ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا صلصل (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر جیل۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکے نسب واقف نہیں ہوں صحابی ہیں انکی کوئی روایت نہیں انکا واقعہ شہودی کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ اور سیرۃ عینی اور دیکع داری اور عمرو بن محبوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔

(سیدنا صلصلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم عدوی۔ عدی بن رباح کا نانا سے ہیں۔ یہ عدی بنیٹے ہیں بعد منہ بن اذین طاخجہ کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں دینا کا کچھ خیال نہ کرے تو وہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کرے اللہ اسکو دیگا۔ یہ صلہ سجستان میں ہمسلمہ میں شہید ہوئے اس وقت انکی عمر ایک سو تیس برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ کا ذکر کیا کرتے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا صلہ اسکی شفاعت سے جنت میں اس اعتبار سے لوگ داخل ہوں گے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا صلصلہ (رضی اللہ عنہ)

امین حارث غفاری۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے صحابی ہیں آنسے ابو صلح غفاری نے یعنی سعید بن عبد الرحمن نے اور ابو قہل نے روایت کی ہے۔ سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر میں شریک تھے ان میں صلہ بن حارث بھی تھے ابو صلح یعنی عبد الرحمن غفاری سے بیان کیا کہ سلیم ابن عنبر تجنیزی کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے وعظ بیان کر رہے تھے

روایت کیا ہے اور انھوں نے اُنکے اور صلت کے درمیان میں حارث بن وہب کو ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے مگر ابن مندہ نے انکا ذکر نہیں لکھا جو ابو نعیم ان پر رد کر میں مجھے نہیں معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام میں ابو نعیم کی کیا مراد ہے انکی عادت تو یہ ہے کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہیں۔

باب الصاد والہباء

(سیدنا) صہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان کنیت انکی ابو طلحہ حدیبی۔ انکا شمار اہل شام میں ہو فلسطین کے کہنے والے ہیں۔ عبد اللہ بن عبد البکر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے صہبان ابو طلحہ سے سنا وہ کہتے تھے عبد البکر بن عبد الحارث بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر کے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور میں (اس وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن مالک بن عبد عمر بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس شاہ بن نمر بن قاسط بن ہنہب بن افضلی بن دشمنی بن حدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن زرارہ بنی نمری کلبی اور ابو نعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ صہیب بیٹے ہیں سنان بن خالد بن عبد عمر بن عقیل بن کعب بن سعد کے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ صہیب بیٹے ہیں سنان بن خالد بن عبد عمر بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے پس انھوں نے طفیل کے بدلہ طفیل کا نام لکھا ہے اور خزیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہے۔ یہ خود نمر بن قاسط کے خاندان سے ہیں اور انکی والدہ سلمی بنت قعید بن ہبص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تیمم ہیں انکی کنیت ابو یحییٰ ہے یہ کنیت انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ انکو رومی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اہل روم انکو کسنی کی حالت میں قید کر لے گئے تھے انکے والد اور انکے چچا کسری (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ میں حاکم تھے ان لوگوں کے مکانات لب وجہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں لب فرات تھے سرزمین جزیرہ میں پس اہل روم نے اپنے خون مارا اور صہیب کو جو اس وقت چھوٹے تھے پکڑ لیکے انھوں نے روم ہی میں نشوونما پائی اسی وجہ سے انکی زبان میں عجمیت تھی پھر انکو اہل روم سے قید کلب کے لوگوں نے خرید لیا اور مکہ کے آئے پھر عبد اللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلہ کلب کے لوگوں سے انکو مول لیکر آزاد کر دیا یہ انھیں کے ساتھ رہے

یہاں تک کہ انکا انتقال ہو گیا۔ اور صہیب کی بی بی اور انکے لڑکے اور صعب زہری۔ کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوئے اور انکو عقل آئی تو یہ خود روم سے بھاگ کر چلے آئے تھے اور ابن بدعان سے انھوں نے عاف کی دستی کی تھی اور انھیں کے ساتھ تھے یہاں تک کہ انکا انتقال ہو گیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں آئے۔ واقعی نے کہا ہے کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونوں کا اسلام کچھ اور تیس آدھونے کے بعد ہوا یہ کہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنھیں (راہ خدا میں) تکلیف دیجاتی تھی۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن حنبلہ نے اپنی سند سے ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبد اللہ بن بدعان نے صہیب کو قبیلہ کلب سے مکہ میں مول لیا اور قبیلہ کلب کے لوگ روم سے انکو مول لائے تھے پھر عبد اللہ بن بدعان نے انکو آزاد کر دیا جب صہیب اسلام لائے اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں تھے کچھ اور تیس آدھون کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں تھے جن کو راہ خدا میں تکلیف دیجاتی تھی اور آخری لوگوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے ۵۰ ہجرت کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبایں تھے وہاں سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حارث بن عمیر کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ جب یہ ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکوں نے انکا تعاقب کیا انھوں نے اپنا کیش نکال لیا اسکنے لگے اے گروہ قریش تم جاؤ کہ میں تم سے زیادہ تیر انداز ہوں خدا کی قسم تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ حارث تیر تیر سے پاس ہوں وہ سب میں تمھیں مار دوں گا بعد انکے پھر اپنی تلوار سے تمھیں قتل کر دوں گا جب تک وہ تیر سے ہاتھ میں رہے گا ہاں اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو میں تمھیں تباہ و بربادوں ان لوگوں نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمیں چھوڑ دینا اس پر ان لوگوں نے ہمد کیا تو صہیب نے اپنے مال کا پتہ ان لوگوں کو بتا دیا اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا کہ اے ابو یحییٰ تمھاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْرِي نَفْسًا بِتَعَارُفِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بالباد حضرت صہیب بدعان اور حارث بن عمیر اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے ابو زکریا سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن حسن حرثی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حذیفہ یعنی موسیٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن قراوان نے ثابت سے انھوں نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سبقت کرنے والے چار ہیں میں اہل عرب میں سبقت کرنے والے ہیں اور صہیب اہل روم میں سبقت کرنے والے ہیں اور مسلمان اہل فارس میں سبقت کرنے والے ہیں اور بلال اہل حبش میں سبقت کرنے والے ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد الصمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے

ابو زکریا سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے

وہ کہتے تھے ہم سے عین نفسا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انھوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا کہ
 وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر بلال صہیب جناب عمار بن یاسر
 عمیرہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم جمعین بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابو بکر کو انکی قوم اور جاہت نے انکے علاوہ اور
 لوگ بہت ستائے گئے، پھر کے انھیں لٹھوں کی زور سے پھینکی جاتی تھیں پھر وہ دھوپ میں لٹائے جاتے تھے یہیں ابو جعفر بن مبارک
 ابن احمد زریق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے یہیں ابو اسحاق یعنی مبارک بن حسین بن عبد الوہاب نے خبر دی
 تھے لٹھوں سے پوچھا کہ کیا تم سے ابو اسحاق بن منعم نے بیان کیا ہے انھوں نے اقرار کیا کہ ہاں میں نے لٹھ سے کہا کہ تم سے ابو بکر بن منصور خلافت
 مصری نے یہ بیان کیا تھا کہ میں ابو اسحاق بن عبد اللہ بن احمد بن علی صہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے یہیں ابو القاسم عبد اللہ بن ابراہیم
 بن بلویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے صہیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک سادی بنا کر لگا کر اللہ عزوجل کا تم سے ایک وعدہ ہو وہ چاہتا کہ
 کہ اسکو پورا کرے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ کون وعدہ تو کیا ہے ہماری نیکیوں کا پلہ بھاری نہیں کر دیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا
 اور ہمیں جنت میں نہیں داخل کیا اور ہمیں دوزخ سے نہیں نکالا پھر اب کون سا وعدہ باقی ہے اس نے جواب اٹھایا چائے گائے
 اور وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھیں گے پھر کوئی چیز جو انکو دیکھی ہوگی اس دیدار سے زیادہ انھیں محبوب نہ رہے گی اسی کو اللہ نے زیادہ
 کی لٹھ سے تعبیر فرمایا ہے اسے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلا
 آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔ یہیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم محمد بن لہران فقیہ وغیرہ نے
 اپنی سند سے ابو عبیدہ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابو عمرو یعنی یزید بن سنان نے ابو ہریرہ سے انھوں نے صہیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے
 وہ شخص قرآن پڑھتا ہے اسکی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھے۔ حضرت صہیب کی طبیعت میں باوجود اس فضل اور
 غلو مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا لٹھ مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ مقام قبایر
 تھے آپ کے سامنے طلباء درتھ کرے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چٹم تھا گریٹھ کھانا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم آشوب
 چشم کی حالت میں تر کھاتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس آشوب کی طرف کھانا ہاؤں جو ابھی ابھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے
 یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے حضرت صہیب کی زبان میں سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی کہ
 کہ وہ کہتے تھے دن حضرت عمر کے ساتھ ملا وہ بلندی مدینہ میں حضرت صہیب کے ایک بلغ میں گئے جب حضرت صہیب کے انکو دیکھا تو وہ

کہنے لگے نیا س نیا س صرف سمر (سنبھلے اور) کہتے لگے کہ یہ لوگوں کو کیوں پکار رہے ہیں میں نے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکار رہے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے اور زبان کی کثرت کے باعث صاف لفظ نہیں نکلتا حضرت عمرؓ نے کہا اگر صحیب صرف تین باتیں تم میں ہیں جنکو میں برا سمجھتا ہوں اگر وہ نہ ہوتیں تو میں کسی کو تپہ فیصلت نہ دیتا میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے کو عرب کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تم انکی زبان عجمی ہے اور تم اپنی کنیت ابو یحییٰ بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا حال فضول حرج کرتے ہو حضرت صحیبؓ نے کہا مال فضول حرج کرنا جو آپ نے کہا تو میں سچا صرف نہیں کرتا اور میری کنیت ابو یحییٰ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے لہذا میں اسکو ترک کر دینگا اور میں چاہتا ہوں کہ عرب کی طرف منسوب کرتا ہوں تو اور ذقیقت میں عزری ہوں مگر کسی میں اہل روم مجھے پکارتے تھے لہذا میں نے انکی زبان حال کر لی اور میں قبیلہ قمر بن قاسط سے ہوں پس میں اپنے کو ضرور انکی طرف نسبت کر دینگا۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بہت محبت رکھتے تھے اور انکو بہت اچھا سمجھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ زخمی کئے گئے تو انھوں نے وصیت کی کہ صحیبؓ کا جنازہ پڑھا میں اور میں مرتبہ مسلمان کی جماعت کیسا تو نماز پڑھیں یہاں تک کہ اہل شوریٰ کسی ذلیفہ کو منتخب کر لیں حضرت صحیبؓ کی وفات مدینہ میں شمالی مسجد میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی عمر سرسریں کئی تھی مدینہ میں مدفون ہیں۔ رنگ کا بہت سبز تھا۔ لہذا تھے نہ سہ قدر مگر زبان قد چھوٹا تھا سر میں بال بہت تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ طبرانی نے اور ابن اشکاب نے اور بہت سے لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے، ہمیں ابو موسیٰ نے کہا ابہ خردی وہ کہتے تھے ہمیں کوشیدی ابو غالب اور نورالی اور الوثر دان نے خردی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابن زید نے خردی یہ ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خردی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خردی کہتے تھے ہمیں حسن بن علی معمری نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ایوب بن محمد وزان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مصعب قرظانی سے خردی وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منصور بن ہلال بن سیان سے انھوں نے صحیب بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر میں نا اچھنے کی فیصلت بہ نسبت اس جگہ نا اچھنے کے جہاں لوگ دیکھیں ایسی ہی جیسے فرض کی فیصلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن خطابؓ نے منسوب ہے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الصاد الوالیاء

(سیدنا) صحاب (رضی اللہ عنہ)

صحابہ میں سے ایک شخص ہیں انکا ذکر کیا جاتا ہے۔ انہرو میں رہتے تھے۔ مخزوم بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہاں ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا نام صواب تھا جب انکے لئے کھانا آتا تو ایک عیتم یا دو عیتم کو ضرور بلاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن اصلت کینت انکی ابو قیس۔ انصاری ہیں بنی وائل بن زید میں سے ایک شخص ہیں یہ اور ان کے بھائی زوج قریش کیساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور زبیر نے کہا ہے کہ ابو قیس بن اصلت شاعر زوج قریش کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہیں۔ انکا نام حارث بن اصلت تھا انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ کہتے ہیں ابن اسحاق اور زبیر نے جرائی بابت لکھا ہے اسین اعتراض ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو حارث بیٹے ہیں ساعدہ بن عبد الأشمل بن مالک بن لوزان کے۔ کسی جہاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے تھے اثنای راہ میں مقام کدید میں وفات پائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کے کرتہ میں کفن دلویا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن ادس انکے صحابی ہونے میں کلام ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری۔ سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر میں شریک نہیں ہوئے ابن اسحاق نے انکا نام صیفی بن سواد لکھا ہے اور ابن ہشام نے صیفی بن سواد بن عباد لکھا ہے اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ قبیلہ بنی ثعلبہ کے سردار تھے انکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریک لکھی تھی اسین انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن قبلی ابن عمرو بن اسلم بن غنم بن قلع بن حریش بن عبد الأشمل۔ بھائی ہیں جبابک بھانجے ہیں ابو الیشیم بن تیمان کے والد انکی صحبہ حبیب تیمان ہیں۔ احد کے دن شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

باللقاب اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور اسماعیل بن علیہ اور شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے
 جبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولاتأبزو بالالقباب ترجمہ کیا ہے
 کہ ابو جبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن ضحاک کے مگر ابو یعلیٰ موصلی نے انکا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے ہدایت
 اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا دیکھتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ضحاک بن
 ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں لقب کا دستور تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسکے
 لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولاتأبزو بالالقباب اور
 بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہیں ہم انکا ذکر کرینگے مگر صحیح یہ ہے کہ ابو جبیرہ بیٹے ہیں
 ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم انکا تذکرہ تنون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرمی ثم اسلمی - عروہ بن زبیر نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے
 جو بیعت عقبہ میں شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے حاضر تھے اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو شریک
 بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشمیل انصاری الاشمیلی - احد میں شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی
 آخر خلافت میں وفات پائی۔ یہ ضحاک والد ہیں ثابت بن ضحاک کے اور ابو جبیرہ کے والد ہیں یہی ہیں جنھوں نے محمد مسلمہ سے پانچویں
 بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمر کے سامنے پیش ہوا تو انھوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اسکے یہاں پانی ضرور جا چکا گو تمھا رے
 بیٹے پر ہو کر ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ انکانسی ظہیر تھا۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اس
 انکے اس قول کی جو ضحاک بن جبیرہ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے کہ یہ ضحاک بن خلیفہ ہیں تردید ہوتی ہے انھوں نے انکو وہاں ابو جبیرہ
 کہا تھا اور ابو جبیرہ ضحاک کے بیٹے ہیں اور یہاں خود ابو جبیرہ کو ضحاک بنایا پس انھوں نے اپنے قول کے خلاف کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ ابو جبیرہ
 بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔ (سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حمیری - انکا ذکر کتابا بلحاظ میں ہے اس سے پہلے انکا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی - یہ طبرانی کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن زمل ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندون نے ان لوگوں میں

لکھا ہے چنانچہ نام معلوم نہیں مسلم بن عبد اللہ حبشی نے اپنے چچا ابو شجہہ بن ربیع سے انھوں نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز صبح کے اپنا پیرا سی طرح دھڑکتے ہوئے سر مرتبہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان تو ابنا پھر فرماتے ہیں کہ سر مرتبہ اسکا پڑھنا سات سو گنا ہون کا معاوضہ ہو سکتا ہے اور جس کے گناہ ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ ہوں اس میں کچھ بہلائی نہیں پیرا سکو دو مرتبہ لکھ لو گوں کی طہارت منہ کر کے پیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا مذاق پسند کرتے تھے اس کے بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن زمل کا نام میں کسی روایت میں نہیں دیکھتا ہوں جہاں ان سے انکا ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں سے غلطی ہو گئی ہے شاید انکو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہو گا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہیں حالانکہ ضحاک بن زمل ترجیح پاتے ہیں ایک شخص ہیں انکو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبد اللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امر القیس بن ہشہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انھوں نے اٹھائی ہے اور اپنے انکی ایک جہت ابھی بندھوا دیا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی کنیت انکی ابو سعید ہے۔ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔ بادیہ مدینہ میں اتر کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانوں میں مقرر کیا تھا اور انکو ایک خط بھی لکھا تھا کہ ایشیم جنبالی کن بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دین وہ دھوکے سے مقتول ہو گئے تھے یہ ضحاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلوار لیکے پہرہ دینے آئے تھے ہوا کرتے تھے بے بہاد اور جری تھے تنہا سو آدمیوں کی برابر سمجھے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے چلے تو انکو قبیلہ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ زمو آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو سو کی برابر ہو تاکہ تم پوسے ہزار ہو جاؤ پھر آپ نے ضحاک سے اس کمی کو پورا کر دیا یہ ان کے سردار تھے ان کو اپنا حاکم ایلیے مقرر کیا کہ وہ سب قبیلہ قیس غیلان سے تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سر یہ کا ایز بھی مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر عباس بن مروان سلمی نے اپنے شعر میں کیا ہے۔

ان الذین انوا باعائکم جیش عتبت علیہم الضحاک امرتہ ذنب النسان کانہ لما کشف اللہ یا کا معانق بالیدین وتارۃ یفری الجاہم حازما بانا

ان کے قوت سے عتبت جیش عتبت علیہم الضحاک امرتہ ذنب النسان کانہ لما کشف اللہ یا کا معانق بالیدین وتارۃ یفری الجاہم حازما بانا

یزیز نے اس کو سردار بنایا تھا جبکہ دشمن دیکھتا تھا تو انکا کرتا تھا وہ نیزہ کبھی ہاتھوں سے معاف کرتا تھا۔ انکے پیروں کو کات کے پیکر دیتا تھا

انسے سعید بن مسیب اور حسن بصری نے روایت کی ہے۔ یہیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد و ترمذی نے روایت کی ہے۔ سعید بن مسیب نے انھوں سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے ترمذی نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملیگی اور عورت اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائیگی یہاں تک کہ ضحاک بن سیفان کلابی نے اسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ ایدم صہابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت کا کھیراٹ دو اس حدیث کو ایک جماعت اللہ نے زہری سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الأشہل بن حارثہ بن دینار بن بخار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن بخار سے ہیں بھائی ہیں نعمان بن عبد عمرو کے یہ دونوں بھائی غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہے اور یہ دونوں احد میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ سعدی۔ سید تمیم کے خاندان سے ہیں۔ عبد اللہ بن عرادہ نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھوں نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہے کہ انکی ناک واقعہ کلاب میں زخمی ہو گئی تھی اور ابوالشہب نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہو گئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن جہان سے انھوں نے ابن طرفہ سے انھوں نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہے کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہو گئی تھی پس کچھ لوگوں نے انکا نام عرفجہ بتایا ہے اور کچھ لوگوں نے طرفہ اور کچھ لوگوں نے ضحاک یہ ابو عمر کے کلام تھا اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن عرادہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ صحیح ہے کہ انکا نام عرفجہ بن اسعد ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے کہا ہے کہ انکی ناک زخمی ہو گئی تھی یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ انکا نام عرفجہ ابن اسعد ہے یہ قول صرف ابن مندہ کا نہیں ہے بلکہ اور لوگوں نے بھی انکی موافقت کی ہے اور انھوں نے اسکی غلطی بھی بیان کی ہے اور ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن دائلہ بن عمرو بن شیبان بن غارہ بن نضر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کینت انکی ابوانیس اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی امیہ بنت ربیعہ کنانی ہیں۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہیں فاطمہ قیس کے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہو چکے تھے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ نہیں سنا یہ حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کی طرف سے لڑائیوں میں انھوں نے بڑے بڑے کام کئے ہیں حضرت معاویہ نے انکو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا پس پہنچ کاہل عبور کر کے مقام رقیہ میں گئے اور وہاں اہل عراق پر حملہ کیا اور تمام ہیبت میں تقسیم ہے پھر حضرت معاویہ نے انکو زیاد کے بعد ۳۵ء میں کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور ۳۷ء میں انکو معزول کیا جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تو انھیں انکے جنازہ کی نماز پڑھانی اور شہر کو حراست میں لے لیا یہاں تک کہ یزید بن معاویہ آگیا پھر یہ یزید کے اور اسکے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہتے جب یہ دونوں مر گئے تو ضحاک نے دمشق میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی مردان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط میں دمشق کے پاس لڑے ضحاک دین شہید ہوئے اور انکے ساتھ بہت سے لوگ قبیلہ قیس غیلان کے شہید ہوئے انکی شہادت ۵۵ھ یا ۵۶ھ میں ہوئی۔ لکن حسن بصری اور تمیم بن طرزہ اور محمد بن سوید فہری اور سہاک دریمون بن مہران نے روایت کی ہے۔ تمیم ابو یاسر بن ابی جب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے یہی والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن زید نے خبر دی سے انھوں نے ضحاک بن قیس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے بن شہیم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا۔ السلام علیکم اما بعد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہوں گے تاریک مثل دھوین کے ان فتنوں میں آدمی کا قلب مرجائے گا جس طرح بدن مرجاتا ہے صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچ لینگے۔ یزید بن معاویہ مر گیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہذا تم ہم سے پیش قدمی نہ کرنا یہاں تک کہ ہم کسی کو اپنے لئے منتخب کریں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انھیں کو احنف بن قیس کہتے ہیں انکا تذکرہ احنف اور سحر کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن سعد۔ انکا تذکرہ ابو بکر بن ابی عامر نے دحدان میں کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجادۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی عبداللہ بن محمد بن نورک قبائلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمرو بن ابی عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انھوں نے سلیمان بن عمرو سے انھوں نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ سر روق بن وائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہو گیا پھر انھوں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجیں جو انھیں اسلام کی ترغیب دیں اور آپ

ابن احمد و دہ نے اپنی سند سے ابو ذر یا یعنی یزید بن اباس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمیں جہاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعلیٰ بن عبید نے ایش سے انھوں نے یعقوب بن بصر سے انھوں نے ضرار ابن
زور سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ
دو ہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہشمند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ میں (کذاب) میں بیامہ میں موجود تھے اور اس میں انکی بڑی آدمائش ہوئی
انکے دونوں پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنوں کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوٹے انکے اوپر سے نکل جاتے تھے یہاں تک کہ موت کی کیفیت اپنے
ظاہر ہی ہوئی یہ واقعہ ہی کا قول ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ جنگ بیامہ میں زخمی ہو گئے تھے بعد اسکے انکار انتقال ہوا اور بعض لوگوں نے
کہا ہے کہ یہ جنگ اجدادین واقع ملک شام میں شہید ہوئے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں نے کوفہ میں جہا
خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو سرزمین ہجر کے مقام حران میں فرار
ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق میں شریک تھے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ابو جندل اور انکے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ
انھوں نے شراب پی تھی اور ان سے ابو عبیدہ نے پوچھا تھا کہ تم نے شراب کیوں پی تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ نمل اتم منتھون یعنی کیا تم
شراب پینے سے باز آؤ گے کوئی تاکید حکم نہیں دیا حضرت ابو عبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو
بلا کے پوچھو اگر وہ کہیں کہ شراب حلال ہے تو انکو قتل کر دو اگر وہ کہیں کہ حرام ہے تو ان پر درے لگا دو حضرت ابو عبیدہ نے ان لوگوں سے پوچھا ان
لوگوں نے کہا حرام ہے پس انھوں نے ان لوگوں کے درہ مائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن خارب بن نمر بن مالک قریشی فہری انکے والد خطاب اپنے داماد نے میں
بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کیلئے ایک مسافر بنا لیا تھا نزار جنگ فجار کے دن بنی خارب بن نمر کے سردار تھے قریش کے شہسوار دن اور
بہادر دن اور شیرین کلام شاعر دن میں سے تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جنھوں نے خندق کو مدعا تازیر بن بکار نے کہا ہے کہ
قریش میں ان سے اور ابن زبیری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا کہ کے مسلمانوں میں سے تھے جو اشعار انھوں نے فتح مکہ کے دن کہے تھے
انھیں میں سے یہ اشعار ہیں۔

یا بشی اللہ کے ایک بجا نھی قریش وانت خیر بجا ولتقت حلقا البطان علی القوم وودا با یصلم المصلحاء
ان سعدا یرید قحمتہ انظر باہل الجون والہلجاء

سے ترجمہ ای نبی ہدایت آپ کے بیان قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہما جو اور آپ بہتر جاسے پناہ ہیں، قریش پر دونوں حلقہ کزر کے پڑ گئے تھے اور
انھیں سخت سخت بیت کی خبر سنا دی گئی تھی، سعد چاہتے ہیں کہ اہل بخوان و بخی، ان کی پیشہ تو جو ہیں ۱۲

اس شرمین سدا بن ہمارہ کی طرف اشارہ ہوا انہوں نے فرخ مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کی جاگی۔ ضرار نے ایک دن حضرت ابو بکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق میں ہم آپ سے زیادہ فائدہ رسان تھے ہم نے انکو جنت میں داخل کیا اور تم نے انکو دوزخ میں داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانوں کو قتل کیا وہ جنت میں گئے اور آپ لوگوں نے کافروں کو قتل کیا وہ دوزخ میں گئے۔ اور ذریعہ نے باہم اس بات میں اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کسے شجاعت دکھلائی تھی اور اسے ضرار بن خطاب کا گذر ہوا لوگوں نے کہا یہ بھی احد میں (کافروں کی طرف سے) شریک تھے یہ بھی اسکے حالات سے واقف ہیں اسے پوچھو ضرار نے کہا میں اوس ذریعہ کو نہیں جانتا کرینے احد کے دن تم میں سے گیا رہ آدمیوں کا نکل حورون سے کرادیا تھا یہ کلام ابو عمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ضرار بن خطاب کا ذکر کیا جاتا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں ہے اسے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کر کے کہا ہے کہ بعض تابعین نے انکو ذکر کیا ہے اور کسی نے انکا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا اور نہ ان لوگوں میں کیا ہے جو اسلام لائے مگر ابو عمر کا کلام بھی ابن مندہ کے قول کی تائید کرتا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرینے کے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ مستقل طور پر لکھا ہے پس کوئی وجہ انکے استدراک کرینے کی نہیں ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشق نے تاریخ دمشق میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں حضرت ابو عبیدہ کے ہمراہ فتوح شام میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور ہے اور ان کی منظرہ شریکے اسلام پر دلالت کرتی ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن قسقاء - بھائی بن عون بن قسقاء - انکی حدیث زید بن بسطام بن ضرار بن قسقاء کے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے میں انکے ساتھ اور ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر شخص کو دو دو چادر دئے جانے کا حکم دیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی - حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے جب انہوں نے ربیع الاول ۳۱ھ میں مقام حیرہ کو فتح کیا یہ طبری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ دس بھائی تھے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن قلیبہ - بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام میں ہو چکا ہے یہ وہی بیتم بن حذیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے تھے قریب بلوغ تھے پس حذیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انہوں نے انکو چالیس اونٹ دئے تھے۔ انکا ذکر حذیفہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) صریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ بعض لوگ کو عرفہ بن صریح کہتے ہیں لیث نے زیاد بن علفہ سے انھوں نے صریح بن عرفہ یا عرفہ بن صریح سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہونگے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں تفریق اور انکے اتحاد میں خلل ڈالتا ہے تو اسکو قتل کر دو چاہتے کچھ ہو جائے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ عرفہ بن صریح اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

باب الضاد والغین واسم

(سیدنا) ضحاطر (رضی اللہ عنہ)

روم کے پادری تھے مجید بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ ہرقل (شاہ روم) نے دجیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں اور وہ ہی ہیں جنکے ہم نے نظر میں اور جنکا ذکر ہماری کتابوں میں ہے مگر میں اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً میں انکی پیروی کر لیتا پس تم پادری ضحاطر کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے صاحب کا حال بیان کر دو مجھے زیادہ اہل روم کے نزدیک معظم ہے دیکھو وہ کیا کہتے ہیں پس دجیہ گئے اور انھوں نے ضحاطر سے بیان کیا ان باتوں کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضحاطر نے انکے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں ہم انکا حال جانتے ہیں اور انکا نام ہماری کتاب میں ہے بعد اسکے ضحاطر نے سیاہ لباس جو ان کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ میں لیکے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اسوقت گرجا میں تھے پھر ان سے کہا کہ اے معشر روم ہمارے پاس احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا ہے وہ اس خط میں ہمیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور احمد خدا کے رسول ہیں پس سب لوگوں نے یکبارگی اپنے حلقہ کیا اور انکو قتل کر دیا پس دجیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا کہ ہمیں اپنی جان کا خوف ہے ضحاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھے زیادہ باظہرت تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاد (رضی اللہ عنہ)

بن ثعلبہ ادوی۔ قبیلہ ازد شنورہ سے ہیں جاہلیت کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ دوا علاج اور جھاڑ پھونک لیا کرتے تھے اور علم کی تلاش میں رہتے تھے شروع زمانے میں اسلام لائے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ضحاد بن ثعلبہ ادوی قبیلہ ازد شنورہ سے ہیں ابن مندہ نے اثنی بات زیادہ لکھی ہے کہ بعض لوگ انکو ضحام کہتے ہیں۔ ان سب لوگوں کے

حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابو اسحاق یحییٰ بن محمود نقضی اور ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے مسلم بن عجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے کہ ابن اسحاق بن ابراہیم نے جبار لا علی یعنی ابو ہمام سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد نے عمر بن سعید سے انھوں نے سعید جبر سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ضما د مکہ میں آئے قید از دشمنوں سے تھے آسب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انھوں نے مکہ کے پودوں کو گرنے سے سنا کہ محمد کو جنون ہو گیا ہو تو کہنے لگے اگر میں انھیں دیکھتا تو شاید انہیں کو میرے ہاتھ سے شفا دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کہ از محمد میں آسب کی جھاڑ پھونک کر تا ہوں اور انہیں سے ہاتھ پر جسکو چاہتا ہوں شفا دیتا ہوں کہ آپ کو کچھ ضرورت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ^۱ محمد شہ نحمدہ و نستعین من ینذہ اللہ فلا یفلس لہ ومن یفلس فلا یبزی ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰}

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ سعدی۔ بنی سعد بن بکر سے ہیں اور بعض لوگ انکو بھی کہتے ہیں مگر صحیح نہیں بنی سعد بن بکر کے بیٹے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ شہ کا ذکر ہے محمد بن حبیب دیگر کا یہی قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں شہ کا ذکر ہے اور بعض کہتے ہیں شہ کا اسکو ابن ہشام نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے انکی حدیث ابن

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر ضمام نے کہا اے ابن عبد المطلب کو ان میں سے
 پر پھینکنے میں سختی کرونگا آپ مجھ پر ناخوش ہوں حضرت نے فرمایا نہیں ناخوش ہونگا جو تمہارا جی چاہے پھر ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے
 خدا اور ان گلوں پھیلوں کی خدا کی قسم دلا کر چھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف سے رسول بنا کر بھیجا ہے آپ نے فرمایا بار خدایا
 پھر ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا اور ان گلوں پھیلوں کے خدا کی قسم دلا کر چھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی
 عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جن بتوں کے ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے پھر وہ دین آپ کے فرمایا بار خدایا
 یا ان اسکے بعد ضمام نے تمام فرائض سلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز کو رکوع کو رکوع سے کوچ کو اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر تہہ قسم
 دلا کر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگا اے اللہ ان لہ الا اللہ انہم ان محمد رسول اللہ
 ان فرائض کو ادا کرتا رہونگا اور جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز رکھوںگا۔ اس پر زیادتی کرونگا اور نہ اس سے کمی کرونگا
 اسکے بعد وہ لوٹ گئے جب دو چلے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا کتا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا
 ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوئے سب پہلی بات جو انہوں نے کی وہ تھی کہ لات وعزنی بت
 ہی بڑے ہیں لوگوں نے کہا اے ضمام چپ رہو دیکھو کہ میں برس نہ ہو جائے کہ میں جنوں نہ ہو جائے ضمام نے
 کہا تمہاری خرابی ہو والذلات وعزنی نہ نقدمان پوچھا سکتے ہیں نہ نفع دیکھتے ہیں اور بیشک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور پھر
 کتاب نازل کی ہے اس کتاب کے ذریعہ سے تمہیں اس (جہالت) سے نکالا ہے جس میں تم تھے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
 کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد اسکے بندہ اور اسکے رسول ہیں جن باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہوں اور
 جسے منع کرتا ہوں پر سب باتیں اسی رسول کے پاس سے لایا ہوں را دنی کتا تھا کہ شام تک الکی مجلس میں جسد رمد اور عورت
 تھے سب مسلمان ہو گئے ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہیں بنا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثواب بن حکم ہمدانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بننے آئے تھے اور اسلام لائے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے انکو ایک نخر پر بھی لکھ دی تھی یہ اسوقت کا واقعہ ہے جب آپ جو کس سے لوٹے انکا ذکر ابوہریرہ نے منہ کے نام میں کیا ہے

(سیدنا) ضمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن انس۔ انصاری۔ ہمیں ابوالہرکات حسین بن محمد بن ہبہ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشار محمد بن
 خلیل بن فارس قیسسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العاصی قیسسی نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی مے بن ابی یسعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابی نصر نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براء حمصی نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں
 نے نہیں بن سعید انھوں نے عطار سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ (ابتدای اسلام میں یہ حکم تھا کہ
 نماز عشاء پڑھنے کے بعد رمضان میں کھانا پینا عورتوں سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب کے) ضمیرہ بن النضر
 بنینہ کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھاٹے سو گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انھوں نے کھانا پیا
 صبح کو وصولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب کے کیفیت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی **اَحِلَّ لَكُمُ الْيَوْمَ
 الْيَوْمِ الرِّفْثُ اَلِیٰ نَسَاكُمُ اِنَّا یَسِّرُ** یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت سے منسوخ ہو گیا اس کا نام میں بہت اختلاف ہے جنکی وجہ سے یہ آیت
 نازل ہوئی۔ انکا ذکر کسی مقام پر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ ہزی۔ ہز ایک قبیلہ بنی سلیم بن منصور کا۔ یہ ضمیرہ مقام حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن
 حمیر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے بقیہ بنی ابن ولید نے سیامان بن سلیم سے انھوں نے یحییٰ بن جابر سے انھوں نے ضمیرہ بن ثعلبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ
 بنی سلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دو حلہ یعنی پینے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا ای ضمیرہ کیا تم اپنے اس لباس کو بھینتے ہو کہ تم جنت
 میں داخل ہونے دینا انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے اتنا عفا کیجئے میں جب تک نکو اتار نہ ڈالوں گا انھوں نے انہیں نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ ضمیرہ کی خفرت کریں یہ بہت نجاست کے ساتھ گئے اور انھوں نے ان دونوں حلون کو اتار ڈالا اللہ ابو یاسر نے
 روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہو گے تا وقتیکہ باہم حسد نہ کرو گے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید سلی۔ یہ اورانکے والد دونوں صحابی ہیں۔ یونس بن یزید نے ابن اسحاق سے انھوں نے محمد بن جعفر ابن زبیر سے روایت
 کی ہے کہ انہوں نے زیاد بن ضمیرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ لنگے والد سعد بن ضمیرہ نے لنگے بیان کیا سعد بن ضمیرہ
 اور لنگے والد ضمیرہ دونوں حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کے ایک
 درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ وہ آدمی کھڑے ہوئے عیسیٰ بن حصن فزاری جو قلیل قیس
 لنگے ترجمہ حلال کر دیا گیا تھا اس لئے رمضان کی رات میں انہی عورتوں سے اختلاط کرنا

سینا ان سے تھے اور امیر بن عباس کلبی جو قبیلہ کخندف سے تھے یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے اور اپنے ایک
 متول کی بابت بھگڑنا شروع کیا پس نبی نے عینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ واللہ یا رسول اللہ میں اسکو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اسکی عورتوں کو
 وہی ہرزہ چکھا دون جو اسے میری عورتوں کو چکھایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیت کیلئے کہا اور برابر رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم اور تمام لوگ دیت پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ دیت پر راضی ہو گئے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ جاؤ قاتل کو لے آؤ میں انکے لئے استغفار کروں چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
 پوچھا کہ تو کون ہر اسنے کہا میں علم بن جثامہ لیشی ہوں متول عمرو بن اضبیط تھے ان لوگوں نے جنہیں ابوقمادہ اور ابو درداہلی بھی تھے عمر بن
 اضبیط سے ملاقات کی عمرو بن اضبیط ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک طرف دودھ کا ان کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبیط نے ان
 لوگوں کو سلام کیا پس علم بن جثامہ نے انکو قتل کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم نے انکا نام ضمیرہ بن سعدی
 بتایا ہے اور بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہیں۔

(سیدنا) ضمیرہ رضی اللہ عنہ

کہینت انکی بو عبید اللہ نے انکا بیٹہ عبید اللہ نے روایت کی ہے لایا کہ تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عروسی (مذہب کے
 لوگ) یا مسہ کی نہروں سے نکلیں گے یہ عرض کیا کہ یا مسہ میں لو کوئی نر نہیں ہے آپ نے فرمایا غنقریب ہو گئی۔ ابو زرہ نے انکا تذکرہ
 افراد میں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو۔ بعض لوگ انکو ضمیرہ بن بشر کہتے ہیں مگر اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیٹے بن عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے
 قبیلہ خزرج کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج کے ہیں۔ موسیٰ بن
 عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تیوآن
 لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم خائف نہیں ہے کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ
 کی ہے طریف بیٹے تھے خزرج ابن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گروہ سے تھے۔

(سیدنا) ضمیرہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ انکو ضمیرہ جندب کہتے ہیں اور بعض لوگ ضمیرہ کہتے ہیں ہمیں ضحاک نے حضرت ابن عباس سے
 روایت کر کے خبر دی کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے ایک خط میں اہل مکہ کو یہ آیت لکھنے بھیجی ان الذین لو فاهم الملكة ظالمی اہم حسب
 لہ اس آیت میں ان لوگوں کو مدعو ہے جو اجدادہم تک ناراجرت نکرین عبد الرحمن بن عوف کا مقصود اس آیت لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ میں باقی ہیں انکو مدعو ہے

(کہ کے) سلمانوں نے اس آیت کو پڑھا تو مصعب بن عمیر نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ضمیر بن عمرو نے عمر و خراہی سے کہا کہ وہ اللہ میں ضرور
 (کہتے) چلا جاؤ گا اس وقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (در اصل بیمار نہ تھے بلکہ بیمار بن گئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب و ہوا کا
 بیان کیے) پہلے بائین پھر انھوں نے کہا کہ مجھے لیلو بیان کی گری سنئے اذیت دیتی ہو چنانچہ یہ چلے گئے مقام تیغ تک پہنچے تھے کہ وفات
 ہو گئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی **ومن یخرج من بیتہ ما جزا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکم الموت الیہ** - **ہیمن ابو الفضل و منصور**
 بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نقیہ نے اپنی سند سے محمد بن علی بن ثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن عمر بن ابان
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عبد الرحمن بن شعث نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے
 ضمیر بن جندب اپنے گھر سے چلے انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے سوار کرو وپھر یہ راستہ ہی میں اتفاق کر گئے قبل اسکے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں پس یہ وحی نازل ہوئی **ومن یخرج من بیتہ ما جزا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکم الموت فقل**
وعلیٰ علی اللہ - **الکا ذکرہ ابو نعیم اور ابو یوسف نے لکھا ہے۔**

سیدنا ضمیر رضی اللہ عنہ

ابن عیاض جنسی - انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے - احد میں شریک تھے اور یاسر میں شہید ہوئے عبد اللہ بن ابی
 کے چچا زاد بھائی ہیں - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمیر رضی اللہ عنہ

ابن ابی نعیم بن ضمیر بن زبلاء اور بعض لوگ کہتے ہیں ابنہ عیض - خراہی بن بارادہ ہجرت اپنے گھر سے چلے گئے راستہ میں
 وفات پائی - سید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے قول **ومن یخرج من بیتہ ما جزا الی اللہ ورسولہ** کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ قبیلہ خراہی کے
 ایک شخص تھے ضمیر بن عیض بن ضمیر بن زبلاء جب لوگوں کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ
 ایک تخت پر اٹو لٹا کر اس تخت کو ادب پر رکھیں اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچادیں ان لوگوں نے ایسا ہی
 کیا پھر مقام مسیہ میں ہو کر کے قریب ہوا انھوں نے وفات پائی انھیں مکہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور عکرمہ نے کہا ہے
 کہ جبکہ حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی انکا نام ضمیر بن ابی نعیم تھا اسکو شعث بن سوار نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس
 سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ضمیر بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے
 کہ انھوں نے کہا ضمیر بن ابی نعیم اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے
 کہا ضمیر یا ابو ضمیر ابو عمر سے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ انکا نام ضمیر تھا ابو ضمیر - عکرمہ نے کہا ہے کہ میں چودہ برس تک اس شخص کے نام کی
 سنتا رہا جو جنس اللہ رسول کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر اس میں اسکو موت آجاتی تھی کہ وہ اس کا ثواب ثابت ہو چکا ہے

تلاش میں رہا جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتنا صرنا سجن ہا شک کہ میں واقف ہو گیا اسی قسم کا حال
ضمیرہ بن عمرو خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے اگر سب لوگوں نے اس تذکرہ کو عیسیٰ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ میں بڑھاتے مگر
ہم تو انہیں لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن عمر بن عطیہ بن خباب بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد میں اپنے والد کے
ہمراہ شریک تھے اور جبر ابوعبیدہ کے دن قتال فارض میں بہت خلافت حضرت عمر شہید ہوئے یہ بھتیجے ہیں منقذ بن عمر والد جناب بن
منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی سماعذی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان
انصاری کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر میں شریک ضمیرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی
روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور دونوں نے انکے نسب میں جہینہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ قبیلہ ساعدہ جہینہ کے علاوہ
ہو مگر یہ کہیں گے ایک کو بوجہ حلف کے جنہی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر یہ امکان غالب یہ ہے کہ یہ ضمیرہ اور ضمیرہ بن عمرو دونوں ایک
ہیں اور کعب کا ذکر انکے نسب میں بوجہ اختلاف کے ہو ابو نعیم نے انکو دو سمجھ لیا اور ابو موسیٰ نے جی انکا اتبع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہے
اور حلف بھی ایک ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا اسے سید بن سب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
جو شخص اپنے مال کیلئے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن جشم بن عید سلی انہوں نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جنہیں سے دو شعر یہ ہیں۔

اولا ازال علی ارجالہ نداء جرداع تلح بالجناد اناری یوما علی اثر النہاب و تارة کانت مجاہدۃ مع الانصار

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ابن عمرو بن جبریکہ بن ہریرہ قریظی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا (رضی اللہ عنہ) ضمیرہ

ابن قتادہ قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی جو کہ مد لوک نے اکتے بیان کیا کہ غنم بن قتادہ کے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا قبیلہ بنی غیل کی ایک عورت سے انکو تشویش ہوئی کہ سیری ادا لڑکیا سیاہ رنگ کی کیسے پیدا ہوئی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھارے یہاں کچھ اونٹ ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ اس رنگ کے ہیں انھوں نے عرض کیا کہ سبھی ہیں سیاہ بھی ہیں آپ نے فرمایا سیاہ کہاں سے آئے انھوں نے کہا کوئی رگ کھیل آئی آپ نے فرمایا تو یہاں بھی رگ کھیل گئی پھر کچھ بوڑھیوں قبیلہ بنی غیل کی آئیں اور انھوں نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے بسند غریب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسناد عجیب ہے۔ حدیث حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عورت قبیلہ بنی فزارہ کی تھی۔

سیدنا (رضی اللہ عنہ) ضمیرہ

تھیں جو ضمیرہ کی۔ یہ ضمیرہ بیٹے بن حبیب کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے بن جناب کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے بن انس کے۔ یہی ہیں جو اپنے گھر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ میں انتقال کر گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی ومن یخرج من بیتہ ہذا جہا الی اللہ ورسولہ الایہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو شعث بن سوار نے منکر انھوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ضمیرہ سے روایت کیا ہے نام انکا بیٹہ ضمیرہ کے بیان کیا ہے واللہ اعلم ضمیرہ بن ابی العیص کے نام میں انکی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہے۔

سیدنا ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سنی۔ بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہیں یہ داد بن زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے انکے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی جو محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انھوں نے اپنے والد سے انکے دادا سے انھوں نے انکا تذکرہ ابو عمر نے منکر لکھا ہے ضمیرہ کے نام میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔

سیدنا ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضمیرہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یہ ایران کے والد ابو ضمیرہ دونوں صحابی ہیں دو ابی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ابن ابی زبیر نے حسین بن عبد اللہ بن ابی ضمیرہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ضمیرہ سے روایت کی جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضمیرہ کی والدہ کی طرف سے گذرے دور وہی تھیں حضرت نے پوچھا کیوں روٹی ہو گیا بھوکے پاس کپڑے نہیں ہیں انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرے اور میرے لڑکے کے درمیان میں جدائی ہو گئی

مالک مجھے تو رکھ لیا اور میرے لڑکے کو بیٹا لایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے کے درمیان میں تفریق کجاوے پھر یہ
اس شخص کو بلوایا جس کے یہاں غمیرہ تھے اور ایک دنت کے عوض میں غمیرہ کو خرید لیا ابن ابی ذئب کہتے تھے کہ حسین بن عبد اللہ نے بنت ایک
خطیبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھوایا جو ان لوگوں کے پاس تھا ان حضرات نے اس کا یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب لنبی غمیرہ من
محمد رسول اللہ نبی نیرۃ دال بیتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم دہم اہل بیت من العرب ان اجوا اقا سوا عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فان اجوا رجوا الی اہلیم لا تعرض لہم الا بئح من اہلیم من المسلمین غلیتوس ہم خیر او کتب لہ بن کعب نکاحاً تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

حرف طاء باب طاء والالف

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن احمد - عثمان بن عبد اللہ بن علاش نے طارق بن احمد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک تحریر دیکھی (جسکی عبارت یہ تھی) میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بیعوا الثمرۃ حتی یتبع ولا السہم حتی ینس ولا تطادوا الجمالی
حتی یفسن۔ ابن قانع نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ طارق بن احمد حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ان سے عبد الکریم
نوزی نے روایت کی ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن مسعود شیبلی والد بن ابومالک کے۔ ہیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک شیبلی نے اپنے والد سے
روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کو ایک کہتا ہو اور خدا کے سوا اور وجود نہ
انکا کرتا ہو اس کا مال اور اسکا خون (منافع کرنا) حرام ہے اور اسکا دماغ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ حدیث انکی بواسطہ سماک بن حرب کے نوبان بن سلمہ سے مروی ہے وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے
سہ ترجمہ یہ تحریر ہے نبی غمیرہ کی طرف سے نبی غمیرہ اور انکے گھر والوں کیلئے لکھا جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا ہے وہ عرب کے
خانہ ان سے بن رہا ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رجین اور اگر چاہیں اپنے گھر لوٹ جائیں انکو مانع نہیں رہا۔ جو مسلمان انکو لے وہ انکے ساتھ نیک سلوک
کرے اس تحریر کو ابی بن کعب نے (اپنے قلم سے) لکھا ۱۲۱۲ سے ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ تحریر ہے) یہ پھیل گیا تاکہ کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو پھاٹک کہ تقسیم ہو جائے
اور ماہ عورتوں سے جلع نہ کر دیا تاکہ کہ انکو وضع عمل ہو جائے ۱۲

کہا ہے (اکبر تب) عرض کیا کہ ہاں یہاں کچھ انکو رکے اور کچھ چھو ہارون کے درخت ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید حضرمی اور بعض لوگ کہتے ہیں سوید بن طارق اپنے دائل بن حجر حضرمی نے اور انکے بیٹے علقمہ بن دائل نے روایت کی ہے۔ تین بھی بن محمود ثقفی نے اجازہ اپنی سند سے ابن ابی عامر تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدیہ زبیا کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انھوں نے علقمہ بن دائل بن حجر سے انھوں نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملک میں انکو پیدا ہوتے ہیں ہم انکو پھونک کر رکھ لیتے ہیں کیا اسکو پسین آپ نے فرمایا نہیں میں نے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اسکو بغرض شفا پیتے ہیں حضرت نے فرمایا وہ سفا نہیں بلکہ مرض ہے۔ اس حدیث کو اسراہیل نے سماک سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا انکا نام سوید طارق ہے اور شریک نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے انکا نام طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق روایت کیا ہے اور دیندین ابی ثور نے سماک سے انھوں نے علقمہ سے طارق بن بشیر یا بشر بن طارق روایت کیا ہے اور شعبہ نے علقمہ بن دائل سے انھوں نے اپنے والد سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک - انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے کیونکہ وہ حدیث فرودہ بن نوفل سے مروی ہے ان سے زیاد بن علاقہ نے اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عون بن جشم بن جلی امسی۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہ ابو عسکر کا قول ہے اور ابو نعیم نے ابو نعیم سے روایت کیا ہے کہ یہ طارق بیٹے بن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عون بن جشم بن عمرو بن لوی بن زہم بن سعاد بن سلمہ بن اسلم بن امس کے جو ایک شاخ ہے قبیلہ بھیلہ کی۔ ہیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القادر بن عبد الفضل نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور حضرت ابو بکر کی خدمت میں چھوٹے چھوٹے لشکروں کے ساتھ رہ کر جہاد بھی کیا ہے انے قیس نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بلا را علی کس بات میں مجھارتے ہیں آپ نے فرمایا کفار بات اور درجات میں درجات یہ ہیں کھانا کھانا ناہر ایک کو سلام کرنا رات کو جب

لہذا درجات سے مراد وہ عبادات جو باعث ترقی درجات میں ہیں

لوگ جتے ہوں اٹھ کر نماز پڑھنا اور افکاراٹ یہ ہیں سخت سردی کے زمانے میں اچھی طرح وضو کرنا جماعت کیلئے جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا طارق رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ محارب بن قبیاء صحابہ بن جصفہ سے ہیں صحابی ہیں ان سے جامع بن شداد اور ربیع خراش نے روایت کی ہے۔ تین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ مذکورہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہے بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے سیمان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے بلعی سے انھوں نے طارق بن عبد اللہ محارب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں جانب یا پیچھے یا پر کے پیچھے۔ اور جامع بن شداد نے روایت کی ہے کہ ہم میں ایک شخص مجھے ہنکا نام طارق بن عبد اللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہم لوگوں کی طرف ہوا اور ہمارے بازار میں ہوا میں اپنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا آپ کی سرخ شلوار پہنے ہوئے تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو بجات پا جاؤ گے اور ایک شخص آپ کے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونوں ٹخنوں سے اُسے (پتھر مارا کے) خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اسکی بات نہ ماننا یہ بڑا چھوٹا ہے میں نے پوچھا کہ کون ہے تو لوگوں نے کہا یہ عبد المطلب کی اولاد سے ہیں میں نے پوچھا وہ کون ہے جو انکو پتھر مارتا ہے تو لوگوں نے کہا وہ انکا چچا ابولہب ہے پھر پورا واقعہ ذکر کیا ابکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا طارق رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن مسعود۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے بدر کے دن قیدی گرفتار کئے تھے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابو لہب نے اور مالک بن خشم عوفی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کر کے لے آئیگا اسکو اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قتل کریگا اسکو اتنا ملیگا اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بھی ایسا کر سکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہیں کیا کہ ہم مسلمانوں کی محافظت کر رہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آجائے۔ تین تین کم ہیں اور آدمی بہت ہیں لہذا اگر آپ ان لوگوں کو جس قدر آپ نے وعدہ کیا ہے دیدیجئے تو اور لوگوں کو کچھ نہ ملیگا پھر آپس میں ان لوگوں نے یہ دو تردید شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یسٰ یٰ اُوٰلِکَ عَنِ الْاِنْقَالِ قُلِ الْاِنْقَالِ لِّلّٰہِ الرَّسُوْلِ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲ لے کہارات سے مراد وہ عبادتیں ہیں جو باعث عفو گناہ ہوں ۱۲

۱۳ طرکۃ ہیں چاند اور نہ ہند کو رخ سے خالص رخ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ میں کچھ خطوط سے خالص رخ اس حضرت نے کہیں اسماعیل نہیں فرمایا ۱۳

رسیدنا طارق رضی اللہ عنہ

ابن حاتم بن ابی رافع اپنے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ ابن حریج نے علیہ اللہ ابی یزید سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی یزید سے انھوں نے عبد الرحمن بن طارق سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں ایک مقام پر تشریف لیا کر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہو کر دعائیں پڑھتے تھے مسلمان عورتیں بھی آپ کے ساتھ دعائیں پڑھنے کو آتی تھیں۔ ابو عامر نے اور حنیف نے ابن حریج سے اس طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں مگر محمد بن بکر برشانی نے ابن حریج سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ عبد الرحمن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبد الرزاق نے جو ابن حریج سے روایت کی تو انھوں نے باپ کے عوض ماں سے روایت کرنا نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابن نمیر نے لکھا ہے۔

رسیدنا طارق رضی اللہ عنہ

ابن حاتم بن ابی رافع نے اپنے چچا بن ابی رباح سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن عیاد بن مقسم نے اپنی پوچھی سارہ بنت مقسم سے انھوں نے بیوہ بنت کریم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے میں اس دن اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درہ تھا جیسا کہ حلوان کے پاس رہتا ہے میں نے اعراب کو اور نیز ان لوگوں کو دیکھا اٹھتا اٹھتا کہ بیٹے ہیں پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ میں بیس عشرت میں شریک ہو چکا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس کو پہچان گئے پھر طارق بن قیس نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اسکے ثواب کا عوض میں دیتا ہے راوی کہتا ہے کہ اس کا ثواب کیا ہے طارق نے کہا میں اسکے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاد دو اٹھاں میں اپنا نیزہ ان کو دیا بعد ازاں میں نے انکے گھر کو گیا اور انکے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میری بی بی کو یہ سب ساتھ رکھتے تھے طارق نے کہا میں اسے رخصت کرونگا جب تک تم اور ہر مندو میں نے قسم کھائی کہ میں اسے نہ لوں گا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے طارق بن قیس کی ایک حدیث سند صفوان بن امیہ سے مروی ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حجازی ہیں اور صحابہ ہیں انکو شمار کیا ہے مگر میں انکا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا صحیح نہیں جانتا پھر اگر یہ مسلمان ہو گئے تو تابعی ہو گئے طارق بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں صفوان بن امیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک چادر چرائی تو اسکو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیش کیا حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے اسے معاف کر دیا حضرت نے فرمایا کہ اتو ابو ہریرہ کا شہ یہ معافی قبل اسکے ہوتی کہ تم اسکو میرے پاس لائے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ طارق بن قیس سے عطار اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن طارق نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے میں کلام ہی میں خیال کرتا ہوں

اسے طلب ہے کہ وہ درستی سے چلا ہے۔ میں عرب کے ہمارے میں دوسرے کی آداب کو طلب کرتے ہیں جس طرح ہمارے بیان اور میں کہتے ہیں کہ کھٹ پٹ لیتے ہوئے آ رہے تھے ۱۲

کہا کہ حدیث زین افتادہ کی بابت مرسل ہوگی۔

(سیدنا) طاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ۔ جاکب بن ہند بن ابی ہالہ کے اسدی بن نبی بن۔ ابو ہالہ کا نام بناش بن زرارہ بن وندان بن حبیب بن سلا بن غوی بن جبرہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ حلیف بن بنی عبد الدار بن فصی بن کلاب کے۔ والدہ انکی ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا بن۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے بعض فضلاء کا حاکم بنا کے بھیجا تھا۔ سلیمان بن عمرو نے اپنی سند سے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کے حاکم بنا کے بھیجا تھا اور حاکم بن حنیف اور خالد بن سعید بن ناصر سے اور طاہر بن ابی ہالہ سے اور شکاک بن ثور سے اور انکو خوش نصیب بنی ہاشم اور حبیب بن عبد مناف سے اور حکم دیا تھا کہ تم باہم مشفق ہو کے رہو اور لوگوں پر نرمی کریں سختی نہ کریں اور انکو خوش نصیب بنی ہاشم اور حبیب بن عبد مناف سے اور ہم بھی آئیں ہم انکی مخالفت نہ کریں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

بن قیس اور بعض لوگ انکو طرفہ بن قیس کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ پوری طرح طرفہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

باب لطا و الراد

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

والد بن تمیم کے۔ سعید قرظی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بن نبین جاشاہ صحابی بن یانین۔ احمد بن محمد انصاری نے ابو بکر خنی سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے سماک سے انھوں نے تمیم بن طرفہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنا راد بنا لیا تھا بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے اور رازی نے کہا ہے کہ سماک قبیلہ بن ہاشم سے ہے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ سید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ۔ انکی ناک واقعہ کلاب میں گئی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اس میں بونے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دیدی اس کو ثابت بن یزید نے ابو الاشہب سے روایت کیا ہے۔ ان کی ہایت اختلاف بیان

لیت ام المؤمنین خدیجہ کے پہلے شوہر کے مہلت سے نہ آئے نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہلت سے ۱۲

بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طریح (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عقبہ کینت انکی ابو اسماعیل ثقفی قبیلہ جاہلہ سے ہیں۔ محمد بن عوف نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اسماعیل بن طریح نے اپنے
دالہ سے روایت کی ہے کہ ابو سفیان نے انکے دادا سعید بن عقبہ کو غزوہ طلیح میں تیر مارا انکی آنکھ اس سے شہید ہو گئی پس یہ روایت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھ خدا کی راہ میں شہید ہو گئی حضرت نے فرمایا
اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں تمہاری آنکھ پھر تم کو بلجائے گی اور اگر چاہو تو جنت میں آنکھ لینا انہوں نے کہا میں جنت ہی میں لوں گا
انکے بیٹے اسماعیل نے اپنے والد طریح سے انہوں نے انکے دادا سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امیہ بن ابی صلت ثقفی کے
پاس گیا جب انکا انتقال ہو رہا تھا وہ بیہوش تھے پھر انکو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھ کر کہا میں تم دونوں کے پاس حاضر ہوں میں ابھی
تمہارے پاس آیا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طریف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان بن حارثہ بن فہم بن عبد بن انمار بن بشر بن عیمر بن اسد بن ربیعہ بن نزار عمیر بھائی ہیں خولید بن اسد کے۔ یہ طریف دنی
بشکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ یہ قول ہشام بن کلبی کا ہے۔

(سیدنا) طریفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجر۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے سیف بن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں جنکو حضرت ابو بکر صدیق نے فجاہ سلمی کے بابت لکھا تھا
جس کو حضرت ابو بکر صدیق نے آگ میں جلا یا طریفہ فجاہ کی تلاش میں گئے طریفہ اور انکے بھائی معن اور خالد بن ولید یہ سب ساتھ
میں تھے فجاہ کے ساتھ نجیبہ بن ابی امیہ بھی تھا پس نجیبہ اور طریفہ سے ملاقات ہو گئی دونوں باہم لڑتے نجیبہ بجاالت ارتداد مقتول ہوا
پھر طریفہ آگے بڑھے یہاں تک کہ فجاہ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبد اللہ بن عبد یلیل تھا طریفہ نے اسکو گرفتار کیا اور حضرت ابو بکر
کے پاس بھیجا جب فجاہ حضرت ابو بکر کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسکو آگ میں جلا دیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طعمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن سواد کے تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ ابو
اسحاق مستطی نے انکا تذکرہ صحابی میں لکھا ہے بعض لوگ انکو ابو طعمہ پشیر بن امیرق انصاری کہتے ہیں۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن امیرق
انصاری کی نسبت یہ کہنا شروع کیا کہ خالد بن معدان نے طعمہ بن امیرق انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا میں آپ کے آگے آگے چلا جا رہا تھا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بی بی سے بہت طلب ثواب

بمبستری کرے اسکی کیا فضیلت ہو حضرت نے فرمایا وہ دونوں بخشدیہ جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا اور کہا کہ ابو جہاد نے ایسا ہی لکھا ہے مگر طعمہ کے مسلمان ہونے میں کلام ہے۔

باب الطاء والفاء

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن کعب انصاری۔ انکا لقب کنے والد کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکی ماں طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھیں یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے انکا پرٹ پڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقا) انکو ابو لبتن کہتے تھے یہی انکا لقب ہو گیا۔ واقوسی اور جہانی نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے۔ انھوں نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ انکی والدہ سحیدہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہیں۔ یہ اور انکے بھائی عبیدہ اور حسین فرزندان حارث بدر اور احمد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر میں شہید ہوئے انکا حال انکے نام میں اللہ اللہ تعالیٰ بیان کیا جائیگا۔ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے شرمکامی بدر کے نام میں طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہے۔ وفات انکی سلسلہ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں سلسلہ میں۔ انکی اور انکے بھائی حسین کی وفات ایک سال میں ہوئی پلے طفیل کی وفات ہوئی انکے چار بیٹے بعد حسین کی وفات ہوئی انسے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ناز پڑھی۔ انکا تذکرہ تیزدان نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

جو یہ کہ بھیتے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پیش کی بابت روایت کی ہے۔ انکی حدیث شریک بن جابر نے اپنی خالہ ام عثمان سے انھوں نے طفیل سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ ہمیں ابو موسیٰ نے ابانہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الرجاہ احمد بن عبدالفریز قازن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طیب بن علی تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بن سعید نے اپنے والد سے

انہوں نے کبھی سے انہوں نے عوانہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہو جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہیں ہوئے تھے طفیل بن یزید حارثی نے جنگی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی کہا کہ ہاں یا امیر المؤمنین (مجھے معلوم ہو) مامون بن معاویہ کی کہانت و علم کا حال تو آپ کو معلوم ہی ہو اسکے پاس لوگوں کے سامنے عقاب آتے تھے اور اسکے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان میں شکر کرتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلان فلان بات بیان کرتے ہیں پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ انسانی تھا ہر توار کے دن وہ باہر نکلتا تھا ایک دن عقاب اسکے پاس آئے اور بول کر بیٹھے گئے دن پڑھے وہ باہر نکلا اور اُسے ایک حدیث دلائل نبوت کی ذکر کی اٹھا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقف - ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبدول بن مالک بن بخار انصار - خاندان بنی بخار سے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا انصار کے خاندان بنی بخار سے ہیں بیرعونہ کے دن طفیل بن سعد شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تیزون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث میں شریک تھے۔ اور بیرعونہ کے دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حارث بن سخرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن زہرہ زدی - کبھی انکو انکے دادا کی طرف منسوب کر کے طفیل بن سخرہ بھی کہتے ہیں وہ یہی ہیں یہ اخیافی بھائی ہیں حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے ان سب کی والدہ ام رومان ہیں انکے والد عبد اللہ کے بعد ام رومان سے حضرت ابو بکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خنیس نے کہا ہے کہ یہ قریشی ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ ازدی ہیں قریشی نہیں ہیں سہم بن عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہزار و غنا ان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حماد بن سلمہ نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے طفیل بن سخرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا اسکا گدڑ بیوی پر ہوا انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو ان لوگوں نے کہا ہم یہودی ہیں انہوں نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیز خدا کے بیٹے ہیں یہودیوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد جاہن پیر اسکا گدڑ انصاری پر ہوا انہوں نے پوچھا تم لوگ کون ہو ان لوگوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں انہوں نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح

سے حضرت کوہ سلیم تھا کہ صحابہ کی بہت فرک کی نہیں اور نہ صرف چاکے سب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا

خدا کے بیٹے ہیں ان لوگوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا پاپ اور گنہگاروں کو پس صحت جو انھوں نے اپنا خواب چاہے لوگوں سے
 بیان کیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد ثنا بیان کی
 بعد اسکے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے جسکو تم میں سے بعض لوگوں سے بیان بھی کیا ہے تم لوگ ایک انگلیسی کہا کرتے ہو کہ چھ
 حیا مانع ہوتی تھی کہ تم لو اس سے منع کروں تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہیں نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے اس حدیث کو
 سفیان اور شعبہ نے عبد الملک سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ طفیل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور محمد نے
 عبد الملک سے انھوں نے جاہلین سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث کا
 اور عبد اللہ کے بھائی حالانکہ حضرت عائشہ کی ماں کا کوئی لڑکا عبد اللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبد اللہ کے نام میں انشا اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے
 صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ اور عبد الرحمن کے بھائی تھے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے نام میں ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن
 کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی اوسی۔ لقب انکا ذوالنون تھا۔ امین ابو موسیٰ نے کثرت خبر دی وہ کہتے تھے میں
 ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ
 طفیل بن عمرو دوس بیان کرتے تھے کہ وہ کہے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہیں تھے پس انکے پاس قریش کے
 کچھ لوگ گئے طفیل شریف اور شانز اور ذہین شخص تھے انہے لوگوں نے کہا ای طفیل تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ شخص (ابن محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمارے یہاں ہے اسے ہمیں سخت مشکل میں ڈال دیا ہے اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اسکی باتیں بالکل
 باوجود کی طرح (مربع تاثیر) ہوتی ہیں وہ باتیں باپ بیٹے کے درمیان میں بھائی بھائی کے درمیان میں میان بی بی کے درمیان
 تفرق ڈالتی ہیں ہم تمہارے حق میں اور تمہاری قوم کے حق میں خون رکھتے ہیں (کہ کہیں تم اسکے پاس جاؤ اور وہ تمکو پھانسی لے
 لے گا تم اس سے بات نہ کرنا اور نہ اسکی بات سننا طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگوں نے اسقدر کہا کہ میں نے قطعی ارادہ کر لیا کہ اسکے بعد
 وہیں چھلکی کوئی بات نہ سمجھا اور نہ اسے بات کروں گا اور میں نے کان میں روٹی رکھ لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ابیر قصد انکے کوئی بات
 میں سن لوں پس سبکو میں کہہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی لنگے قریب
 جا کے کھڑا ہو گیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے انکی بات سنادی میں نے ایک نہایت عمدہ کلام افسے سنایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ

اللہ تعالیٰ ایک باور کا نام ہوا ہے جس میں اس شکل میں آتے تھے۔ ۱۲

اچھی بات زود اللہ میں شاعر ہوں عقلمند ہوں اچھی بڑی بات کو پہچانتا ہوں پھر میں کیوں نہ اس شخص کی تقریر سنوں جو باتیں اسکی
 اسکی اچھی ہوگی انکو قبول کر لوں گا جو بڑی ہوگی انکو ترک کر دوں گا پس میں (وہیں) خیرا پاپانگ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز ختم کر کے اپنے گھر لوٹے میں بھی آپکے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو میں آپکے سامنے گیا اور میں نے کہا اے محمد
 آپکی قوم نے مجھے ایسا ایسا کہا تھا (لہذا میں آپکی باتوں کے سننے سے بہت پرہیز کرتا رہا) مگر خدا نے مجھے آپکی باتیں سننا ہی دین
 میں نے سنا تو بہت ہی اچھی باتیں ہیں آپ مجھے اپنا دین بیان کیجئے حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن کو پڑھو
 مجھے سنایا واللہ میں نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل نہ سب کوئی دیکھا تھا پس میں اسلام لے آیا
 اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں بہت مانا جاتا ہوں اب میں لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤنگا تو آپس میں
 اسلام کی تعریف دوں گا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لئے (سجائی کی) کوئی نشانی مقرر کر دے جس سے مجھے دین کی طرف
 انکو دعوت دینے میں مدد ملے آپ نے فرمایا یا اللہ طہیقیل کیلئے کوئی نشانی بنا دے یہ کہتے تھے پھر میں اپنی قوم کی طرف چلا
 یہاں تک کہ جب میں اس مقام پر پہنچا جہاں سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھوں کے درمیان میں
 مثل چراغ کے پیدا ہو گئی یہ کہتے تھے (اسوقت) میں نے دعا کی کہ یا اللہ (اس لوز کو) کسی اور مقام میں پیدا کر دے کیونکہ
 مجھ خیال ہے کہ حالت موجودہ میں (کنارا اس لوز کو ایک قسم کا مسخ سمجھیں گے) بوجہ اسکے کہ میں انکے دین کو ترک کر دیا ہوں
 پس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑھے کے نوک میں اتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑھے میں اسطرح معلوم
 ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہو اور میں (اُس قندیل کو لے لے ہوں) انکی طرف پہاڑی کے اوپر سے اتر رہا ہوں
 جب میں اتر کے نیچے آ گیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے میں نے کہا مجھے الگ رہنا نہ میں تمھارا
 ہوں اور نہ تم میرے ہو میرے والد نے پوچھا کہ ار بیٹے یہ کیوں میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں میرے والد نے کہا
 لے میرے بیٹے جو تمھارا دین ہو وہی میرا بھی دین ہو (یہ کہئے) وہ بھی مسلمان ہوئے اسکے بعد میری بی بی میرے پاس آئیں
 انے بھی میں نے اسطرح (ڈانٹ کے) کہا اے یہی مسلمان ہو گئیں اور مجھے کہا کہ (میں تمھارے خیال سے مسلمان تو ہو گئی مگر)
 کیا ذی الشری نامی بت کے ناراض ہو جائے گا) میرے لئے کچھ خوف نہیں میں نے کہا نہیں میں اسکا ذمہ دار ہوں۔ اسکے بعد میں نے
 قبیلہ دوس کو (اسلام کی دعوت کی) مگر انھوں نے اسلام لانے میں تاخیر کی تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر لوٹ کے
 کہ گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگوں پر میرا کہنا اثر نہیں کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے) آپ
 اللہ سے انکے لئے بد دعا کیجئے اگر حضرت نے بقصدنا ہی رحمت بد دعا نہ فرمائی بلکہ) اپنے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی کی)
 طرف ہدایت کر دے پھر مجھ سے نجات ہو کر فرمایا) تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور انکے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے میں لوٹ کے

پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہیں مقیم رہا انکو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہاں تک کہ وہ (مسلمان ہو گئے اور) ہجرت ایک ہی سال کے
 علیہ وسلم کے پاس مدینہ پہنچ گئے اس درمیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر اور احد اور خندق کی لڑائیوں ختم کر چکے تھے اور ان کے
 میں باقی مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ اس وقت خیبر میں تھے خیبر کے مال
 قیمت میں آپ نے اور مسلمانوں کے ساتھ ہمارا حصہ بھی رکھا یا پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ اللہ نے
 مکہ آپ کے ہاتھ پر فتح کر دیا اسکے بعد میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تجھے ذی الکفین کی طرف بھیجے جو قبیلہ عمرو بن جمحہ کلبت ہے
 تاکہ میں اسکو جلد دوں چنانچہ (حضرت نے انکو اجازت دیدی) اور یہ وہاں گئے اسکا جلد تباہ تھی وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ
 مصر سے پڑھتے جاتے تھے یا ذوالکفین است من عبادک ہ میلادنا اقدم من میلادک ہ انا خشوت النار فی ذوالکف
 اسکے ابو طفیل پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مدینہ میں آپ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی وفات ہوئی پھر حبشہ اہل عرب مرتد ہوئے تو یہ مسلمانوں کے ہمراہ ان مرتدوں سے جدا کرنے کو چلے یہاں تک کہ قبیلہ
 نجد کے مرتدوں سے فراغت کی بعد اسکے پاس گئے (وہاں پہنچ کر) انہوں نے اپنے ساتھ والوں سے کہا کہ میں نے ایک خواب
 دیکھا ہے اسکی تعبیر بتاؤ میں نے دیکھا کہ میرا سر نڈا گیا ہے اور میرے منہ سے ایک پرنڈ نکل کے آگیا اور ایک عورت مجھے ملی اسے اپنی سرنگا
 میں بیچ ڈاغل کر لیا ہے اور میں نے اپنے بیٹے عمر کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کر رہا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد میں نے
 دیکھا کہ وہ رگ گیا انکے ساتھ والوں نے کہا بہت اچھا (خواب) ابو طفیل نے کہا میں نے اسکی تعبیر یہی ہے کہ سر کے مونڈے باٹے کا
 یہ مطلب ہے کہ سر کا نا جائیگا اور وہ پرنڈ جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہے اور وہ عورت جسے مجھے اپنی سرنگا میں ڈاغل کر لیا
 زمین ہے کہ وہ میرے لئے گھوڑی جائیگی اور میں اس میں چھپ جاؤنگا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رگ جانا اسکا مطلب میں یہ
 سمجھتا ہوں کہ وہ اس امر کی کوشش کرے گا کہ جو مصیبت مجھے پہنچی اسکو بھی پھونچے چنانچہ (ایسا ہی واقعہ ہوا) طفیل جنگ یرامہ
 میں شہید ہوئے اور انکے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہو گئے مگر چنگے پھر جناب یرامہ میں بعد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
 عنہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خنسا۔ بدر میں شریک تھے۔ انکا ذکر لوگ کرتے ہیں مگر انکی کوئی روایت ملو نہیں۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے
 موسیٰ بن عقبہ سے از روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے انلوگون کے نام میں جو انصار کے خاندان خرسج
 غزوہ بدر میں شریک تھے طفیل بن مالک بن خنسا کا نام بھی لکھا ہے۔ ابن ابو جعفر عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے
 اسی ذوالکفین میں تیرے پویشہ والوں میں نہیں ہوں میری پیدائش تیری پیدائش سے ہی پہلے کی ہے۔ میں نے آگ تیرے دل میں بھری ہے۔

نعمان کا ذکر نسب میں بالکل غلط ہے یہ دونوں چچا زاد بھائی ہیں ان دونوں کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا یکے بعد دیگرے ذکر کاٹی بدر میں ان دونوں آدمیوں کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کرنا جو ہم نے بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلثوم نے بھی ان دونوں کو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کی طرح غلطی سے بیان کیا ہے واللہ اعلم

باب الطاء واللام

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابو المنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل عجم میں اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل فارس ہیں اور عرب میں سب سے زیادہ بدنسب یہ قبیلہ ہے (یعنی قبیلہ بھر) انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن البراء بن عمیر بن ویرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سہری بن سلمہ بن انیف بلوی (انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اسوقت میں کہیں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے ہاتھوں کو جو متھے تھے اور کہتے تھے یا رسول اللہ مجھے آپ جو چاہیے حکم دیجئے میں کبھی آنکی نافرمانی نہ کرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ نے فرمایا جاؤ اپنے کافر باپ کو قتل کر دو یہ پچھے پھر کے چلے تاکہ تعمیل کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکو بلا لیا اور ان سے) فرمایا میں قطع قرابت کے لئے نہیں بھیجا گیا باپ کے قتل کرنے کا حکم میں نے محض امتحان دیا تھا اسکی تمہیں مقصود نہیں ہے؟ میں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحیم بن مطرف روایتی یعنی ابو سفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انھوں نے عروہ سے روایت کر کے بیان کیا عبد الرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حنین بن دوح سے

سے مطالب یہ ہے کہ اہل عجم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام لایا کرتے تھے ان میں اہل فارس نے اسلام کے برکات زیادہ حاصل کئے اہل فارس سے غالباً حضرت سلمان فارسی یا اور جو لوگ اسوقت اسلام لائے تھے مراد ہوں اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے مہاجرین کے ساتھ خاص نہ کریں تو یہی ممکن ہے کہ فارس میں بڑے بڑے ائمہ فقہاء و محدثین گذرے جسے دین کی بڑی خدمت ہوئی اہل عرب حنیفہ امام بخاری امام مسلم سب فارس ہی کے تھے۔

روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) میں مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عبادت کو تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر اپنے فرمایا کہ میں طلحہ بن براء کی موت کے آثار دیکھتا ہوں جب انکا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں انکے جنازے کی نماز پڑھوں اور اسی رات کو انتقال ہو تو اسی وقت مجھے بلا لینا (دفن میں) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی لاش کو اس کے گھر میں رہنا نہ چاہیے روایت ہے کہ رات ہی کی وقت انکی وفات ہوئی (نزع کی وقت) انھوں نے کہا کہ مجھے (جلد) دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ میں انکے لئے یہودیوں کا خوف رکھتا ہوں کہ میں ایسا نہ کہ میری وجہ سے (رات کی وقت آنے میں ان دشمنوں سے) انکو کچھ گزند نہ پہنچ جائے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی گئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر پر کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو انکو دیکھ کر مسکرا کے اور وہ تجھکو دیکھ کر مسکرائیں (مطلب یہ کہ تو انکے خوش ہو وہ تجھے نہیں طلحہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زندگی میں بھی) انکے لئے بہت اچھی دعا مانگی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدر داسلمی۔ انکا نسب انکے والد سلامہ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ معمر بن سلیمان اور شیب لے لیف بن ابی سلیم سے انھوں نے عبد الملک بن ابی حدر سے انھوں نے انکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا گزر یہودیوں پر ہوا تو انھوں نے یہ باتیں کہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ نئے چاند کو دیکھ کر (چھوٹ ٹوٹ ٹوٹ یہ کہیں کہ وودن کا ہے حالانکہ وہ ایک ہی نکا ہوگا ابو عمر نے پہلی حدیث کو نہیں ذکر کیا اسکے ہم معنی حدیث طفیل بن عبد اللہ بن سنجہ کے نام میں گزر چکی ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن صمہ بن سحی بن سعید بن سہل کہہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن صمہ بن سحی بن سعید بن سہل کے اصحاب سے تھے اور ابن ابی حاتم رازی نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن عبد الرحمن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبد اللہ اور عبد الملک بن جابر بن عقیقہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو۔

صحابہ کے عشق کامل کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکو تھا یہیں سے یہ ماننا ہے کون مسلمان ایسا ہوگا جو ہر رجان سے اپنی نازہ پڑھانے کی خواہش نہ کرے اور انکی نازہ کی بابت خاص طور پر وعدہ ایزدی تھا کہ وہ شخص بخشید جائیگا جسکی آپ نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان صلوات مسکن لیم اور حضرت طلحہ پر اپنی محبت اتنی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروا نہ کی اور آپ ہی کے امام کا خیال کیا۔

ابن سعید بن عمرو بن مرہ بنی - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ابن کعبی کا قول ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

عبد الملک بھائی ہیں۔ انکا ذکر سعید قرظی نے لکھا ہے اور انھوں نے سحر بن سلیمان سے انھوں نے لیث سے انھوں نے عبد الملک سے انھوں نے اپنے ایک بھائی سے جنکا نام طلحہ تھا روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا گزریہ بود کے ایک کردہ پر ہوا تو میں نے کہا کہ اسے گزریہ بود تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیز خدا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے کہا ای گزریہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد چاہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا میں تم سے منع کیا تو اب تم ایسا نہ کرنا انکا ذکر ابو ہریرہ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا کہ یہ غلط ہے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر بنی سے روایت کیا ہے ابن ماجہ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث اور آپ کی ہے کہ انھوں نے کہا ابن مسدد پر اس میں اس حدیث کو طلحہ بن ابی طالب کے نام سے لکھا ہے جیسا کہ اوپر بیان آوا۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ملقب بہ طلحہ الخیر وطلحہ الیقاض

ابن خبیب اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن نہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کنیت انکی ابو جحیم قرظی تھی ہیں۔ انکی والدہ صحابہ بنت عبد المطلب بن مالک بن نضر ہیں۔ یہ طلحہ الخیر وطلحہ الیقاض کے لقب سے مشہور ہیں سابقین الی الاسلام میں سے ہیں۔ انکو حضرت ابو بکر صلیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابو بکر ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لگائے تھے۔ جب حضرت ابو بکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونوں کو پکڑ کے ایک سی میں باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابو بکر اور طلحہ کو قرظین کہتے ہیں قبیلہ بنی تمیم نے ان دونوں کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش میں سب سے زیادہ سنگدل تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس شخص نے ان دونوں کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبد المطلب کا بھائی اُس نے ان کو واسطے باندھا تھا کہ یہ ناز چھوڑ دیں اور اپنا دین ترک کر دیں مگر ان دونوں نے اسکو قبول نہ کیا پس کیا ایک اُس نے کیا دیکھا کہ یہ دونوں کھائے پئے ہیں اور ناز پڑھتے ہیں جب طلحہ اور زبیر دونوں مسلمان ہو چکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے کہ میں ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کے اور ابو ایوب انصاری کے درمیان مواخات کرادی۔

یہ طلحہ ان حسن آدمیوں میں ہیں جنکے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہے اور اصحاب شوری میں بھی تھے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے کیونکہ یہ (اس وقت) ہشام میں تھے وہاں سے اس وقت لوٹے جبے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت سے واپس آئے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں ان کو کوئی تھے جنکو حضرت عمر بنی اللہ نے اپنے بعد خلافت کیلئے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان میں سے کوئی شخص شریک نہ ہو کر لیا جائے۔

(بدر کی غنیمتوں) اپنا حصہ لگایا کہ کہا حضرت نے فرمایا انھیں حصہ بیگا پھر انھوں نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا انھیں ثواب بھی
 یا بیگا بعض لوگوں نے بیان کیا کہ یہ ملک شام میں اغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں (انہیں) بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انھیں شام کے حالات دریافت کر کے لے بھاٹھا اور لنگ ہزار سعید بن زید بھی تھے پھر وہ دونوں (وہاں کے حالات دریافت کر کے) مدینہ
 واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے اُحد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک
 رہے اور بیت الرضوان میں بھی شریک ہوئے احد کے دن ان سے بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے انھوں نے اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کیلئے پس بنایا تھا انھوں نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا انکی ایک نگلی بھی بیکار ہو گئی تھی اور ان کے سر پر تلوار بھی پڑنی انھوں نے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اپنی پشت پر سوار کر کے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرضا صفہانی نے اجازت اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عامر تک خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے سیرت دادا سے انھوں نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کر کے خبر دی
 کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجہ کے دن طلحہ الخیر لکھ کر پکارا اور غزوہ تبوک میں طلحہ الفیاض فرمایا اور عین کے دن طلحہ الجوفی فرمایا
 ہمیں ابراہیم بن محمد بن ہرمان شان وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سیبہ شیح نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکر نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یحییٰ بن عبادہ بن عبد اللہ بن زبیر سے انھوں نے اپنے والد سے
 انھوں نے ان کے دادا عبد اللہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت زبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے
 دن دوزخ میں پہنچے تھے لہذا (انکی گرائی کے سبب) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے اپنے بھائی اور ان کے
 پیر لکھ کر پہاڑ پر چڑھنے سے حضرت زبیر سے کہتے تھے میں نے (اس وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر)
 واجب کر لیا نیز ابو عیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابو سعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد الرحمن بن منصور غزالی نے جنکانام انصاری نے
 بن علقمہ لشکری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونوں کاناؤں نے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو کہ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسایہ ہو گئے۔ ہمیں ابو بکر محمد شاد بن عمرو عیصر
 ہناس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالجاسل محمد بن ابی غالب بن طلحہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقائم یعنی جلال غزالی بن علی بن احمد
 بن حسین انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر خلعق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن محمد بنغوی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلوات
 بن دینار نے ابو یوسف سے انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 انھیں کسی شہید کو ہانا ہونا کہنے کی عوامی شکل کا ہونا وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عمیر نے خبر دی ہے

اپنی سند سے ابو اعلیٰ سے انھوں نے کرب سے روایت کر کے بیان کیا اور دیکھتے تھے ہم سے یونس بن بکر نے طلحہ بن یحییٰ سے انھوں نے موسیٰ و عیسیٰ فرزدان حضرت طلحہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتبے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ کون تھی انجیہ کون ہوا اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اُس نے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اُس نے پوچھا پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا پھر اُس کے منہ سے نکل کر میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھتا تھا کہ من تھی انجیہ کون ہوا اعرابی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا دیکھو من تھی انجیہ یہ ہے۔

حضرت طلحہ جنگ جمل میں شہید ہوئے اس حال میں کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کر رہے تھے رضی اللہ عنہما بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی نے انکو (علیؑ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح نے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جنکو سکر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فرمایا اور کسی صحت میں جاکے بیٹھ رہے ہونے ایک تیر لکے پیر میں لگ گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیر لکے گلے میں لگا تھا غرض (اسی تیر کے زخم سے) دقات پانی سے جرم وان بن حکم نے دلا تھا۔ عبدالرحمن بن ممدی نے حاد بن زید سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا۔

ندامت الکسفی لسا شریعت رضی بنی جسم بر غمی

(اور اس شعر کے بعد کہا یا اللہ عثمان کا عوض مجھے لے لے یا تاک کہ تو لاشی ہو جائے یہ انھوں نے صرف اس سبب کہا کہ وہ حضرت

سے یہ آیت قرآنی کا ایک ٹکڑا اور اللہ جل شانہ نے مومنوں کے حال میں فرمایا ہے نعم من نفسی نجرہ ونعم من ینظر یعنی ان میں بیٹے لوگ وہ ہیں جو اپنی نذر جو انھوں نے خدا سے کی تھی پوری کر چکے اور بعض لوگ منتظر ہیں ۱۲

۱۳ ترجمہ میں دیسای نادم ہوا جیسے کسی نادم ہوا تھا وہ جگہ میں نہ آیا بنی جرم (یعنی مخالفین حضرت عثمان کی خوش رکھنے کی تدبیر کی کسی ایک شخص تھا جس نے ایک درخت پر درختیں کیا تھا جسکی لکڑی کے تیر بنے ہیں جب وہ درخت اس قابل ہو گیا تو اس سے تیر بنایا اور دشمنار کیلئے کیلئے چلاوات ہو گئی رات ہی میں اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہذا اُس نے یہ حکم دیا کہ شکار بھاگ گیا تو اُسے نہایت غصہ آیا اور اُسے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہے پس وہ بہت ایشیاں ہوا کہ میں نے اپنی کمان توڑی اس شخص کی ندامت عرب میں دڑ بامشغل ہو گئی تھی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت غر مند و نادم ہوتا تو کہتا کہ میں دیسای نادم ہوا تھا حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل کے موافق بیان کر رہے ہیں کہ میں نے کون کون حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیوں ان کے مخالفوں کی تائید کی تھی حضرت طلحہ کا یہ خیال تھا کہ یہ لڑائی حل کی جو باہم مسلمانوں میں پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہے کہ ہم نے حضرت عثمان کی تدرہ کی اور انکی خلافت کو جو حسد کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بے قدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال ان کو بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی کیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے (مخالفت اور انکے پیشانی ہانسنے کی خبر پونچھی تو فرمایا کہ اس وقت مجھے چار آدمیوں کے مخالفت کی خبر بد سنائی گئی تھی سب سے زیادہ بار عیب اور سختی طلحہ بن اور سب سے زیادہ بہادر زبیر بن اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہیں اور سب سے زیادہ مالدار علی بن ابیہین (یعنی چاروں میں سے مخالف ہو گئے) مگر واللہ انہوں نے مجھ میں کوئی عیب نہیں نکلا۔ میں (انکے نزدیک) مال دینا کا حریص ہوں اور نہ ہوا میں نفسانی کامیاب ہوں بلکہ وہ مجھے اس حق کو طلب کرتے ہیں جبکہ انہوں نے خود چھوڑ دیا اور اس شخص نے ان کا قصاص مانگتے ہیں جس کو انہوں نے

سے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی انہر خلافت میں بعض بعض صحابہ انکے مخالف تھے اور انہر اعتراض کیا کرتے تھے، مخالفت و اعتراض و بیان کا یہاں کہ ماؤ اللہ شیعوں کو روکے جس طرح ایک مصلحت نہایت نیک تھی یہ کسی دوسرے عام کو نصیحت کیوں اس مخالفت و اعتراض کی تاثر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی نسبت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بارے میں اللہ تعالیٰ قائل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بہتر تھے معصوم تھے لیکن اگر حق تعالیٰ جن کے بعد کسی فرشتے کو نجات کیلئے آسمان سے بھیجتا حضرت جبریل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر اولیٰ کو دیکھتے ہیں تو ہر کوئی عورت شرمناک ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ہوا آتی ہے تو ہمیں تاریک معلوم ہوتی ہے مگر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہو جاتا ہے ہر تار کی روشنی رہ جاتی ہے اس وقت میں شب ہوا کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا۔ لوگ جو امام شمار کئے جاتے تھے انکا تذکرہ ہی نہیں خواص کی کیفیت کھلے کہ انہیں ذیضہ ہی دو چار ضرور ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسی روشن اور نور خلافت کے بعد حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت میں آئے تو انکی عقلیں صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہو گئیں وہ اس بیخالی روشنی کے عادی ہوئے تھے۔ جو شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت میں دنیاوی اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت میں بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اس روشنی کی کمی کو حضرت عثمان کی سوا تیسری پر عمل کر کے اپنی ستر میں ہوتے تھے اور بعض بعض لوگ نہایت سخت اور سخت الفاظ میں انکو نصیحت کرتے تھے اگرچہ حضرت عثمان کے سبب کو قدر نہایت تمام ہو گئی اور جو لوگ اسے مخالف کہتے تھے بہت چھٹا لے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انہیں لوگوں میں تھے ۱۱

اسے مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھے قصاص طلب کرتے ہیں ان حضرات کو باعث قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم میں ان حضرات نے کوئی ایسی بات کی ہوگی جس سے حضرت عثمان کے قاتلین کا جو صلہ بڑھایا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے انکی نادانستگی نہیں مانتیں حضرت عثمان کو کہہ تاہم نہ ملگنی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر اعتراض دیکھ کر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھتے ہوں کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کر دیں گے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور یہ حضرات ہماری حمایت کر کے ہمیں قصاص سے بچالیں گے ہر حال اس عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگوں نے شہید کیا یا وہ انکی مرضی یا حکم سے شہید کئے گئے۔ یا ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تاہم بھی نہ ملی ہو بلکہ کسی غلامی کے باعث حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انکی طرف سے نہیں مانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت عثمان سے نہاد ہے کہ یہ خیال تھا ۱۲

نور گراہا بیشک انھوں نے خود اس کام کو کیا ہے لیکن سابقہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کر نہیں میں بھی انکا شریک تھا مگر قتل عثمان پر میں راضی
 نہ تھا قتل عثمان کا گناہ ہوا انھیں لوگوں پر تو ان لوگوں نے مجھ سے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور مجھکو اچھی طرح جاننا بھی نہیں کہ انکو میرا ظلم اور زبرد
 لہجہ معلوم ہوتا ہے میں خدا کی حجت پر جو اپنے اوپر قائم ہے اور خدا کے علم پر جو ان کے متعلق ہے، قناعت کرتا ہوں اور میں باوجود ان سب باتوں کے
 انھیں بلاؤنگا اور اسے محذرت کرونگا اگر وہ قبول کر لیں (تو بہتر ہے) تو یہ بھی قبول کر لیجائی تو پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسکی طرف رجوع
 کیا جائے اور اگر یہ لوگ میرا عند قبول نکرینگے تو پھر انھیں تلوار کی بارگاہ (کامزہ چکھا) دو لگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اچھے فتنے کو کافی ہے۔
 حضرت علی سے یہ بھی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر ان لوگوں میں ہیں جنکے حق میں اللہ نے یہ آیت نازل
 فرمائی ہے **وَنَزَّلْنَا مَائِدًا مِّنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ** من علیٰ سررہم مقابلیں۔

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہے: وہ کہ مردان بن حکم نے انھیں ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے میں لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ)
 جب لوگ زخم کا منہ بند کرتے تھے تو پیر پھیل جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ میرا خدا کا بھیجا ہوا ہے
 چنانچہ اسی زخم سے انتقال کیا مردان بنے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب میں آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لوں گا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ
 میں نے تمہارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلا میں مدفون ہوئے واقعہ جل ۱۰ جمادی الآخر ۳۳ھ میں ہوا تھا اس وقت
 حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہیں چوٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت
 تھے (سر میں) بال بہت تھے بال نہ بہت پیدا کرتے نہ بالکل سیدھے (بالوں کی) پیدائی کو (خضاب سے) تیار کرتے تھے رنگ سفید تھا بال
 لہرخی میاں تھے کچھ کم تھے سینہ جوڑا تھا شانے چورس تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) اور
 پڑگوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے ٹہنی پونچھنے لگا اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات
 پچھرتا شاق ہے کہ میں تجھکو آسمان سے تاروں کے پتے خاک آلودہ دیکھوں پھر فرمایا کہ ای اللہ میں اپنے بڑے ارادہ اور بڑے کام سے
 تیرے ساتھ شکایت کرتا ہوں پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائی رحمت کی اور فرمایا کہ کاش میں اس (واقعہ ہانکاہ سے) بیس برس پہلے مر گیا
 ہوتا اور وہ اور انکے ساتھی بہت رونے حضرت علی نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سنا۔

لہ دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہر باوجود کچھ خدا ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بدلنے مخالفین کی

نسبت نہ سے نہ نکالا بلکہ انکو عالم اسکے حوالہ کر دیا ۱۱۱

۱۱ ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکال دیئے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بھائی بنکے تھوڑے پریشانی کے حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
 کے باہمی تعلقات اور انکے دونوں سفائی کا کچھ نمونہ یہاں سے معلوم ہو سکتا ہے کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہتا ہے جو حضرت رضی اللہ عنہم کی نسبت فرمایا

فقی کان یدرینہ النبی من صدیقہ اذا ما ہوا متعنی وینجدہ الفقر

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ نے انہیں رحم کر کے سقیان بن عبید اللہ کے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار دیناری خیرات کرتے تھے داقمی نے بیان کیا ہے کہ دانی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہے یہی درہم فارس کا وزن ہے جو بلیہ کے نام سے مشہور ہے۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زیاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں میری قبر دوسری جگہ ہنا دیکھ پانی بہت تکلیف دینا، اسی طرح پھر دوبارہ انہیں خواب میں دیکھا عرض متواتر میں بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ لوگوں نے جاسکے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے لایا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا پس لوگوں نے اس قبر کو انکو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کا فور کو دیکھ رہا ہوں جو انکی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا اسی طرح بالکل تیز آیا تھا صرف انکے بالوں میں کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے ایک گھرا پوچھا کہ گھروں میں سے دس ہزار درہم میں مول لیکے انکو اس میں دفن کیا۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقادر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب بن انصر نے اجازت بخشی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن نفوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابو عثمان انجدالی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سویب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی وطلحہ زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کی غیبت نہ کرنا پس حضرت سائب نے اور انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ بائیں تیرے خلاف مرضی ہوں جو یہ کہہ رہا ہے تو اس پر یہی آنکھوں کے ساتھ کوئی بلا نازل فرما۔ اور اسکو لوگوں کیلئے باعث عبرت بنا۔ (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگوں کے جمع کو چرتی ہوئی آئی اور اس نے اس شخص کو اپنے قبو چھین سے پکڑ لیا اور وہ انٹوں کے درمیان میں رکھ کر پیس ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گیا (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کی پتھری کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ اے اللہ اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن غلام بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحہ الخیر تھا جس طرح ان طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحہ الخیر تھا جو عشر بیشرہ میں سے ہیں اس سبب سے لوگوں کو بہت اشتباہ ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہیں سب سے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی واما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس دو ایک ایسے شخص تھے کہ ہاتھ دیکھ کر انکو دوسرے کے نزدیک لجاتی تھی اور زبیری انکو درگتھی تھی طلب یہ ہے کہ جب انکے پاس روپے ہوتا تھا تو اپنے دوستوں سے ملنے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپے ہوتا تھا تو خود صاحب حاجت ہوتے تو کس کے پاس نہ جاتے ۱۲

کہ توجہ تھائے لے (دیا) نہیں ہے کہ رسول اللہ کو کبھی دعا نہ دے (جائزہ) کہ انکی بی بیوں سے انکے بعد نکاح کر دے ۱۳

کہ انھوں نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہ سے میں نکاح کر دینا بعض مفسرین سے غلطی ہوئی
اور انھوں نے بے فائدہ لیا کہ یہ واقعہ ان طلحہ بن عبید اللہ کا ہے جو عیشہ سے ہمیشہ میں چلے انھوں نے ان طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ لکھا
اور نسب بھی تمیمی قرظی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی بھی ہیں (لذا انھیں اشتباہ ہو گیا)۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس
قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ انصاری الاوسی ثم من بنی تمیم۔ احمد بن شریب سے اور غزوة یامسین شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے
لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام طلحہ لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

کیفیت انکی ابو عقیل سلی ہیں۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ
طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طلیاسی نے سلام بن مسکین سے انھوں نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے (اور کہا ہے) جن کے والد
(یعنی طلحہ) صحابی تھے۔ (ان کا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔)

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نقری۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ طلحہ بیٹے محمد مالک ہاشمی کے جن کا نام طلحہ بن عبید اللہ تھا بعض لوگ انکو طلحہ بن عمرو
نقری بھی کہتے ہیں بنی لیش کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ابن ابویاسرین بہتہ اللہ دقاق نے اپنی سنن
سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث
نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے ایسے بیان کیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہتے تھے میں مدینہ گیا اور میں
وہاں کسی کو پہچانتا تھا لہذا میں صفہ میں ایک شخص کے پاس فروکش ہوا ہم دونوں آدمیوں کو (کھانے کیلئے) روزانہ ایک چھو ہائے
مٹتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ میں سے
سرخ کیا کہ یا رسول اللہ چہ ہارون نے ہمارے پیٹ میں آگ لگا دی اور طلق کٹ گیا ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہر پر چڑھے
گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ میں فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میرا ہوتا تو ضرور میں دیتا (لہذا جو طاقا تو اسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو
کہ تقریباً یہاں سے کہ لوگ (بیسے عیش و عشرت کا زمانہ) ہا میں گئے کہ شام کو بڑی بڑی قبیلین (لذنیکان کے) انکے سلسلے لگاوا
جاہن گئے اور کپڑے ایسے پہنوں گے جیسے کعبہ کی پرشمش یہ طلحہ کہتے تھے پھر میں اور میرا وہ ساتھی اٹھا رہے دن تک اسن حلال میں رہے

سید احمد اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ایمان تھا جو میں نے ہر روز پڑھا کرتے تھے ۱۲

کہ ہمیں سو اگھوں کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہاں تک کہ ہم اپنے انعامی بھائیوں کے پاس گئے تو انھوں نے ہماری خوب
بھائی کی (اب ہکو معلوم ہوا کہ) وہی چھوہارے بہتر تھے کعبہ کی پوشش اُس زمانے میں سفید تھی میں سے اسکے سے
پڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریا بن ابی زائدہ اور سلمہ بن علقمہ نے وارد سے روایت کیا ہے۔ اسکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خزاعی - ام جریر کے غلام ہیں - بصرہ میں رہتے تھے - ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند سے ابن
ابی عاصم سے کہہ دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی زکریا
سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میری والدہ بیان کرتی تھیں کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب میں سے انتقال
ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا ہے پوچھا گیا کہ اور ام جریر ہم تمہیں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص اہل عرب میں سے مر جاتا ہے
تو تمہیں بڑا سخت رنج ہوتا ہے انھوں نے کہا میں نے اپنے مولیٰ یعنی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کے ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ اہل عرب ہلاک ہو جائیں - اسکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن جابر سلمی - اسے اگلے بیٹے محمد نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
جتنور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں صرف اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے آپ کے ہمراہ جہاد میں
جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا جاؤ اسکی خدمت کرو تمکو وہاں
جنت لجا ئیگی - اسکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضیلہ - ابو بکر بن ابی علی نے اسکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے انھوں نے اور زاعی سے انھوں نے ابو عبد
دربان سلیمان بن عبد الملک سے انھوں نے قاسم بن مخیرہ سے انھوں نے طلحہ بن لقیہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں اللہ مجھے
اس سال ہجر کا حساب لگایا جس میں میں آئی کروں مجھے نہ لگے انکا کلمہ نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکا فضل طلب کرو -
اس حدیث کو ابو الہذیرہ اور محمد بن کثیر نے اور زاعی سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن فضیلہ سے
مروی ہے اور ابن فضیلہ کا نام ان لوگوں نے نہیں لیا - ابن مندہ نے اسکا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جبکا نام معلوم نہیں
(صرف کنیت معلوم ہے) اسکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

اور وقادی و ابن اسحاق نے (یہ بھی) کیا ہے۔ طلب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور انکا شمار نیکو کار صحابہ میں تھا۔ اور زبیر بن بکوار نے کہا ہے کہ
حضرت طلیب بہاجرین اولین میں سے تھے۔ اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور غزوات اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بڑے
میں شہید ہوئے انکی کوئی اولاد نہ تھی اور (انہیں پھر کیا موقوف آئندہ چلے) نسل بالکل منتقطع ہو گئی اور اب کو زبیر نے بیان کیا ہے۔ عبد بن قیس
کے نسل کا آخری شخص عبد اوقاد کا کوئی وارث نہ تھا۔ ابدا عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمرو بن زبیر کو
مال دلایا گیا اور چاہتے کہ ان دونوں کا نسب قسی تک پہنچا تھا۔ اور یہ دونوں (باعتبار نسب) برابر تھے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت طلیب
وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا۔ اور بعض نے سعد بن وقاص کو کہا ہے۔ انکا مذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
(سیدنا) **طلیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن نوفل بن نضال بن اشتر بن حجو ان بن قعقس بن طریف بن عمر بن سعید بن حارث بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن
معدہ بن ایاس بن مستر۔ اسدی قبیلہ عرب کے بہادروں میں تھے اور (یہ تھے) کہ بمقابلہ ہزار ہزار کے شمار کئے جاتے تھے
واقعی نے بیان کیا ہے کہ سلسلہ ہجری میں جو وقت اسد بن خزیمہ کا وفد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس میں طلیب بن
خویلد بھی تھے (اور وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ
یا رسول اللہ! لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ اس بات کی شہادت دین کہ وہیں ہر کوئی مسجد سوا اللہ کے اور آپ
اوسکے بندہ ہیں اور اوسکے رسول ہیں۔ (پھر اہل لوگوں نے بطور احسان جمانے کے کہا) کہ اپنے (کوئی داعی) ہمارے یہاں نہیں
بھیجا (ہم خود آئے ہیں) اور اب ہم اپنے باقی ماندہ لوگوں کیلئے (داعی بھیجئے) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی میںون علیک
ان اسلووا انہ۔ پس جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانت (ہی) میں طلیب نے نبوت کا دعویٰ کیا لہذا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں ازور اسدی کو مع ان لوگوں کے جنہوں نے اُسکے ساتھ جانا چاہا طلیب کے پاس بھیجا تاکہ اُسے مقابلہ کریں
اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی (اس درمیان میں) طلیب کا معاملہ اور بڑھ گیا اور دونوں ہم عبد قیس اور بنو عطفان
نے بھی انکی اطاعت کرنی طلیب کہنے لگے کہ جبریل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہیں پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خالد بن ولید کو
شامہ کی طرف بھیجا اور انہوں نے طلیب سے نواحی سمیرا و نیزا خہ میں مقابلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے اسکا پاس ثابت بن ارقم و عکاشہ
بن محقق کو بھیجا ایک کو طلیب نے قتل کر دیا اور ایک کو طلیب کے بھائی نے طلیب کے ساتھ عین بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو
طلیب کے پاس عین بن حصن آئے اور کہا کہ جبریل تمہارے پاس آئے تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں آئے پھر عین نے دوبار
مسلحہ ہادی آیت کا مطلب اتر ہی۔ وہ آپ پر اپنے مسلمان ہر ہائیکا احسان کئے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے اور اپنے مسلمان ہو جائیکا احسان نہ رکھو بلکہ
یہ اللہ احسان تمہارے اور میرے لئے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔

یہی سوال کیا طلحہ ہر تعبیر ہی کتہ بہت نہیں آئے۔ تو عینہ نے کہا بیشک آپ جو جبرئیل۔ نہایت حال میں چھوڑ دیا جس میں آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی طلحہ نے کہا کہ اب اپنے عزت کی حمایت میں لڑو باقی دین آئین کوئی چیز نہیں جب طلحہ نے جنگ میں شاکست کمانی تو لا آئی شام میں چلے گئے اور نبیؐ بننے کے پاس قیام کیا یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہو گئی اسکے بعد حضرت عمر بن خطابؓ کے خلافت میں احرام کی نیت کر کے چلے (اشنائی راہ میں مدینہ اتر کر حضرت عمرؓ سے بھی ملے) تو اسی نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ تمہیں نے ان دونوں ٹکڑوں یعنی شامرت بن ارقم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا طلحہ نے عرض کیا ہاں یہ تصور مجھے ہوا۔ مگر میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا مرتبہ بڑھا دیا (کہ شہید ہے) اور شکر ہے کہ ان دونوں کے ہاتھ سے مجھ کو ذلیل و خوار نہ کیا (اور اب میں معافی مانگتا ہوں) لوگ عدوت کے بغیر مسالحت بھی کرتے ہیں اور وقت میں طلحہ نے اسلام کو خوب سچے دل سے قبول کر لیا اور اسی نے بمقام قادسیہ زار سس کی لڑائی میں بڑے بڑے کار نمایان ہوئے حضرت عمرؓ نے نعان بن مقرن کو خط میں لکھا تھا کہ لڑائی میں طلحہ و عمر بن سعدی کرب کو شریک کر لو اور ان دونوں سے لڑائی کے کاموں میں مشورہ (بھی) لیا کرو۔ اور کوئی دوسرا کام ان دونوں کے سپرد نہ کرو۔ ہر مرتبہ دھڑکا لے انکا تذکرہ ابو عمر و ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

دیلی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار صحابہ میں ہے (مگر) مجھ کو انکی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ انصاری۔ یہ قول موسیٰ بن عقبہ کا تھا اور انکا دوسرے نام طلحہ بیان کیا گیا ہے اور طاحہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

(سیدنا) طلیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن ایسہ بن عبد غنم سنان۔ یہ اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفہ القلوب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکے سوا میں اسکا کچھ حال نہیں جانتا۔

باب الطاء والہاء والیاء

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر نہدی۔ سلمہ ہجریوں جبکہ اکثر عرب کے دفد آئے یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے۔ لیث بن ابی سلیم نے جبہ عربیہ پہنے خدیفہ بن یان سے روایت کی ہے کہ جب عرب اسکے دفد و حوٹلدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو طہفہ بن زبیر نہدی کھڑے ہو گئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

ہم آپ کے پاس تہامہ کے منہ تالی مقام سے سخت لکڑی کے بجاؤ دن پر سوار ہو کے آئے ہیں (ہم اسے بیان محنت سالی کی یہ حالت ہو کہ) ہم رفیق ابرہہ سے پانی بہنے کی خواہش رکھتے ہیں اور گھاس اکھاڑ (کر کھا) تے ہیں جہاں ابراہیم یا بہین پانی کی آرزو ہوتی جو ہم بہت دور سے آئے ہیں زمین ہمارے بیان کی بہت سخت ہو چشمہ خشک ہوئے اور سبزی نہیں رہی دختوں کے پتے گر گئے گھاس خشک ہو گئی مویشی مر گئے تری باقی نہیں رہی یا رسول اللہ ہم بت پیشی اور ظلم سے بیزار ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہیں ہم دعوت اسلام اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہیں جب تک دریا کی روانی اور پہاڑوں کا قیام ہو (ہم دین پر قائم رہینگے) ہاں ہمارے پاس کچھ مویشی ہیں جو کھانے کو نہیں پاتے دودھ نہیں دیتے چرتے کینکے بیچے جاتے ہیں گرد دھو لائے نہیں مگنا سخت قحط ہیں آگے نہ چارہ پاتے ہیں نہ دودھ دیتے ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ انکے دودھ اور دودھ کے ظرفوں میں برکت دے اور انکے مویشی کے چرواہوں کو مالدار کر دے انکے بھلے پکارتے انکے لئے چشمہ جاری کر دے اور یا اللہ انکی اولاد میں برکت دے (سنو) جو شخص نماز پڑھیں گا وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور جو زکوٰۃ دے گا وہ نیکو کار ہوگا اور جو خوش نصیب والا اللہ کی شہادت دے گا وہ مخلص ہوگا ایسی ہی ہمنوع کے گو گو شرک کی باتیں چھوڑو نہ زکوٰۃ میں کوتاہی کرو نہ نماز میں غفلت کرو۔ ایسا تذکرہ ابو عمر نے اسی جگہ لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لہیہ کے نام میں بغیر طاہر و یاسی مشدود۔ انکا ذکر ہفتاد اللہ تعالیٰ و بان ہی آئے گا۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس غفاری۔ بعض نے انکا نام طہفہ بیان کیا ہو۔ یہ اہل صفہ میں سے ہیں لنگہ نام میں بہت سے اختلافات و اضطرابات ہوئے ہیں ہمیں عبد الوہاب بن زبیر اللہ اپنے اسناد سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ اپنی والد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی ایہم نے بیان کیا اور انھوں نے ہشام و شعوانی سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے سندیش بن طہفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (یکرتہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے بارہ میں (لوگوں سے) فرمایا کہ انکے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی علی حساب باقت ایک کو اپنے ساتھ لے گیا کوئی دو کو یہاں تک کہ پانچ آدمی باقی رہ گئے۔ ہمیں میں بھی تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ نائیشہ کے گھر چلو ہیں ہم سب آپ کے ہمراہ حضرت نائیشہ کے در دولت میں جا ہونچے اور آنحضرت نے نائیشہ سے فرمایا کہ ہلو گو کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ ہا گوشت سے آئین ہم سب نے کھایا۔ پھر آپ نے (دوبارہ) فرمایا اور نائیشہ (بکہ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آئین تو پھر ہلوگوں نے کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا اے نائیشہ (اب) ہم سب کو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عائشہ ایک بڑے برتن میں پانی لائیں تو صحابہ نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پالہ لائیں اس میں دودھ تھا تو ہم سبوں نے اس کو بھی پیا (جب اکل و شرب سے نایغ ہوئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کا

سارے صحابہ نے اس کا نام دیا جو خیرا و نیک و وہی و غیرہ سے بتایا جاتا ہے۔

جی چلتے تو (بہین) آرام کر دودہ مسجد میں چلے جاؤ کہ ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد میں جاتے ہیں (پس مسجد میں آکر سو رہا) صبح کو میں چھوٹ کر اہل
 چٹا ہوا تھا کہ ایک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آ کر اپنے پیر سے ٹھکڑا ہوا اور کہتا ہے کہ اس ہیئت سے سونا لے کر کونا پسند ہو میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا
 تھا حضرت علیؑ نے اس کو دیکھا ہے ایسا ہی اس کو ابراہیم بن عثمان اور خالد بن حارث اور ساف بن ہشام اور وہب بن جریدہ نے ہشام سے روایت
 کیا ہے اور ایسا ہی اس کو ازاعی اور شبان اور موسیٰ بن خلف اور یحییٰ بن عبد العزیز اور ابو اسماعیل قاسم نے بھی سے انھوں نے ابو طلحہ سے روایت
 کیا ہے۔ اور اس کو حارث بن عبد الرحمن نے ابو سلمہ سے انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن خلف سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس کو ابو عثری
 نے ازاعی سے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے حارث سے انھوں نے قیس بن بلنہ سے انھوں نے اپنے
 باپ سے روایت کیا ہے اور اس کو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطاء سے انھوں نے نعیم الحمر سے انھوں نے ابو طلحہ سے انھوں نے
 اپنے والد سے روایت کیا ہے اور سلمہ بن علی نے روایت کی ہے زین بن داقدی سے انھوں نے عبد العزیز بن عبد اللہ سے انھوں نے
 محمد بن عمرو بن عطاء سے انھوں نے نعیم الحمر سے انھوں نے اپنے باپ سے اور اس کو نعیم الحمر نے ابن ہانہ غفاری سے بھی
 روایت کیا ہے اور ابو ذر سے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کو ابن ابی ذبیب نے حارث بن عبد الرحمن سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے
 عبد اللہ بن طلحہ سے روایت کیا ہے اس میں اور بہت سا اختلاف ہے اور حدیث ایک ہی ہے۔ ان کا تذکرہ بھی
 بیہون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض نے ان کا نام ذکر ان بیان کیا ہے اور بعض اس کے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہے شریک نے
 خطاب بن سائب سے روایت کی ہے انھوں نے کہ میرے والد نے جی ہشام کیلئے (کچھ صدقہ کی) وصیت کی۔ تو میں ابو جعفر کوفی سے
 آیا اور انکو اس وصیت کی خبر دی تو مجھ کو قبیلہ بنی ہاشم کی ایک بوڑھی عورت کے پاس بھیجا یا کہ جو کرے آدھب میں وہاں پہنچا
 تو اس عورت نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی نے جبکہ نام طلحہ تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہے کہ مجھے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ امی لہان صدقہ میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کیلئے اور غلاموں کے لئے بھی وہی
 حکم ہے جو انکے مالک کیلئے ہے۔ اسکا تذکرہ بیہون نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے اور انھوں نے اپنے
 والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انکا ایک غلام تھا جسکو لوگ لہان یا ذکوان کہتے تھے اسکے بعض حصہ کو میری دادا نے
 آزاد کر دیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر اسکی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے (اسی قدر) آزاد کر نیسے
 آزاد ہو گیا مگر وہ جو مالک کی خدمت کرتا ہے ابو عمر نے اس حدیث کو ان لہان کے احوال میں
 بیان کیا ہے جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے (اس اختلاف میں) ابو عمر کا قول حق معلوم ہوتا ہے کیلئے کہ

اسی حدیث سے (اولاً) یہ بات ظاہر ہوئی کہ کبھی غیر کے غلام تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمین دوسرے یہ بات کہ انکے آزاد کرنا اسماعیل بن امیہ کے دادا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے۔ ابن مندہ نے چونکہ دونوں حدیثوں میں طہمان و ذکوان کا نام دیکھا لہذا ان پر اشتباہ ہو گیا۔ والد علم بالصواب۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

سعد بن عاصم کے غلام تھے۔ بعض نے انکا نام (بھی) ذکوان بیان کیا ہے انکی حدیث اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید نے اپنے دادا سے انھوں نے انکی دادی سے روایت کی ہے کہ انکا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان کہتے تھے اسکے نصف حصہ کو ان لوگوں نے آزاد کر دیا تھا۔ اور اسی حدیث کو مروی بیان کیا ہے انکا ذکر ذکوان کے نام میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہیمانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر ہندی۔ یہ شہر بصری میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے بعض نے انکا نام طہیمانہ بیان کیا ہے انکا ذکر طہیمانہ کے تذکرہ میں پوری طرح سے گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو یوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ دارمی۔ ابرہہ کے بھائی اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اپنے انکا نام عبد الرحمن رکھ دیا۔ زیاد بن نایر بن زیاد بن ابی ہند دارمی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے ابو ہند سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یعنی قیس بن اوس اور اس کے بھائی نعیم بن اوس اور یزید بن قیس اور ابو ہند بن عبد اللہ جن سے یہ حدیث مروی ہے اور ابو ہند کے بھائی طہیب بن عبد اللہ جنکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھ دیا تھا۔ اور ذقان بن نعمان ہیں ہم سب نے اسلام قبول کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ ہم لوگوں کیلئے ملک شام کو زمین کا کوئی حصہ مرحمت ہو۔ تو آپ نے (منظور فرما کر) زمین دیدی اور لکھ بھی دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ طہیب بن براء ابو ہند دارمی کے اخیالی بھائی تھے ذقان کے لوگوں میں تھے اور انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھ دیا تھا۔ اور انکا ذکر سوانہ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

حرف الطاء

(سیدنا) طالم (رضی اللہ عنہ)

ابن ساریق بن صبح بن کنان بن عمرو بن عدی بن فایق بن حارث بن عتبک بن کنینہ بن صغیرہ ازوی ہیں۔ بعض نے انکے والد کا

نام سراق کہا ہے۔ اسباب بن ابی صغره کے والد پنے کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اس کو بلبراتی وغیرہ نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ اس جگہ ابو جریج اور یوسی نے لکھا ہے۔ اور ترمذیوں نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انصار اللہ تعالیٰ پھر وہاں پرا عادیہ کیا جائیگا۔

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سفیان بن جندل بن یحییٰ بن حلیس بن نقاشہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کنالی ویلی کنیت انکی ابواسود
ہو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں انکا ذکر ابن شہین نے صحابہ میں کیا ہے اور ابن شہین نے قاسم بن یزید سے انھوں نے سفیان سے
انھوں نے بکیر بن عطار ایشی سے انھوں نے ابواسود دیلی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کینت میں (حجۃ الوداع میں اسوقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات میں تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمت میں
آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر ادا کیا جاتا ہے تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ پکار کر کہو (تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان
کر دیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ جو شخص لوین تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات میں آگیا (گویا) اہل حج اسکا پورا ہو گیا۔ ابن شہین
نے اس حدیث کو اسے سند سے بیان کیا ہے مگر یہ سند غلط ہے اور اسکو شعبہ نے بکیر سے انھوں نے عبد الرحمن بن یحییٰ سے روایت
کیا ہے اور اسکو سفیان سے بہت سے لوگوں نے اسے سند کے ساتھ بیان کیا ہے یہی صحیح ہے اسلئے کہ ابواسود کا (بیان یہاں کوئی دخل نہیں
اور عبد الرزاق نے ابن جریر سے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان بن شہم سے روایت کی ہے کہ محمد بن خلف نے بھگو خبر دی کہ ابواسود
فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسوقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت لوگوں کو بیعت کر رہے تھے (مگر یہ سننے
غلط ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیم نے ابن جریر سے انھوں نے ابن شہم سے انھوں نے محمد بن اسود سے (ابن) روایت کیا ہے اور ان
ابا اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کینت میں اسوقت حاضر ہوئے کہ بیعت کے لئے تھے۔ پس یہ بات یہ
ہوئی کہ راوی سے لکھتے ہیں (ابا) کا (ن) چھوٹ گیا پس اسکو پڑھنے میں (ابا) لیا۔ جس کا مطلب یہ ہو گیا کہ اسود کے
والد درحقیقت اسود کے والد کو بیان پر راوی ہونے میں کوئی دخل نہیں ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ بلکہ مشہور تابعی ہیں حضرت
علی کے شاگردوں میں تھے تو انھوں نے بصرہ کا عامل بنا دیا تھا۔ یہ وہ نہیں جنھوں نے پہلے پہلے عام نحو کو ادا کیا ہے شعر بہت
اچھے کہتے تھے اور حاضر جواب تھے انکے حالات مشہور ہیں انکے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہیں ان کا تذکرہ
ابو یوسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اسدی یہ زمانہ رقت میں بیکہ طلیحہ اسدی نے دعویٰ کیا تھا اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انھیں نے طلیحہ سے ہاتھ
کہ تو (نبی نہیں ہے) بلکہ فقط ایک کاہن ہے (اسلئے کہ) تو اپنے کلام میں کبھی جھوٹا ہوتا ہے اور کبھی سچا اور نبی ہمیشہ اپنے کلام میں

بھی ہوتے ہیں جو خبریے ہیں اور اسکے خلاف نہیں ہوتا۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **طہیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ۔ انکا امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ اور لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے

طہیان سے سوید نے جنگ کربلا میں حدیث بیان کی ہے اسکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے (یہ) بیان کیا ہے کہ طہیان بن عمارہ

کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے جیسا کہ اسنے بعض متاخرین نے نقل کیا ہے حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ طہیان نے

حضرت علی سے انہیں کے قول کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) **طہیان** (رضی اللہ عنہ)

ابن کدارہ۔ بعض نے خود انہیں کا نام کہادہ بیان کیا ہے کینس بن جناب نے عطار خراسانی انہوں نے طہیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی

علیہ وسلم نے مجھے (یہ) فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتیں (باقی رہنے والی نہیں ہیں عنقریب) سب زائل ہو جائیں گی۔ ابو عمر نے ایک شریک طہیل

حاشیہ میں اسکو اہل حدیث سے بیان کیا ہے۔ یہ کہا ہے کہ طہیان بن کدارہ یا دی یا ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے

تھے اور آپ نے اونکو ایک ٹکڑے میں معافی دیدیا تھا اسی کے بارہ میں طہیان کے یہ اشعار ہیں۔

واشہد بالبيت العتيق وبالصفاد شہادہ من احسانہ متنسبل

بانك حمو لہ نیا مبارک وئی امین صا دق القول مرسل

(سیدنا) **طہیر** (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عدی بن یزید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن جراح بن عمرو۔ عمر کا دوسرا نام بنیت ہو وہ بیٹے ہیں مالک بن

اوس کے۔ انصار میں ہیں۔ اوس ہی میں (بیعت) عقبہ ثانیہ وغزوہ بدر میں شریک تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے

اور حرورہ نے کہا ہے کہ اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن ثباب سے (یوں) روایت کیا ہے کہ وہ عقبہ میں شریک تھے اور ابو عمر نے (یہ) کہا ہے

کہ جنگ بدر میں شریک نہ تھے (ہاں) غزوہ احد اور غزوات اسکے بعد ہوئے ہیں اور میں شریک تھے۔ یہ طہیان رافع بن

خدیج کے چچا ہیں اور اسید بن طہیر کے والد ہیں۔ ہمیں بن محمود اور ابو یاسر بن جہ نے اپنے اپنے سندوں سے سلم بن حجاج تک خبر دی انہوں

نے کہا کہ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابو موسیٰ یعنی شہادت نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ حضرت یحییٰ بن عمر نے بیان

کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ازہری نے ابو جاسی سے رافع بن خدیج کے مالک سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے بیان کیا کہ

سے ترجمہ میں کہ اور کہ مسفا کی قسم کھا کر شہادت دینا اور ہفت شہادت اوس شخص کے جسکی راست بازی و بھلائی لوگوں میں مسلم ہو۔ اس بات کی

کہ آپ تعریف کے لگے ہیں دینا کیلئے مبارک ہیں۔ با و لا یمن امانت دار ہیں اپنے رسول میں پتے ہیں (خدا کے) رسول ہیں۔

انھوں نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور (کہا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام کو منع کر دیا جو ہمارے لیے آسان تھا مین نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انھوں نے کہا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حق ہے (وہ یہی ہے) کہ اپنے منہ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے زمین کو کیوں آباد کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو تھائی پہر یا کچھ دستق (ہیما نہ کا نام ہے) خریدا جو کا ستر کر کے (کسانوں کو) دیدیتے ہیں تو اپنے فریاد کو (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کبیتی کر دیا اور سکوڑا رہنے دو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا)  (رضی اللہ عنہما)

ابن سنان اسدی - انکا شمار اہل حجاز میں ہی غینیہ بن عاصم بن سعد بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے انھوں نے اپنے والد نقادہ سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا کہ میں اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور میں آپ کو نہیں پہچانتا تھا تو اپنے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہے تو میں نے اپنا نسب سے عرض کر دیا۔ آپ نے مجھ کو اسلام کی طرف رغبت دلانی تو میں نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس فلان فلان قسم کا مال ہے آپ مجھے اسکی زکوٰۃ وصول کر لین تو آپ نے وصول کر لیا پس میں ہی نے اول اول قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوٰۃ لدا کی۔ اس کے بعد (پھر) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تمنا ہے کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرمادیں (کہ میں ادنیٰ تمہیں کر دوں) تو آپ نے فرمایا (جاؤ) میرے لئے ایک اونٹنی خرید لو جو شیردار ہو سواری میں پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اسکی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ دے پس میں وہاں سے رغبت ہو کر آیا (اور پہلے میں نے) اپنی اونٹنیوں میں تلاش کیا مگر اس صفت کی اونٹنی مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو اپنے چچا زویا جانی جگہ لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہیں اونھیں کے اونٹنیوں میں پایا۔ پس اسکو لیکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہو کر اسکو دودھ دو جسے لگ۔ یہاں تک اس کے برتن بھر گیا اس کے بعد آپ نے مجھ کو پلایا پھر میں نے (اس کے تھن کی طرف) لڑکھایا تو وہی بھرے ہوئے تھے میں نے چاہا کہ دوسروں آپ سے فرمایا کہ (اب) چھوڑو شاید کوئی دودھ کا طالب آجائے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس میں اور جس شخص کے اس کو دیا ہو اس میں برکت مرحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق میں ہوئی اس لئے کہ میں اس اونٹنی کو اونھیں کی اونٹنیوں سے لایا تھا تو گویا دے والے وہی ہے (لہذا میں اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انیولے کو بھی اس دعا میں شریک فرمایا تو آپ نے دوسری فرمایا کہ ای خدا اس کے مال میں بھی برکت دے جو اسکو لایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن نقادہ کے نام لکھیف کر دی ہے اور انکو سعد بن نقادہ دال کے ساتھ حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام میں اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اسی سند کیساتھ سعد بن نقادہ کے ساتھ لکھا ہے۔

حرف العین باب العین الف

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

حوطیب بن عبد العزی کے غلام تھے۔ کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے اس آیت ^۱ **ومن الناس یسری نفسہ ابتعا** رضیات اللہ کے تفسیر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت ضہیب اور عمار اور انکی والدہ سمیہ اور انکے لڑکے پاس اور بلال اور بنائب اور عابس غلام حوطیب بن عبد العزی کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو (طرح طرح کی) ایذا میں گناہ پونچات تھے۔ مگر تکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر غطفانی۔ عبد الرحمن بن عابس کے والد ہیں یہ صحابی ہیں عمر بن ثابت نے عبد الرحمن بن عابس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچا زاد) بھائیوں میں جب بہتر علی ہیں اور چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں اسکو کرمانی بن عمرو نے عمر بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنے اپنی سندوں سے ابویسی زبیدی تک خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے سجاویہ نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے عابس بن ربیعہ سے روایت کی ہے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہو کر یہ فرما رہے تھے کہ میں تیرا بوسہ لیتا ہوں اور (اسکو بھی) خوب جانتا ہوں کہ تو ایک بہتر ہے اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوں نہ دیکھتا تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہے۔

سیدنا عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس خفاری بعض نے (اسکا برعکس) کہا ہے یعنی عابس بن عابس۔ یہ کوفہ میں جا کر رہے تھے انہی ابو امامہ باہلی اور حکیم کنڈی اور زادان یعنی ابو عمر نے روایت کی ہے اور یزید بن ہارون نے شریک سے انھوں نے عثمان بن عیسر سے انھوں نے زادان یعنی ابو عمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمر کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ زادان نے انکا نام عابس یا عابس تبلیا تھا (اور سوقتین) طاغون کیوجہ سے بہت سے مسلمان ترمیم آدیوں میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی میں اپنی جانوں کو بیع ڈالا ہے (کہ لوگ ان پر ایذا میں پونچاتے ہیں اگر وہ اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتے)

لوگ بھاگ رہے تھے تو جس نے نین باریہ کہا کہ اے طاعون مجھ کو لیلے تو ادن سے حکیم کنڈی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا آخر
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ناکام ہو کر کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے جس نے کہا کہ میں نے (بھی) تو سنا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چھوڑو تم تو میں موت کی طرف جلدی کرو (اول یہ) کہ جب یونوں کی حکومت ہو (دوم یہ) کہ جب
یح و ثلثین زیادہ ضرور طہنے لگیں (سوم یہ) کہ جب حکام کی بیعت ہو لگے (چہارم یہ) کہ جب جان کا تلف کر دینا آسان سمجھا جائے
(پنجم یہ) کہ جب قطع رحم ہونے لگے (ششم یہ) کہ جب ایسے حاکم کی صحبت میں رہنا پڑے جس کو لوگوں کے فتوحی دینے کیلئے مقرر کیا ہو
اور وہ ادن سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عازب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی - انصاری - انکا (پورا نسب) انکے لڑکے کے برابر کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ بہن ابو فضل یعنی عبداللہ بن احمد
خطیب نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو بکر بن بدمان علوانی نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو محمد یعنی حسن بن علی بن محمد
جوہری نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو بکر بن مالک نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے خبر دی انھوں نے
کہا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا ہم سے عمر بن محمد ابو سعید نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے
اسحاق سے انھوں نے برابر ابن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر نے (میرے والد) عازب ایک کجاو ایترو درہم
میں خرید لیا اللہ (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے ہر اسے کہو کہ اس کجاو کو میرے گھر تک پہنچاؤ میں تو میرے والد نے
کہا کہ میں ہرگز برا کوئی نہیں کوئی بھائی یا ناک کہ آپ نے یہ بیان کر کے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) چلے
اور آپ انکے ہمراہ تھے تو آپ نے کہا کہ اس طرح کیا حضرت ابو بکر نے کہا ہم (مکہ سے چل کر تین دن غار ثور میں تشریف لائے
بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ جب ٹھیکہ دوپہر کا
وقت ہوا تو میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں سایہ نظر آئے تو وہاں جا کے ٹھہر میں پس بجا ایک میری نظر ایک پتھر کی پٹان (پر پڑی
میں اُسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اُسکے نیچے سایہ تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اُس مقام کو صاف کر دیا اسکے بعد
انھوں نے پورا واقعہ (مہینہ تک پہنچنے کا) بیان یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق یعنی عبداللہ بن عثمان کے تذکرہ میں انشا اللہ
تعالیٰ آئے گی۔ انکا تذکرہ ابن منذر اور ابولیسع نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عوف بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زنتین
جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انھوں نے عرض کیا میرا نام عاص ہے آنحضرت نے فرمایا

کہ مجھے تیرا اور تمہارا کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی میرے حملے کو سنبھال) میں ابن فلح ہوں اسی وجہ سے سلاقہ نے مذراہی بھی
 کہ اگر اللہ تعالیٰ عاصم کے سر پر مجھے قابو دیکھا تو اس میں شراب ہو گئی جب عاصم رجیع کے دن غمید ہوئے تو قریش نے
 انکی سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو سلاقہ کے ہاتھ فروخت کر میں پس اللہ تعالیٰ نے دیرینے بھڑون کو
 انکی حفاظت کے لئے بھیجا وہ شل سا بان کے اُنپر گھیرے رہیں اور قریش کے قاصدوں سے ان بھڑون نے عاصم کی حفاظت کی
 اور انکو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آگئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑیں اڑ جائیں گی اسوقت ہم اپنا کام کرینگے مگر رات کو خدا کی
 تعالیٰ نے مینہ برسایا اور سیلاب انکی لاش کو بہا لے گیا پھر پتہ نہ لگا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ
 کہ وہ کسی مشرک کو نہ لکھے اور نہ انکو کوئی مشرک مس کرے پس خدا نے انکی حفاظت بعد موت کے (دبر) یعنی بھڑکی ذریعہ کی
 لہذا انکا نام خمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھر (ناز فخر میں) فوت فرمایا جس میں رعل اور ذکوان اور بنی ہاشم
 لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے نبویان کے جو ہیں یہ اشعار کہے۔

لحمی لقد شابت ہذیل بن مردک احادیث کانت فی حبیب و عاصم
 احادیث یحمان صلوا بقیہم دلچان و کالون شربہم سدا لکم

ان کا تہ کر دینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور انکا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک۔ بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابولنصر بن مالک لائے
 اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بن حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں بہت
 باعزت تھے ہیں۔ یہ قول عدوی کا ہے پھر عدوی نے کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ عاصم بیٹے بن عبد اللہ بن قیس کے اور
 قیس وہی ابوجبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہیں اور انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عاصم جنگ احد میں شریک تھے
 ابن دلباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمرو پر استدراک کر نیکیے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

جستی۔ زرعة مشقری کے غلام ہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عاصم کو مستغفری نے بیان کیا ہے اور
 ابو عبد اللہ بن سعد نے انکا تذکرہ ان اصرام کے بیان میں لکھا ہے جنگا نام حضرت زرعة رکھا تھا اور یہ زرعة عاصم علی
 کے مالک ہیں۔

سے تریہ تم اپنی جان کی قبیلہ ذیل بن ہرکھہ نبی اور عاصم کے واقعات خوب یاد کرتے ہیں اور یوں انھوں نے قبیلہ کی جہلم اور ناشائستہ حرکات پر اسکا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حدرہ اور بعض نے ابن حدرہ کا نام بیان کیا ہے سعید بن بشر نے قادیان سے انھوں نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حدرہ کے بیان گئے پس انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کبھی کوئی زبان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی سند لکھتے تھے اور نہ آپ نے کبھی خوان پر لکھا یا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن شامت حمانی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے انکے بیٹے شیب بن عاصم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم۔ امین ابو موسیٰ نے تحریراً خبر دی ہے انھوں نے کہا امین اسمعیل بن فضل بن احسان نے خبر دی انھوں نے کہا امین ابوظاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی انھوں نے کہا امین ابوبکر بن مفری نے خبر دی انھوں نے کہا امین ابویعلیٰ موصلی نے اپنی سند میں خبر دی انھوں نے کہا ہم سے عمر بن ضحاک بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہما سب سے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہما سے ایک عزیز نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج میں خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپ نے فرمایا شہوتھا سے مال اور تمھاری جان (پیشہ الیسی) تم پر حرام ہیں جیسے کہ اس شہر میں اور آج کے دن۔ جان لو۔ میری وفات کے بعد مجھے خبر ہو چکی کہ تم پھر کافر بن کر ایک دوسری کی گردن آپس میں مارنے لگے۔ سو حاضر کو چاہئے کہ جو غائب ہو اسکو خبر ہو چکا ہے کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہاں ملوں۔ یا اللہ تو گواہ اور یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اور اسی سے مروی ہے ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شو اللہ عزوجل سے (اس وقت) مزدلفہ میں جس قدر لوگ جمع ہیں ان پر نظر عنایت فرمائی ہے پس انہیں سے نیکوں کو قبول کر لیا اور نیکوں کی سفارش بدون کے حق میں قبول فرما کر ان سے بھی درگزر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی مدینہ میں سکونت پذیر تھے بشرح بن بنات نے ہشام بن نبیب سے انھوں نے بشر بن عاصم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے پاس کسی کو بھیجا تاکہ انکو (صدقہ تحصیل کرنے کے لیے) عامل بنا کر کہیں بھیجیں مگر انھوں نے نہ عامل ہوئے سے انکا کیا اور کہا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائیگا اور دوزخ کے پل پکھڑا کیا جائیگا بعد اسکے اللہ تعالیٰ پل کو حکم دیگا وہ
 لوگوں کو پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی دستگیری فرما کر اپنی رحمت سے اسکو دونا ثواب دیگا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اسکے
 لئے پھٹ جائیگا اور وہ دوزخ کے تعزین جو بقدر شہرہ اس کی مسافت ہوگا لگایا جائیگا اس طرح حشر بن بنی اسرائیل نے اسکو روایت کیا ہے مگر اور
 لوگوں نے اپنی روایت میں عن ابیہ نہیں کہا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اسکی حدیث صحیح نہیں۔ ابن مندہ نے
 انکا تذکرہ قائم کر کے کہا ہے کہ عاصم ابوبشر۔ اور ابو موسیٰ نے انکی تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابو ذر کہہ لیا ہے ابن مندہ نے۔ اپنے دادا پر اسکا تذکرہ کیا
 لئے انکا ذکر کیا ہے حالانکہ انکا تذکرہ انکے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہے جو ابو موسیٰ نے لکھا ابن مندہ کو اپنے دادا پر اسکا تذکرہ کیا
 چاہئے تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن جہد بن عجلان بن حارث بن ضبیہ بن حرام بن جبل بن عمر بن دوم بن ذبیان بن مہم بن ذہل بن علی البلوی۔ یہ عاصم
 انصاری کے نانا ان اس کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ نبی عجمی بن زید کے حلیف تھے۔ اور انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور بعض
 لوگوں نے ابو عمر بیان کی ہے اور معن بن عدی کے بھائی ہیں اور نبی عجلان کے سردار تھے یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور
 کل غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بنی ہذیل نے انکو نہیں شریک تھے کیونکہ
 حضرت نے انکو مقام روح سے واپس کر کے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بنا کے بھیجا تھا اسکو محمد بن اسحاق ادنا بن شہاب نے بیان کیا ہے
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ (مال غنیمت میں) لگایا تھا اور اجرا خروی کا بھی انکو اُسیدوار کیا تھا اور یہی ہیں جنہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غویر عجلان کے بابت سوال کیا تھا اُسپر قصہ لعان نازل ہوا اور یہ ابو بداح بن عاصم کے والد ہیں
 ہیں انوقت عاصم بعیش بن صاقر بن علی نقیہ نے اپنی سن سے ابو عبد الرحمن نسائی تک خردی وہ کہتے تھے میں صدیق بن علی نے خردی
 وہ کہتے تھے ہم سے بھی نے بیان کیا انہوں نے ابو بداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خردا ہون کو (مکہ میں غاکے) شب باشی کرینکی اجازت دیدی تھی اور یہ کہ وہ قرانی لڑنے کی دی کہ میں اور
 اسکے بعد وائے دو دن کی ایک ہی دن میں کر لین۔ انہوں نے شکستہ جبری میں وفات پائی اور ایک سو پندرہ برس زندہ رہے
 اور بعض لوگوں نے انکی عمر ایک سو بیس برس کی بیان کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عکرمزنی انصاری۔ پہ قبیلہ بنو عوف بن خریج کے جو نانا ان انصاری سے ہیں حلیف تھے انکا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے
 ان صحابہ کے ذکر میں جو جنگ بدر اور احد میں شریک تھے لکھا ہے۔ یہ پطبری کا قول ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ میں نے انکو

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب غدافی قریشی۔ انکی ماں جمیلہ بنت ثابت بن ابی اقلح بن انکانام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے انکانام جمیلہ رکھا اور بعض لوگوں نے کہا ہر کہ جمیلہ عامر بن ثابت کی بیٹی تھیں ہن نہ تھیں یہ عامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے انکی والدہ نے حضرت ابو بکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہاں انکی لاپائیکہ دعویٰ لیکے والد (حضرت عمر) پر داکر کیا اسوقت انکی عمر چار برس کی تھی اور جن کا بیان ہر کہ آٹھ برس کی تھی اور حضرت عمر نے عامر کی والدہ کو جب طلاق دیدی تو یزید بن جابر انھامری انکو اپنے نکاح میں لائے اور عبد الرحمن بن زید کے بھی وہ والدہ ہوئیں پس وہ عامر کے علاقہ بھالی ٹھہرے اور عامر دراز قیرا اور فریبہ شخص سے چھانچہ بعض لوگوں نے کہا ہر کہ انکا ایک ہاتھ اور دیکے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے انکی کنیت ابو عمر جو شہسبیری میں اپنے بھائی عبد اللہ کی وفات کے پہلے انتقال کیا انکے بھائی عبد اللہ نے انکے مرثیہ میں یہ شعر کہا ۔

ولیت المنايا من خلفنا ما
فشنا جميعا اذ هم بيننا معاً

اور عامر شاعر تھے بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتیں شعر میں بے ارادہ نکل جاتی ہن ہر عامر بن خطاب کے عامر بن عبد العزیز کے نام سے (یعنی عمر بن عبد العزیز کی والدہ) ام عامر بیٹی تھیں عامر بن عمر بن خطاب کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خالد بن حرام بن اسد بن دویعہ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد بناتہ بن کننتہ کنانی لیشی۔ انکے بیٹے ان سے روایت کر کے کہتے ہن کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور انکے رسول کے غضب سے پناہ مانگتے تھے میں نے انکے کہا کہ تم لوگ پناہ کیوں مانگے ہو انھوں نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت آپر جو میرے دھڑ سے کسی کو اٹھا لیا ہے اور (اسپر بھی) ہو کسی کے اٹھانے سے اٹھ جائی۔ میری امت کی خرابی فلان شخص کے سبب ست ہوگی جسکے سر میں بہت فریبہ ہن انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ثابت بن اعمان بن ایبہ بن امر القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الفساری۔ جن کا ہند میں شریک تھے

صلت دعویٰ کرنے کی وہ رہے تھی کہ حضرت عمر نے انکو طلاق دیدی تھی اور عامر کو ان سے علیحدہ کر لیا تھا ۱۱

۱۲ کاشکے موت میں عامر کو حضور جاتین ہ جس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اکٹھا لجا تین۔

محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے اس کو بیان کیا اور جنگ احد میں شہر کیساتھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عاقل (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر بن عبد یالیل بن ناسب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناف بن کثامہ کنانی لہی۔ یہ نبی زادہ عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ اور انکے بھائی عامر اور خالد اور ایاس فرزند ان کے پسر سب کے سب جنگ بدر میں شہید تھے۔ اور عاقل جنگ بدر میں شہید ہو گئے۔ مالک بن زبیر حبشی نے انکو شہید کیا اور اسوقت انکی عمر ۳۷ برس کی تھی اور اپنے انکا نام غافل نے کہ پشیمان تھا جب مسلمان ہونے تو زور دل سے سہیل اللہ تعالیٰ وسلم نے انکا نام عاقل خان کے ساتھ رکھا حضرت ارقم کے گھر میں سب سے پہلے ہی مسلمان ہو کر دست زین ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود طائی۔ انکا تذکرہ سینہ قریشی نے کیا ہے۔ اور انھوں نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انھوں نے پیشہ نالہ سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ تم نے جو عہد لیا ہے اسکا کتاب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامر بن الاسود اسلم انہ لہ و لقومہ میں ملے۔ اسلموا علیہ من بلادہم و میاہم، ان مر اللہ و ذاکوا الزکوٰۃ و فارقوا الشریکین و کتبہ البیعة۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیطہ شہج یہی ہیں کہ جنگ حضرت کے شکرانہ ہو چکا کہ یہ دراصل مسلمان نہیں صرف جان بچانے کے لئے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں۔ ماؤد الا تھا۔ ابو عمر کا قول ہے اور بعد میں فرمایا کہ قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے جو قتل ابن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ سے روایت کیا ہے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سر پہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن اشیطہ آگئے اور انھوں نے ہمیں بلانے کی طرف بلایا اور ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہر ایک انیس لاکھ لاکھ خائف تھے یہاں تک کہ علم بن جہام نے اپنا حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انکا اوش اور دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انکا حال بیان کیا پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا اذا مننتم فی سبیل اللہ فاذنوا من الرماح انزل فرمائی اور اسکو محمد بن حاتم نے تفسیر فرمایا۔

بڑھ رہا ہے نہایت رحم دل کے خدا کے نام کیساتھ میں شروع کرتا ہوں۔ یہ انکا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے سے پہلے انھیں اور انکی قوم کو جو قید بنی ملے سے ہیں وہ ملک اور پانی کے چھتے کہ چہرہ مسلمان ہوئے ہیں دیدی گئی بشرطیکہ وہ نماز اور زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں اور شریکین سے جدا رہیں۔ یہ خط غیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

ترجمہ ای ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو تو کسی سے قتل کر نہیں عجلت کیا کرو (بلکہ پہلے) تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہو یا مسلمان۔

ابن عبد اللہ سے انھوں نے ابو جرد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کہا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابی سرینہ میں جو مقتول ہوا اسکا نام مرداس بن نیک تھا۔ والد علم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیع۔ ان سے انکی بیٹی سلمہ بن عمر بن اکیع نے روایت کی ہے انکا حال عامر بن منان بن اکیع کے ساتھ انشاء تعالیٰ بیان کیا جائیگا مگر تینوں نے انکا حال بیان لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن زید بن عسکاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان عدی بن نجالت سے ہیں اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہیں جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن اسحاق اور ابن شہاب کا ہے اور جنگ بدر میں شہید ہوئے ابو عمر نے کہا ہے کہ جب انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر انسوس، انکی اولاد (کوئی دیسی) نہ ہوئی ابو فضل منصور بن حسن طبری فقیر نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فرسخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخمی ہیں اور کھٹک گئے ہیں لہذا ان فہمیدون کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں لہذا آپ نے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبر بن کھودی جائیں اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک ایک قبر میں دفن کرو پھر انھوں نے عرض کیا پہلے قبر میں کس کو رکھیں آپ نے فرمایا کہ پہلے اُسکو رکھو جو انہیں زیادہ قرآن دان ہو ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر میں رکھے گئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے یہاں ہی بیان کیا ہے کہ انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ کے پاس گئیں۔ حالانکہ حضرت عائشہ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ سے دُرو کو پوچھا تھا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ایوب بن میسرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرظی مخزومی۔ یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم کے بھائی ہیں فتح مکہ کے حال میں اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن عبد الوہاب بن ہبیتہ الشدقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے سید بن مسیب سے روایت کی ہے عامر بن امیہ انھوں نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

ثابت کی حالت میں (اگر کبھی) رمضان میں اٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ کو نہ چھوڑتے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر لیشی - انکا ذکر انکے بھائی عاقل کے ذکر میں ہو چکا جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہے اور انکے بھائی بھی جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر کہتے ہیں کہ میری دانست میں انکی کوئی روایت نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بلجارت - اور بعض لوگوں نے (انکو بجاٹی بلجارت کے) ثعلبہ کا بیٹا کہا ہے ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر انکی اہلیت ابو دردار سے مستغفری نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہی بن یونس کا بیٹا ہے انکا نسب بیان کیا ہے مگر اور دن نے انکی مخالفت کی ہے اور ابو دردار کے بعض لڑکوں نے ابو دردار کا نام عامر بتایا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور انکو ابن بلجارت کہا ہے حالانکہ یہ غلط ہے (یہ ابن بلجارت نہیں ہیں) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہیں ان جارت کی اولاد کو بلجارت کہا جاتا ہے (جسکے اہل بنی اعارث ہے) جیسا کہ بلجیم و بلجیز وغیرہ کہا جاتا ہے جسکی اہل بنی الجیم بنی العسیر ہے اور درمیان عامر اور ابن حارث کی کئی پشتیں ہیں چنانچہ انکا تذکرہ ابو عمر کے بیان میں اس سے زیادہ نثار اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بنی حجاب بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے خلیف تھے انصار کے خاندان اوس میں ہیں سے تھے۔ غزوہ احد میں شریک تھے اور غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس بن قیس والد پیرا کے۔ انصاری ہیں اوس بنی ہاشم کے بھائی عامر کے نام میں گئے۔ چکا ہے اپنی قوم میں سردار تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے بقول بعض عقبہ بن ابی معیط کو غزوہ بدر میں قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ انکے بھائی عامر بن ثابت نے قتل کیا تھا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثوبان صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث فہری نبی حارث بن فہر بن مالک سے ہیں۔ نزرہ بدر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ محمد بن اسحاق سے یونس بن بکر نے شریکائی بدر کے ناموں میں نبی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم نے انکا نام عامر بن حارث فہری لکھا ابن مندہ کا قول نقل کیا ہے بعد اسکے کہا ہے کہ بعض متأخرین انکا تذکرہ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام عامر بن عبداللہ بن جراح و کنیت ابو عبیدہ نقل کی ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے انکا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہے اور خاندان نبی صبیہ بن فہر سے انکو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ابو نعیم کا کلام تھا اور اس میں اعتراض ہے کہ ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہے ابو جعفر عینی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکر تکس جردی انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا نبی حارث بن فہر سے ابو عبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جبکا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا اور اسی خاندان کے (عامر بن حارث بھی) شریک بدر) تھے اس (مضمون کو اسی طرح مثل یونس کے سلسلے سے بھی ابن اسحاق سے روایت کیا ہے حضرت عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ البکالی سے انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا خاندان نبی حارث ابن فہر سے ابو عبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جبکا نام عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اسیب بن ضبہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زبیر بن ابی شہاد بن ہیم بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونوں کے علاوہ اور دن کا نام بھی روایت کیا ہے مگر عامر بن حارث کا نام نہیں روایت کیا بلکہ ان کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہے (لیکن یہ اختلاف کچھ بنا نہیں ہے) ابن اسحاق وغیرہ کے شاگردوں میں باہم اس قسم کے اختلاف برابر رہتا ہے پس یہاں بھی (اگر اختلاف ہو) (تو کیا تعجب ہے) حال یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکر کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ صحیح ہے ابن مندہ کو یہ الزام نہیں دیا جاسکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحاق سے) انکا نام روایت نہیں پس ابن مندہ کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور خود عملاً ایسی حالت میں کہ سلسلہ (دوسرے شاگرد ابن اسحاق کے) بھی یونس (بن بکر کے) موافق ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہانی بن کنینہ شہری کنیت انکی ابو مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے

بن حجر بن سلمان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عمرو بن ذائل۔ یہ اختلافت تمام تر ان لوگوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے
 انکو عمرو بن ذائل کی طرف منسوب کیا ہے عمرو بسکون لون بکر اور تغلب قرظندان ذائل کے بھائی تھے اور بعض لوگوں نے انکا نسب
 امرجع تک پہنچایا ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے۔ مکہ میں
 بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کی طرف یہ سہ اپنی بی بی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اسکے مکہ لوٹ آئے اور وہاں سے پھر اپنی
 بی بی امیلی بنت ابی شہمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف
 ہجرت کی وہ لیلیٰ تھیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سب سے پہلے ہماجر ابو سلمہ بن عبد الاسد ہیں۔ یہ عامر بدر میں اور عامر
 شہا بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رداۃت کی ہے۔ ہمیں ابو منصور
 بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو البرکات محمد بن محمد بن حمیس سنہ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نصر احمد بن عبد الباقی
 بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثنی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثنی نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عامر بن عبد اللہ نے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
 عنقریب میرے بعد کچھ امرا ایسے ہوں گے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹا کر پڑھیں گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھیں
 اور تم ان کے ساتھ پڑھو گے تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ اپنا ہو گا جو شخص جامعیت سے علیہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا
 اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کرے مر جائے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ کوئی حجت اسکے پاس نہ ہوگی
 (روایتی کتا ہے) میں نے عامر سے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ
 اپنے والد عامر سے اسکی روایت کرتے تھے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جنازہ کو دیکھے اور اسکے ساتھ جاننا چاہے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے
 یہاں تک کہ وہ جنازہ پہنچے چلا جائے یا رکھ دیا جائے انکی وفات مسلمہ میں ہوئی جب لوگوں نے حضرت عثمان کی پابست اختلافت
 کیا (امام) مالک نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ
 ایک دن شب کو تازہ پڑھنے کھڑے ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلافت کر رہے تھے اور انہیں طعن کرتے تھے
 بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب میں انہیں معلوم ہوا کہ کوئی شخص آ رہا ہے اور کہتا ہے کہ اٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کر تجھے بھی
 اس فتنہ سے نجات دے جس سے اُسٹے اپنے تک بندوں کو نجات دے ہی چنانچہ اٹھے اور انہوں نے نماز پڑھی بعد
 اسکے دعا مانگی (چنانچہ) اسکے بعد ہی بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہیں نکلے انکا جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگوں کا قول ہے

کہ انہی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کسی دن بعد ہوئی علی بن ابی طالب کا قول ہے کہ یہ عام قبیلہ اعزہ کے لئے بفتح زبان
 ہے صحیح ہے کہ نون ساکن ہے حضرت بہت کم بولا جاتا جو زیادہ تر غزہ کہا جاتا ہے یعنی آحرین اور بڑھارے سب لوگ غزہ بن اسد بن بصرہ
 کی اولاد سے ہیں۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیع۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمن بن سابط سے انھوں نے عامر
 بن ابی ربیع سے روایت کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا تھا کہ لوگ
 بہتری پر اسی وقت تک رہیں گے جب تک اس حرمت کا لحاظ رکھیں گے اور جو وقت اسکو ضائع کر دیں گے اسوقت ہلاک
 ہو جائیں گے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدۃ بن عامر۔ انکا کنیت ابو غیرہ ہے۔ یہ والد بن سہل بن ابی فیثمہ کے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے خیرین بھیجا تھا تاکہ (درختوں پر) چھو بارون کا اندازہ کر آویں۔ انکو مستغفری سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا وفات
 حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی غزہ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ انکا نام واحدی نے عامر بن
 کیا ہے اور ایسا ہی انکا نام حسن بن محمد سے جو اسکے عزیزوں میں ہیں بیان کیا ہے اور بعض کا بیان ہے کہ انکا نام عبد اللہ ہے جو صحابی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ انکا اور ایک حصہ انکے گھوڑے کا دیا تھا۔ انکا تذکرہ
 ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ پھر انکا تذکرہ انکا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائیگا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن الحارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افضلی۔ یہ اور اسکے بھائی عمرو غزہ ہجرت میں شہید ہوئے
 اسکوا بن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمرو استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انکی کنیت ابو سعد ہے۔ انما سی بن شام بن ابو عمر نے ابو سعد خیر انما سی کے بارہ میں ذکر کیا ہے کہ انکا نام عامر بن سعد
 ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن سعد ہے۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

یہ حدیث غایبہ الوداع کے موقع کی ہے حضرت نے حجۃ الوداع میں سلمان کو اہم خبر بڑی کی سخت مخالفت کی تھی اور اسکی حرمت نہایت تاک
 کے ساتھ بیان فرمائی تھی جس حرمت کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ جب تک سلمان اسکا لٹا نہیں لگتا ہے یہی خبر ہے جو اسکی حرمت کی مخالفت تھی

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقیف - غزوہ بدر اور اُس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے جیسا کہ عدوی اور ابن قدام نے بیان کیا ہے
ابن و باغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدر اکا لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن عامر - بلوچی - انصار کے حلیف تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ (قبیلہ) انصار
تہیں - اسکو نہیں بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ انصار کے حلیف تھے اور سبھون نے بیان کیا
کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق نے اُن لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار سے غزوہ بدر
میں شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہے (اور کہا ہے) کہ یہ انصار کے حلیف تھے - ہمیں عبید اللہ بن احمد بن
علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن خیردی انھوں نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے
روایت کیا ہے کہ اُن میں قبیلہ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل مین سے
ہیں اُن لوگوں کے حلیف تھے پس انکا یہ قول کہ عامر اہل مین سے ہیں اُن لوگوں کے اس قول سے کہ بلوچی ہیں مخالف
نہیں ہوتا - اس لیے کہ بلی اکثر لوگوں کے قول کے موافق مین کا ایک قبیلہ ہے - واللہ اعلم بالصواب - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ انکا نام عمرو ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم - اسلمی - بعض غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے - انکی وفات نیشاپور میں ہوئی اور یوں
بلقا کے مشہور مدین دفن کیے گئے - اسکا حاکم ابو عبید اللہ نے نیشاپور کی تاریخ میں بیان کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان - سنان کا دوسرا نام اکوع ہے بیٹے بن عبد اللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلمان بن اسلم کے - اسلمی ہیں -
سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا ہیں - [اور بعض نے کہا ہے کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ وہ عمرو بن اکوع کے
لڑکے ہیں آپس میں عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے] عامر شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں
گئے تھے وہیں شہید (ہوئے) - ہمیں ابو جعفر بن شہین نے خیردی انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے نقل کیا
اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے محمد بن ابراہیم بن الحارث ثمالی نے ابو الہیثم سے نقل کر کے

سنان بن اکوع کا بیٹا ہے یہ رہا فوج کا بیٹا اسکو یا جاکر ہے جو سردار ہے۔

بیان کیا ہے اسکے والد نے بیان کیا تھا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر جاننے کے سفر میں عامر بن لکوی سے
 جکا نام سنان تھا (یہ) فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اسے ابن الکوع آورو اور ہمیں کچھ اپنا اشعار سناؤ چنانچہ عامر اترے اور
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے۔

واللہ لولا انت ما اہتدینا و ولا تصدقنا ولا صلینا
 وثبت الاقدام ان لا قبنا ان بنی الکفار قد بغوا علینا
 فانزلن سکینۃ علینا
 وان ارادوا فتننا ابینا

[یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہے] اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعادی کہ تم آرا رہا تمہیں
 رحمت نازل فرمائے۔ (اسکو سن کر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ اللہ (اب انہر کو یا) رحمت واجب ہو گئی کاش
 (اسے ابن الکوع) تم ہمیں بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دیدیتے پھر یہ خیر (ہی) میں شہید ہو گئی۔ اور جہانکسا مجھے خیر
 پہنچی ہو اسکے موافق اسکے مقتول ہوئی کی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال میں انکی تلوار انہیں پر لوٹ گئی۔ جس سے یہ

بہت زخمی ہوئے اور بالآخر اسی سے وفات پائی۔ ہیں ابو القاسم یعنی امیش بن صدقہ بن علی نقیہ شافعی نے اپنی کتاب سے

ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہیں عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابن وہب نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہیں یونس نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد الرحمن (عبد اللہ فرزند ان کعب

ابن مالک بن سلیمان الکوع نے خبر دی۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب غزوہ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت ہی سخت مقابلہ کیا (حالت قتال ہی میں) خود انکی تلوار انہیں لٹ گئی پس اسی تلوار نے انکو

قتل کر دیا۔ اسکے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) اسکے بارہ میں سرگوشی کی اور اسکے

متعلق شک کیا کہ یہ شہید نہیں ہوتا اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوئے ہیں (کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم پھر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھے اجازت دے کر اپنے کچھ شعر پڑھ کر آپکو سناؤں پس

آپ نے مجھے اجازت دی تو میں نے یہ شعر پڑھا

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا و ولا تصدقنا ولا صلینا

(اسکو سن کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا۔ پھر میں نے یہ پڑھا

۱۰۷ ترجمہ اللہ کی قسم (اے سردار و دو عالم) اگر خدا (کا فضل نہ ہوتا تو ہم لوگ (کہیں) ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ مانہ پڑھتے (اور اللہ)

اطمینان (کعب) ہم پر نازل کرے اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائیں تو (ہمارے) قدموں کو تابست رکھ دے بیشک ان کا فرزندوں نے ہم پر کشتی

کی ہو اور جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم نہیں مانتے ۱۰۸ ترجمہ اللہ اگر اللہ (کا فضل نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ مانہ پڑھتے) یہ

فانزلنا سكتة علينا: و ثبت الاقدام ان لا يمينا والمشركون قد بلغوا عليتنا
 اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ شعر کس کا ہو تو میں نے عرض کیا کہ میرے بھائی (عامر) کا تو رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ تو ان پر رحم نہ بھیجے
 برا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حرام موت مرے اس لیے کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا (انہرگز نہیں بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کر سب کی حالت میں مرے ہیں ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے پھر اس کے بعد سلمہ
 ابن اکوع کے لڑکے سے (انکے بارہ میں) دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر انکے بیان میں اتنا فرق ہے کہ حبیب سلمہ نے آنحضرت
 صلیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ لوگ ان پر رحمت بھیجئے تو خدا سمجھتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے جواب میں یہ ارشاد فرمایا کہ
 کیا ان لوگوں نے غلطی کی وہ جہاد اور مجاہد ہو کر مرے ہیں انکے لیے دو ہاتھ اب سہم اور آنحضرت نے اپنی انھوں سے اشارہ کر کے بھی
 بتلوا دیا انکا تذکرہ مسلم نے ابوالظاہر سے انھوں نے ابن وہب سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ عامر سلمہ کے چچا ہیں انکے
 بھائی نہیں ہیں واللہ اعلم بالسواب۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن شہر- سہدانی۔ اور بعض لوگ انکو بھی کہتے ہیں اور بعض ناغظی کہتے ہیں (مگر امین کوئی مخالفت نہیں اس لیے کہ یہ دونوں ہمدان
 ہی کے قبیلہ سے ہیں۔ انکی کنیت ابو شہر ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوالکنوز ہے۔ انھوں نے کو فرین سکونت اختیار کی تھی سلمہ
 شعبی نے حدیث روایت کی ہے۔ حکمران نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے ابوہریرہ
 اعتراض کیا اور اسکو منسوب کیا عامر بن شہر جدانی ہیں اپنے نواح کے اعتبار سے اور ذاد ویر اور فیروز ہیں اپنے اپنے نواح کے
 اعتبار سے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکال جو مین بین تھے ان میں ایک عامر بن شہر بھی تھے۔ جو مین منصور بن ابی الحسن بدنی
 طبری نے اپنی سنہ سے ابو یعلیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو اسامہ
 نے خالد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے نامر بن شہر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا قبیلہ ہمدان نے جنس کے
 ایک پہاڑ میں جسکو لوگ منقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ میں انکو لوگوں کی دست درازی سے محفوظ رکھا
 یہاں تک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگوں سے لڑتے رہے یہاں تک کہ قبیلہ ہمدان کے لوگوں نے بھی لڑنے کا قصد کیا اسی
 حالت میں بہت دن گزر گئے اور اسی اشارہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعوث ہوئے پس اسوقت مجھے قبیلہ ہمدان کے
 لوگوں نے کہا کہ اسے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہوں کی صحبت میں رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنی رسول خدا) کے

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو (کلمہ) نازل فرما اور جب ہم دشمن کے قابل پرچاؤ میں تو میں ثابت قدم رہے اور مشرکوں نے ہم سے بغاوت کی ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر چار سے لے کوئی بہتری کی بات تجویز کر سکتے جو جس بات کو تم ہا سے لے اچھا سمجھو گے اسکو
 (یہ لگے جسکو برا سمجھو گے اسکو کرینگے) میں نے جواب دیا ان (سین ایسا کر سکتا ہوں) چنانچہ میں اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے نزدیک بیٹھ گیا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کچھ نصیحت
 فرمائیے آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کو خدا کا خوف دلا کر نصیحت کرتا ہوں (ایسا کرنا) کہ قریش کی (ربانی) باتوں کو سن لو (اور زہیب
 میں آ جاؤ) اور اُنکے افعال کو چھوڑ دو (یعنی تمکو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اسکے افعال سے اُس بات کو جانچو) پس
 خدا کی قسم اس بات کو سکر میں آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور میں نے آپکی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب
 معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤں مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہواؤں اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے دوست تھے چنانچہ میں نجاشی کے پاس گیا۔ میں اُنکے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اُسکے پاس
 ایک تختی تھی نجاشی نے اُس سے کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اسکو پڑھا (سکر) میں ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھے (رفٹ
 کیا کہ تم کیوں ہنسے) واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا جو کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہے جو وقت نارا ان لڑکے حاکم
 ہو جائیں میں نے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہاں سے لوٹ آیا کچھ باتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے
 (سب میں قوم سے بیان کیں وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑوں سے اتر آئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط
 عمیرہ بن مران کے پاس لکھ بھیجا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرادہ کو تمام مہینہ کا حاکم بنا کر بھیجا تھا
 اور جب عنت ذویحوان نے اسلام قبول کیا تو اُن سے کہا گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر آپ سے اپنی قوم
 (کے لوگوں) اور اپنے مال کا امان لے لو میں نے انکا تذکرہ ذویحوان کے نام میں کیا جو۔ انکا تذکرہ تمہوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن صبرہ بن عبد اللہ بن المنفق۔ ابورزین یعنی لقیط بن عامر کے والدین۔ عقیلی بن۔ ہین ابوالقاسم یعنی ابن عیش بن
 صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمے شعر نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن سالم سے
 سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن اوس کو ابورزین سے نقل کرنے بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ کر سکتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے
 والد کی جانب سسج اور عمرہ کر لو۔ (آنکا مرض ادا ہو جائیگا)۔

۱۔ مطلب ان لوگوں کا یہ تھا کہ ماہر ایک جان دیدہ تجربہ کار آدمی ہیں وہ حضرت سے ملکر آپکی روش و خصال کو جانیں اور ہا سے لے کوئی ناسے
 قائم کریں کہ آیا حضرت کا اہل عار سے لے مفید و ضروری ہو یا آپ سے اجتناب کرنا ۱۱

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن طفیل بن الحارث۔ دشمن کا بیان ہے کہ محمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے پھر محمد بن اسحاق نے انکی شان اور عزت جو قبیلہ انہوں میں تھی بیان کی ہے۔ یہ ایامِ ربوت میں اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دے کر انکو تڑپتی صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابن عبد البر پر لکھا ہے کہ کرنے کے لیے لکھا ہے۔

عامر

ابن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ ہامری جعفری۔ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ربیعہ بنی عامر کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ اسکے اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ابو العباس ستغفری نے انکو صحابہ میں ذکر لیا ہے اور اپنی سند سے ابو امامہ سے روایت کی ہے انہوں نے عامر بن طفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو کچھ ایسی باتیں تعلیم فرمائیے جنکو میں زندگی بھر کرتا رہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ مہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا کرو جیسی اپنے گھر کے کسی بڑے سے دعا کرتے ہو۔ اور جب کوئی بڑا بیٹا ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہے کہ عامر بن الطفیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخر۔

میں کہتا ہوں کہ ستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارہ) میں جنت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ مقدمین سے کسی اہل نفل نے اس میں خلافت نہیں کیا کہ عامر حالت کفر میں رہے اور یہ عامر وہی ہیں جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے کفر لوٹ آنے کے بعد (آپکی شان اقدس میں) بیوہ گشگو شروع کر دی تھی۔ انہوں نے بھی اور لیبید کے اخیافی بھائی اربہ بن قیس نے بھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے بد دعا کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے ان دونوں کے بدلے لے جس طرح تو چاہے پس اللہ تعالیٰ نے اربہ پر بھی گرا دی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ بھگت وہی طاعون ہوا ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے بالآخر نہایت سختی سے سلولہ کے گھر میں انکی جان لکھی اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا (پس سب یہ ہے) تو انکے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا انکے ذکر سے اولیٰ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق میں بد دعا کرے۔ خاص مواقع میں جہاں کوئی دوسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ بظہور

ہو کر بد دعا دیتے تھے جس طرح طبیب شقی جب عضو فاسد کو دیکھتا ہے کہ اس میں اسانی کی قابلیت نہیں تو قطع کر دیتا ہے ۱۲

صحابہ کے اور تذکرہ نویسوں نے جو اس نام کو شکر نہیں کیا تو یہ انکی غلطی تھی مگر ضعف نے تو اپنے الزام سے مجبور ہو کر انکا تذکرہ لکھا ہے ۱۳

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر - اشعری - یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم لوگوں کے لیے اذن طلب کرنا ضرورت نہیں اس کے بعد وفد بنار (حضرت) معاویہ کی خدمت میں گئے تو بلا اذن ان کے پاس چلے جاتے تھے۔ انھوں نے عبد الملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا جو انکی وفات انھیں کے عہد خلافت میں بمقام ائور ہوئی تھی اسکو ابن شاپین نے ابن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا ابن اللہ) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن الجراح بن لعل بن ابی سب بن ضبہ بن الحارث بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ انکی کنیت ابو عبیدہ جو اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اسی وجہ سے ابو عبیدہ بن الجراح کہلاتے ہیں یہ عشر مشرک سے ہیں جن لوگوں کے لیے (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) جنت میں داخل ہونے کی شہادت وارد ہوئی جو جنگ بدر اور اُحد اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اسلام کی طرف بہت کریموں میں سے ہیں۔ قبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے۔ قومی امین کے ساتھ لقب تھے انھوں نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا انکی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے اُحد کے دن خود کے دونوں حلقوں کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں (ایک ضرب شدہ سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اس کے نکالنے میں ایسا زور پڑا کہ انکے آگے والے دو انت اکھڑنے لگے اور انکا منہ خواہ صورت برکھ گئی قوت جیسی اس دن دکھی گئی ویسی قوت انھوں نے کبھی نہیں دکھائی حضرت ابو بکر صدیق نے شقیفہ کے دن (لوگوں سے) انکے بارہ میں فرمایا تھا کہ میں ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک (کی خلافت) کو مختار سے یہ بستر بچھتا ہوں عمر بن خطاب ابو عبیدہ بن الجراح۔ حضرت ابو عبیدہ ان امرائین میں جو ملک ستم میں بیٹھے گئے تھے اور مشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انھوں نے خالد بن ولید کو موزول کر دیا اور (انکے جگہ پر) ابو عبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگوں سے) کہا کہ تم لوگوں پر اس امت کے امین حاکم ہوئے ہیں۔ اور ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالیٰ کے تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور جب ابو عبیدہ وتم کے دن (اپنی میں) بہت کر رہے تھے تو انکے والد انکے (قتل کے واسطے) ہو گئے اور یہ آنت بھاگتے جاتے تھے انکے والد انکے قتل کا پورا قصہ کر لیا تو انھوں نے اپنے والد کو قتل کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آنت نازل فرمائی کہ زائد منون باشد والیوم الآخر یوادون من جاداتہ ورسولہ ولو کانوا باہم اوانبارہم الایۃ۔ واقذی اس (واقعہ) سے (سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ) کو جو ان لوگوں کو جرات پر اور پچھلے دن دینے قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا پناؤ ہے کہ ان لوگوں سے محبت کریں

خود انکے رسول سے مخالفت کر کے میں گوردانگے اب یا انکے بیٹے کیوں ہوں؟

انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابو عبیدہ کے والد کی وفات زمانہ اسلام سے پہلے ہو گئی تھی۔ بعض اہل علم کے واقفوں کے اس قول کو رد کر دیا تو۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیدہ وغیرہ نے خبر دی ان سب نے اپنے اپنے سند سے ابو عبیدہ کی خبر دی تاکہ بیان کیا ہو وہ کہتے تھے۔ ہم نے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے خالد خدا سے انھوں نے عبد اللہ بن شقیق انھوں نے عبد اللہ بن شراقہ سے انھوں نے ابو عبیدہ بن جراح سے روایت کی کہ بیان کیا کہ وہ کہتے تھے۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے بنتے ہی ہوئے سبھوں نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور دین (یعنی) ان لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں۔ (اور اسکے بعد) آپ نے ہم لوگوں سے اسکی حالتیں بیان فرمائیں اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہیں کہ اسکے زمانہ کو میرے بعض اصحاب جنھوں نے بچھا دیکھا اور میرے کلام کو سنا۔

پالین (اسکو سنکر) سبھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس روز ہمارے قلبوں کی کیا کیفیت ہوگی آپ نے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج آ رہا اس سے (یعنی) کچھ ابھی پہلے ابو الفضل خزرجی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو ہریرہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن علیہ نے خالد سے انھوں نے ابو قتیبہ سے روایت کی کہ بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر ایک اُمت کے لیے ایک امین ہوا اور ہر اُمت کے لیے اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ ہمیں ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد الخطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن علی بن ہدیران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد غطریفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے خالد خدا سے انھوں نے ابو قتیبہ سے انھوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہر اُمت کے لیے ایک امین ہوا اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں تعجب ابو عبیدہ بن الجراح ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابوطولحہ انصاری کے درمیان میں مواخات کرادی تھی اور ہمیں ابو محمد ابن ابی القاسم بن غساکر شقیق نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن سنانہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

۱۱۳ یا تو اس سے پہلے کہ نامور دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمہیں اسکا زمانہ ملیگا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے

اصحاب ہوں کہ انکی عمریں طویل ہوتی ہوں ۱۱۳

عبد العزیز نے (بھی) بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونوں (یعنی مسد اور مسلم) کہتے تھے مجھے
نمالہ بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمر بن یحییٰ نے عمرو بن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے انھوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے
روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوہ بدر یوم دو شنبہ ۱۶۔ رمضان کو ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن ہبیر اللہ بن ہبیر - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابن مندہ نے عبد الرحمن بن یونس سے
نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ - انکو ابن شامہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بشر بن عمر نے اسمعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبد اللہ بن ربیعہ سے
انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار (پونہ)
ابن ابی ربیعہ سے) قرض لیا تھا پس جب آپکے پاس مال آیا تو اپنے (حاضرین سے) فرمایا کہ یہ تمہارا مال ہے (لو) اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارا
مال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ اسکو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگوں نے اسمعیل سے
نقل کر کے بیان کیا ہے چنانچہ ابن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا (یعنی عبد اللہ) سے روایت
کیا ہے تو اس بنا پر صحابی عبد اللہ ہو گئے اور عامر کو صحابی ہونے میں کوئی دخل نہ ہوگا اسکو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے چنانچہ
قول وہم معلوم ہوتا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ - انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے (ایک معین) مالک - بن عبد اللہ خثعمی جو اشکریوں کے افسر تھے انکے نزدیک ہو کر گزرے تو دیکھا
کہ اپنے بچے کو لیے جا رہے ہیں اور خود پایا پیادہ ہیں تو مالک نے اسے دریافت کیا کہ اے عبد اللہ کیوں اسپر سوار نہیں ہوتے انھوں نے
جواب دیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہر شخص کے دونوں قدم فی سبیل اللہ گرے گا اور جو جائیں تو وہ
دونوں آگ پر حرام کر دیے جاتے ہیں۔ ایسا ہی - روایت کیا گیا ہے مگر صحیح ہے کہ انکا نام جابر بن عبد اللہ جو غلطی سے لفظ جابر کا
عامر بن گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن مالک - بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس - بعض لوگوں نے انکے والد کا نام خطہ عمرو
بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو ہبیرہ ہے۔ باری بن سعد بن خبثہ کے اخیالی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ ہبیرہ بن جو اوس بن

عادی بن اُمیہ بن عامر بن حکم کی صاحبزادی تھیں غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے ان کا نسب ابن منذر اور ابو نعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے (یہ بھی) کہا ہے کہ ایسا ہی انکو بعض متاخرین نے (بھی) بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسماء کے نام میں دو جگہ کیا ہے شاید انھوں نے بھول کر ایسا کیا۔ اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عامر بن عبد عمرو کو بعض لوگ عامر بن غیر ابو جہہ انصاری بدر میں کہتے ہیں اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہیں مگر بوجہ شرکت غزوہ بدر کے ابو جہہ بدری کے ساتھ مشہور ہو گئے ہیں۔ انکے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جو کثرت کے باب میں ذکر کیا جائیگا۔ اسے ابو بکر بن حزم اور عثمان بن ابی عامر نے حدیث روایت کی ہے۔ ابن شہاب نے ابن حزم سے انھوں نے ابو جہہ بدری اور ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں (مہراج) میں آسمان پر چڑھنا یا گیا۔ تو ایک ایسی جوار مقام میں پہنچا کہ وہاں میں (احکام قضا و قدر کے لکھنے والوں کے قلموں کی آواز سننا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ انکے ہاں بہت اختلاف ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بیان کیا جائیگا۔)

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

بیٹے ہیں عبد غنم بن زبیر بن ابی شہاد کے جو ابن ربیعہ بن ہلال کی اولاد سے ہیں قریشی ہیں فہری ہیں۔ قدیم الاسلام تھے اور بالاتفاق ہماجرین حبش سے ہیں ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عامر بن عبد غنم ہے مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ عثمان بن غنم کے نام میں کیا ہے اور ابو عمر نے یہ بھی کہا۔ یا ہے کہ انکا نام کلبی کے نزدیک عامر بن غنم ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن عبد القیس بن ناشب بن اسامہ بن حدیثہ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسحاق بن جون بن العنبر بن عمرو بن عبد تمیمی غنبری۔ اور بعض لوگوں نے انکے والد کا نام عبد اللہ بن قیس بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو عمر و بصری سے ہیں کے پرہیزگار لوگوں میں شمار کیے جاتے ہیں انکا ذکر ابو موسیٰ نے اپنی کتاب میں صحابہ کے ساتھ کیا ہے مگر یہ تابعی ہیں بعض لوگ ان سے کہا ہے کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بڑے عابد تھے اور بہت بڑے مجتہد تھے۔ انکی شہادتیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور میں ہو چکی تھیں کہ یہ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہیں اور نلفاق سابقین پر اعتراض کرتے ہیں اور جمعہ کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو حضرت عثمان نے (ان شکانہ بن کو سنکر) انکے لیے حکم دیا کہ ملک شام میں چلے جائیں چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ پاس پہنچے۔ اتفاقاً ایسے وقت میں وہاں پہنچے کہ اسوقت حضرت معاویہ کے پاس شریک (یعنی شرب میں بیگی ہوئی روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انھوں نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اس شریک کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ

اس پر جھوٹا اتہام لگایا گیا ہو چنانچہ حضرت معاویہ نے (اُسی وقت) اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہو کہ کس بنا پر آپ یہاں بھیجے گئے انھوں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں تو حضرت معاویہ نے اُن سے کہا کہ (بات یہ ہوتی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نے گوشت کھاتے ہیں اور آپ نکاح کو پسند کرتے ہیں اور نہ جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے ہیں (لہذا انھوں نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہے کہ میں مسجد کی اخیر صفت میں شریک ہوتا ہوں اور سبھوں سے پہلے چلا آتا ہوں اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہیں) مگر بات یہ تھی کہ میں ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کے واسطے کھینچتا ہوا لیٹے جا رہا تھا اور وہ مرٹ کے قریب تھی اُس قصاب نے اسکو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہیں کہی (اُس وقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہو گئی ہے) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہے تو خود بکری کو ذبح کر کے کھاتا ہوں اور نکاح کی کیفیت یہ ہے کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ میں (ادھر) چلا آیا (اسکو سن کر) حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائیں تو انھوں نے جواب دیا کہ (اب) میں ایسے شہر میں لوٹ کر نہیں جاؤں گا جسکے باشندوں نے میری آبروریزی کو طہال سمجھ لیا۔ (آخر شہر نہ لوٹے) وہیں شام کے گرد و نواح میں قیام اختیار کیا۔ حضرت معاویہ اکثر اُن سے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت و ضرورت ہو تو مجھے کہو۔ چنانچہ انھوں نے ایک روز جواب میں یہ کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ آپ بصرہ کی تپش و گرمی کو بچھڑ لو (میں) (اس لیے کہ یہاں) آپ کے شہر میں مجھ پر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) و شواہد معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہیں) جاتے تو لشکریوں (کے مزاج و طبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگوں کو اپنے موافق پاتے تو اُن سے کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ رہوں مگر میں شرطیں ہیں جب وہ لوگ اُن شرطوں کو دریافت کرتے تو کہتے (اول یہ) کہ میں تم لوگوں کا خادم بنوں گا اور کوئی دوسرا اس میں دخل نہ دے (دوئم) یہ کہ میں موذن رہوں گا (سوم) یہ کہ میں حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگوں پر خرچ کروں گا۔ جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ اُنکے ساتھ ہو جاتے مگر جب ان میں سے کوئی شخص انکی کسی بات میں دخل دیتا تو فوراً اُن سے علیحدہ ہو جاتے۔ ہزار رکعت نماز روزانہ انکا معمول تھا۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ مجھے اسکا حکم دیا گیا ہے اور میں اسی کے لیے یہاں آیا گیا ہوں اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے۔ اُن سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز میں اپنے نفس سے کچھ باتیں بھی کرتے ہیں تو انھوں نے کہا ہاں میں اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اُنکے آگے سے چلے جانے (کے معائب) کو بیان کرتا ہوں انھوں نے (ایک دفعہ) بیان کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت حاصل کر لی کہ اُس محبت نے مجھ پر کل مصیبتوں کو آسان کر دیا ہے اور حکم قہنا پر مجھ کو راضی کر دیا ہے پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ میں صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہوں اور شام کس (مصیبت) پر۔ جب یہ لوگوں کو اپنے حوائج میں سرگردان دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار اور لوگوں نے تو اپنی اپنی حاجتوں میں

ثابت بنانی نے ابو یزید مزنی سے انھوں نے عامر بن عمیر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں اپنے پروردگار عزوجل کو پایا میں اس وقت سجدہ کر رہا تھا اس وقت مجھے اللہ نے یہ انعام دیا کہ تمہاری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے اور انہیں سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے تو میں نے غرض کیا کہ میری امت کے لوگ اس حد کو تو پہنچیں گے بھی نہیں تو حکم ہوا کہ میں انکو جنگل کے رہنے والوں سے پورا کر دو انکا موسیٰ بن اکثل بن عمیر میری نے اپنے چچا عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری کلمہ جسکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں تکلم فرمایا وہ یہی تھا۔ السلامۃ الصلوۃ (یعنی نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ۔ انصار سی ساعدی۔ سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان کو کون کے نام میں جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدین سے غزوة بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج کو بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ انھوں نے اپنے والد کے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اور ہجرت (بھی) کی تھی انکی وفات ملک شام میں بمقام عمواس بلعاون کے مرض سے ہوئی۔ اس وقت انکے زان زناہ تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

فقیمی۔ انکی کنیت ابو عمروہ جو انکا ذکر مستغفری نے کیا ہے۔ غاضرہ بن عمروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں ایسی حالت میں گیا کہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر مبارک سے وضو کا پانی پویا غسل کا پک رہا تھا۔ پس لوگوں کو نہایت مشتاقانہ بتانی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے سنایا رسول اللہ یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بتانی کرو) اسے لوگو اللہ کی اطاعت آسانی میں اور بعض راویوں نے (اسی طرح) اشارہ (کر کے حضرت کے اشارہ کرینیکہ کیفیت کو بیان) کیا ہے اور وہ چیزیں جو اسپر دناست کرتی ہیں کہ ابو عمروہ کا نام عامر جو اسمین سے ایک دلیل یہ ہے جو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے انھوں نے حدیث انون نے غزوہ بن عامر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے قال یہ لینے کی بابت دریافت کیا

کہ اسکا کیا حکم ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ انہیں سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان کیا ہو کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن فہیرہ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عمرو ہے قبیلہ ازد کے مولدین میں سے تھے۔ سیادہ بناتے اور راجد امین، حضرت عائشہ کے اخیالی بھائی طفیل بن عبد اللہ بن فہیرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ یہ اس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بحالت مملو کیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ انکو اللہ کی راہ میں بہت اذیتیں پہنچائی گئیں تو حضرت ابو بکر نے انکو خرید کر لیا اور پھر بعد میں آزاد کر دیا۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق ہجرت کے وقت غار ثور میں چھپے تو اسوقت حضرت ابو بکر نے اپنے (داخلین) غلام عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابو بکر کی بکریاں چراتے تھے حکم دیا تھا کہ انکا ثور پر ہم دونوں کے پاس بکریاں لے آیا کرنا۔ پس انکی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہوں کے ساتھ لکر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابو بکر کی بکریاں ان دونوں حضرات کے پاس (غار ثور پر) لیجاتے اور وہ دونوں (فار سے نکل کر) خود وہ لیتے۔ اور جسوقت عبد اللہ بن ابی بکر ان دونوں حضرات کے پاس لوٹا کرتے تو عامر بن فہیرہ بکریوں کو لیکر اُنکے پیچھے چلتے تاکہ ان کے نشانات قدم مٹ جائیں اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبد اللہ کہاں گئے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق غار سے نکل کر مدینہ روانہ ہوئے تو (اسوقت) آپ دونوں حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی انکو حضرت ابو بکر نے اپنا روایت بنا کر اپنے پیچھے بیٹھا لیا اسوقت میں ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی ویل کا تھا اور وہ کافر تھا جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے تو آپ کے چند اصحاب علیل ہو گئے انہیں حضرت ابو بکر اور بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) لے گئے۔ (حضرت) عامر غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے اور بڑھو نہ کے دن سکنہ جرمی میں شہید ہوئے۔ اسوقت انکی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بڑھو نہ سے واپس آئے تو انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کون شخص تھے کہ میں نے دیکھا کہ جب شہید ہوئے تو اوپر اٹھائے گئے یہاں تک میں نے دیکھا کہ آسمان بھی اُسے نیچے رکھا تو انحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔ ہمت اس حدیث کو ابو جعفر بن سہین نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک اسطرح بیان کیا ہے یونس کو شک تھا کہ میں نے خود ہشام بن عروہ سے سنا یا اپنے محمد بن اسحاق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ اور ہشام نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے آخر

۱۲۰۔ ولہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو لوگ عربی النسل ہوں ۱۲

ابن مبارک اور عبد الرزاق نے حضرت انھوں نے زہری سے انھوں نے نامت روایت کی جو کہ وہ سے بھی بیرون معونہ کے دن شہداء کی نعشوں) میں (حضرت) عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سبھوں نے خیال کیا کہ انکو لگاکے لے لیں کیا ہوگا یا انکی نعش کو اٹھا کر آسمان پر لے گئے ہونگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فردن کے لیے بچھون لے آپ کے صحابہ کو بیرون معونہ میں شہید کیا تھا چالیس دن تک بدعا فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی لیکن تک من الامر شی بعض لوگوں نے کہا کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سنہ کے ساتھ ابو بید بن سان سے انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے جابر سے انھوں نے عامر بن نفیرہ سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے ابو بکر صدیق نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حبش عسرت میں ناشتہ کے لیے ایک مشک لگی اور ایک کپتی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اسکے کہ اس زمانہ میں ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت میں تھے (گہی اور شہد کسی کو نصیب نہ ہوتا تھا) ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے میں اپنی خفات اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی ابن نقل نے سین اختلاط نہیں کیا کہ حضرت عامر بیرون معونہ کے دن شہید ہوئے اور اُسپر بھی سبھوں کا اتفاق ہوگا کہ جب حبش عسرت غزوہ تبوک ہی کا نام ہو اور غزوہ تبوک بیرون معونہ کے چھ سال بعد ہوا جو تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو شخص بیرون معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ حبش عسرت میں بھی شہید ہو پس صحیح یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے انھوں سے اس وقت میں پتہ تو شہ لے گئے تھے جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے گئے۔ ابو نعیم کا قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن قیس اشعری۔ انکی کنیت ابو بردہ ہے۔ ابو موسیٰ اشعری کے بھائی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا پورا نسب انکے بھائی ابو موسیٰ کے نام میں بیان کیا جائیگا۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ ابو عامر نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے انکی کنیت بیان کی ہے کہ انکا نام عامر ہے اور یہ صحابی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فناء یا تو تیرے راستہ میں نیزہ سے شہید ہوا جو اناعون میں ہو۔ اس حدیث کو عاصم اول نے (بھی) کریم بن الحارث بن ابو موسیٰ سے انھوں نے ابو بردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰ حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اسے نبی ٹکو یہ زیبا نہیں ہے کہ کسی کی توستیولی کر لو یا اسی کے لیے عذاب کی درخواست کر دو

۱۱ حضرت ابو بکر صدیق جو فدائیانہ طریق محبت سرور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے برتتے تھے دائمی وہ بیٹھتے ہو ایک نصف جب ان حالات کو دیکھتا ہے تو اسکی نظر میں قیس و لیلی کے تقہرے وقت ہو چائے ہیں حضور سیدی میں انکی جان ہار یا زمانہ نبوت سے ہی پہلے ثابت ہیں

سیدنا عامر (رضی اللہ عنہ)

بن کریم بن ربیع بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف - عبد اللہ بن عامر کے والد ہیں۔ قریشی بن عبشی ہیں۔ انکی والدہ بیضا ہے۔
 انہوں نے جو عبد المطلب کی صاحبزادی تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ انکا ذکر ابن شاہین اور مستقری نے کیا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ
 کی خلافت تک زندہ رہے۔ اپنے لڑکے عبد اللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جو وقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکے لڑکے
 عبد اللہ کو بصرہ اور خراسان کا عامل بنا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ مختصر لکھا ہے۔

سیدنا عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لذب اشعری۔ انکو ابن شاہین نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ اسد بن موسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے
 انہوں نے ابو البشر سے جو ذوق کے موذن تھے انہوں نے عامر بن لذب اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا۔ کہ اسے لوگوں میں کس جو تم لوگوں کے نبی کا دن ہے۔ تم لوگ اپنی عید کے دن کو
 اپنی روزی کا دن نہ بناؤ اور روزہ رکھنا ہو تو ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے
 بھی معاویہ سے روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں اتنا فرق ہے کہ عامر کی روایت باواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے
 بلکہ انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ
 عامر بن لذب اشعری کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اور انکا شمار اہل شام میں ہے۔

سیدنا عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط۔ عامری۔ بہین ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین ابو غالب اور ابو بکر اور نو شروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے
 بہین ابن ربیع نے خبر دی نیز ابو موسیٰ نے دوسری سند سے بیان کیا ہے کہ بہین حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے بہین احمد نے خبر دی وہ
 دونوں (یعنی احمد اور ابن ربیع) کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن قاسم خزرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلیٰ بن اشق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عامر
 ابن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں (ایک دفعہ اس غرض سے) وفد بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوا کہ آپ کو میں اپنی قوم کے اسلام لے آنے اور اجماعت کر لینے کی خوشخبری دوں۔ پس جب میں آپ سے عرض کیا تو
 آپ نے فرمایا تم مبارک وفد ہو اللہ تم میں برکت دے اور اپنے ہاتھ مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھے مصافحہ کیا۔ انکا
 تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگوں نے ہاشم سے
 روایت کیا ہے انہوں نے لعلی سے انہوں نے عامر سے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن لیلیٰ بن ضمہ۔ انکا تذکرہ ابو عباس بن عقیدہ نے کیا ہے۔ عبد اللہ بن سنان نے ابو طفیل یعنی عامر بن واثلہ سے انھوں نے
 اسید غفاری سے اور عامر بن لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے
 لوٹے [اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اسکے علاوہ کوئی دوسرا حج کیا تھا] تو برابر چلے آئے کسی مقام پر اپنے کوئی حکم جب یہ زمین
 بیانک کہ جب مقام جہنم میں پہنچے [یہ دن جہنم میں غازیہ خیم کے لقب سے مشہور ہوا وہاں آپ کی ایک شہوہ ہو بھی جی] تو آپ نے
 فرمایا کہ اسے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خیر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دیجاتی ہے لہذا قریب
 ہو کہ میں (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤں اور میں (اسکی طلبی کو) قبول کر لوں [اسکے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ
 انھوں نے کہا کہ] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ جسنا میں محبوب ہوں علی بھی اسکے چوسا
 ہیں اسے اللہ اس شخص سے محبت کرے اور اس شخص سے عداوت رکھے جو علی سے عداوت رکھے [اسکے بعد
 عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی] ابو موسیٰ نے کہا کہ یہ حدیث نہایت غریب ہو میں نہیں جانتا کہ سو ابی سعید کے اور
 کسی سے سینے اسکی روایت لکھی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن لیلیٰ غفاری۔ انکو ابن عقدہ نے بھی ایک علیہ تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ سیرا گمان ہے کہ یہ دونوں ایک ہی
 ہیں اور (نیز) انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبد اللہ بن لیلیٰ بن مرثہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اسکے
 واداع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے ہوئے سنا تھا کہ میں جسکا محبوب ہوں علی بھی
 اسکے محبوب ہیں اسے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اسکے محبوب رکھے اور جو علی سے دشمنی رکھے اُس سے تو بھی دشمنی رکھے پس
 جب حضرت علی (خلیفہ ہوئے اور حضرت معاویہ سے اُنکو مقابلہ کرنا پڑا اور) کو ذہن نشین لے گئے تو انھوں نے لوگوں (کو جمع کر کے
 ان) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ میں جسکا محبوب ہوں الخ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے سنی ہے تو دس سے زیادہ آدمیوں نے
 (اسکے سننے کی) شہادت دی جنہیں عامر بن لیلیٰ غفاری (کبھی) تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونوں ایک ہی ہیں بہت صحیح اور حق انھیں کی طرف ہے۔

غذیر خیم ایک مقام کا نام ہے جو فدیر حوض کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے حضرت مرتضیٰ کی خلافت بلائسل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال

کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم غفریب حضرت علی مرتضیٰ نام میں جب پیدائش ہوئی اس حدیث کے ارشاد فرمائے گا کہ اسکا صحیح مطلب اور اس فرقہ

ہا کہ کے دلائل و آہیہ کا اعلان تفصیل سے بیان کرینگے ۱۲

ابن عتدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انھوں نے عامر بن لہی کے نسب میں من ضرہ کی لفظ لکھی ہوئی دیکھی ہوگی اس لفظ کو انھوں نے بن ضرہ پڑھ لیا۔ اور غفار (جو بداعلیٰ ایک قبیلہ کے ہیں چونکہ) لیل بن ضرہ کے بیٹے ہیں (لہذا یہ عام ضرہ بھی ہو سکتا ہے غفاری بھی ہو سکتا ہے) مگر ابن عتدہ نے جو انکو دوسرے مقام میں غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ بن ضرہ کے لفظ کو بن ضرہ سمجھ چکے تھے | لفظ من اور بن میں اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے | اس لیے انھوں نے انکو وہ شخص سمجھ لیا۔
 ایک کو ضرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا، حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں جو غفاری ہو گا وہ ضرہ بھی ہو گا۔
 (سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی مستغفری نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث راایت کی ہے کہ اُسے ابو عثمان ہمدانی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ازیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ قریشی زہری۔ عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہیں ابو وقاص کا نام مالک جو انھوں نے دس شخصوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ہماجرین حبش سے بھی ہیں۔ اُنکے بھائی سعد نے حبش کی طرف نہیں ہجرت کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔ یعنی انکا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام میں (بھی) کیا ہے۔

عامر

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن جمہصہ۔ عامری کلابی۔ انکی کینستہ ابو براء ہے۔ ملاعب السنہ (سکے لقب) سے مشہور تھے۔ عامر بن طفیل کے چچا تھے۔ انھوں نے ایک دفعہ کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دو اور یافت کرے اور آپ سے شفا کی دعا کرے تو اپنے اس شخص کی معرفت اُنکے پاس شہد کی پتی بھیج دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

یہ کہتا ہوں صحیح ہے کہ ابو براء۔ اسلام ہی نہیں لائے مستغفری نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ صحابہ میں سوا خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہیں کیا اور میں ملاعب السنہ کے حالات کو بیان کرتا ہوں اُس سے (خود) معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نہیں لائے۔
 ہمیں عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ میرے والد اسحاق بن یسار نے سفیر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابو براء اپنے عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب السنہ کے لقب سے مشہور تھے مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے۔

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسلام پیش کیا کہ قبول کریں، مگر انھوں نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے میں زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصوں کو اہل نجد کے پاس بھیجے کہ وہ آگے آپ کے دین کی دعوت دیتے تو مجھے امید ہے کہ وہ لوگ آپ کے دین کو قبول کر لیتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہوں (ابو ہریرہ) ابورواہ نے یہ کہا کہ میں ان لوگوں کا محافظ ہوں گا آپ اپنے اصحاب کو بھیجیں کہ وہ لوگ دعوت اسلام کریں۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے مسلمانوں میں سے تھے (دو ہان) بھیج دیا (اسکے بعد) ابن اسحاق نے میرے معونہ کا (پورا) واقعہ اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث میں ان کے اسلام لانیکو نہیں بیان کیا۔ ابن اسحاق نے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے۔ (اسی وجہ سے) انکا تذکرہ ابو عمر نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان، انکا ابن قانع نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن ابی اسحاق نے ابو عثمان بن اندون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ طاعون (میں مرجانے سے مسلمانوں کو) شہادت (کا درجہ ملتا) ہے اور پانی (میں ڈوب کر مر جاتا ہے) شہادت (کا درجہ ملتا) ہے۔ انکا تذکرہ ابن ابی عمیر نے اس پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک قشیری۔ بعض لوگوں نے انکا نام عمرو بیان کیا ہے اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہے۔ اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہیں۔ اسحاق بن یوسف انرق نے شریک سے انھوں نے اشعث ابن سعاد سے انھوں نے علی بن زید سے انھوں نے زرارہ بن ادنی سے انھوں نے عامر بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھا ہوا) تھا کہ اتنے میں ایک سائل آپ کی خدمت میں آیا اور پوچھا اس نے دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اؤ میں تمہیں بتا دوں (سنو) اللہ عزوجل نے مسافروں سے روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کعبی۔ سنیغری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اور چوپہلے تذکرہ ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہیں اس لیے کہ ابو موسیٰ وغیرہ نے پہلے (نام میں) ہی لکھا

اختلاف بیان کیا ہوا مسین سے ایک یہ بھی ہو کہ انکو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا جو و نیز انکو بعض نے کبھی (بھی) کہا ہے اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہے اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہیں اور یہ اختلافات کافی طور پر انس بن مالک کے نام میں گزر چکے ہیں۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ بن زفل بن ائیف بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ - قریشی زہری - انکی کنیت ابو المسودہ خزیمہ کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔ اسے عبد الرحمن اعرج نے قطعاً قطعاً روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار۔ انھوں نے خیزرجی شمس بن نبی مالک بن النجار۔ یہ غزوہ احینہ شہ یک تھے اسکا ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے انکی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مرث - ہذلی۔ انکا ذرا سعید قریشی نے کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن الفضل بن رجا سے انھوں نے ابو قیس بکری سے انھوں نے عامر بن مرث سے روایت کی ہے کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی ایشلہ کے پاس ہوتے ہوئے گذرے اسوقت وہ اپنے چہرے سے برقع اٹھائے ہوئے تھیں اور اپنی بکریوں کو چرا رہی تھیں پس (یکایک) حمل بن مالک کی نظر اُپر پڑ گئی اور انکے حسن و جمال کو دیکھ لیا۔ تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھال کر اتر پڑے اور اونٹنی کو باندھ کر ایشلہ کے پاس چلے گئے (مقتضیٰ بشریت) نیتاً بدست اُپر دست درازی کرنی چاہی۔ ایشلہ نے کہا کہ اسے حمل ذرا توقف کرو تم بھی ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور میں بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہوں (غرض تم میرے کنو ہو) لہذا تم میرے والد سے میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمھاری درخواست رد کرینگے مگر انھوں نے مانا آخرش اُپر دست درازی کی اُس (خدا ترس) عورت نے اُنکو اٹھالیا اور انکو زمین پر گر کر اُنکے سینے پر بیٹھ گئی۔ اور اُسے عمد لیا کہ پھر ایسی حرکت کرنا اُسکے اسکے سینے سے علیحدہ ہوئیں مگر پھر بھی عامر کانفس اختیار میں نہ آیا آخرش انھوں نے پھر دوبارہ اُس عورت نیک طینت پر حبت کی ایشلہ نے پھر اُنکے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار ہوا۔ تیسری دفعہ میں ایشلہ نے ایک پھر لیکر انکا سر کوٹ دیا جسکے باعث انکو نقل حرکت کی قوت نہ رہی آخرش وہیں ہی رہے (رہے) اور ایشلہ اپنی بکریوں کو لیکر چلی گئیں اُسکے بعد حمل کی قوم کے

کچھ سوار اسی طرف سے ہو کر گذرے تو انکی حالت زار کو دیکھ کر ان سب نے دریافت کیا کہ اسے حمل کس نے تمہارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہو انھوں نے جواب دیا کہ میری اوشنی نے ٹھوکر کھا کر مجھے گرا دیا ہوا ہے ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری اوشنی تو یہ بندھی ہوئی ہو اور تمہاری بغل بین یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہو (معلوم ہوتا ہے کہ) تمہارا سراسی سے کچلا گیا ہے۔ عامر نے کہا (نہیں) جو میں تم سے کہتا ہوں وہی (صحیح) ہے اب مجھ کو تم لوگ اٹھا لیجیو۔ چنانچہ ان لوگوں نے انکو سوار کر کے انکے گھر پہنچا دیا وہی شرب کے صدمہ سے یہ مر گئے) جب یہ مرنے لگے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اسے حمل تمہارے خون کا ہوا کس سے لینا انھوں نے کہا کہ ایشیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہیں۔ جب انکی وفات ہو چکی تو قبیلہ بنی زیل کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد کو بلوایا۔ چنانچہ راشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اٹنے فرمایا کہ اسے راشد قبیلہ بنی زیل کے لوگ کہتے ہیں کہ حمل کے خون کا عوض تمہارے ذمہ چاہیے [راشد کا نام حالت کفر میں ظالم تھا جب یہ اسلام لائے تو انہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھ دیا] راشد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے قتل نہیں کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری اوشنی نے قتل کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ ایشیلہ کے قتل کرنا مجھ کو خبر نہیں ہے اس کے بعد راشد ایشیلہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بنی زیل کے لوگ کہتے ہیں کہ حمل کا خون تمہارے ذمہ ہے ایشیلہ نے یہ جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو قتل کر سکتی ہے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے نہیں کہتے اس کے بعد ایشیلہ خود حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قصہ عرض کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے (خوش ہو کر) انکو دعا دی کہ اللہ تم میں برکت دے۔ دوسرے اٹنے کے ذمہ سے حمل کا خون بہا اور ادا کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ انکی کنیت ابو بلال ہے۔ منقول ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مگر یہ غلط ہے۔ ابو معاویہ نے بلال بن عامر زنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپ (مقام) منیٰ میں ایک اوشنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اسوقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے ابو معاویہ نے اسکو دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں اتنا فرق ہے کہ ماجربن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہے لیکن صحیح ہے کہ اس حدیث کو بلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ ابومعمر نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہے (دوسری اس حدیث کو ابو یاسر بن جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے ابو معاویہ سے روایت کی ہے انہی سندوں کے ساتھ [جنکو انھوں نے ذکر کیا ہے] روایت کر کے بیان کیا ہے۔ و نیز

اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن یحییٰ سے انھوں نے قیداً بنی فرادہ کے ایک ضعیف شخص سے انھوں نے ہلال بن عامر
منزلی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ انکا
ذکر رافع بن عمرو کے نام میں گزر چکا ہے۔ واثق اعلم بالصواب۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح - قریشی تھی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابو داؤد نے
بیان کیا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ عامر بن مسعود صحابی ہیں (یا نہیں) انھوں نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہیں
ان انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے اور ابو داؤد نے (یہ بھی) کہا کہ میں نے مصعب زبیری سے سنا وہ
کہتے تھے کہ یہ صحابی ہیں اور ابیہم بن عامر کے والد ہیں جن سے (امام) ثوری اور شعبہ نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ یہ
وہی عامر ہیں جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رکھنے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ ان
لوگوں پر حاکم ہو گئے تو ایک خطبہ پڑھا کہ ان لوگوں کو سنایا اور اسی خطبہ میں یہ بھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی
چیزیں ہیں اور کچھ لذت حاصل کرنے کی چیزیں ہوتی ہیں لہذا تم بھی اسی چیزیں تجویز کرو لو گھر تم اسی چیز تجویز کرو جو حلال
ہوں اور اُنکے استعمال پر تمہاری تعریف کی جائے اور تم اپنی شراب (میں سے نبیذ وغیرہ) کی تیزی کو پانی ملا کر توڑ دو ایک
شاعر نے (اسی کے متعلق) یہ شعر کہے تھے

شاعر نے (اسی کے متعلق) یہ شعر کہے تھے

سنن داؤد بن ماجہ المزیں خالطہ فی قعر خابیتہ ما عرا لنا قیسل انی لا کرہ تشدید الرواۃ لت فیہا دعیبہنی قول ابن مسعود
بہت لوگوں کا گمان ہے کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے ان ابن مسعود کو مراد لیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے (حالانکہ
یہ غلط ہے) عاز اللہ حضرت ابن مسعود مدنت شراب کے قائل ہو سکتے تھے جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انھوں نے عامر کو کوفہ
ہی میں اپنی جگہ پر بحال رکھا۔ یہ بوجہ اپنی قامت ہونے کے و حرجہ ارجح کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد انکو
ابن زبیر نے معزول کر دیا تھا اور انکی جگہ عبداللہ بن یزید خطمی کو عامل بنا دیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۔ کون شخص میٹھ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے جسکے ہاتھ شکر کے اندر لگا ہوں (مطلب شاعر کا یہ ہے کہ شراب کے حرام ہونے کی کوئی وجہ
میں معلوم ہوتی ہے) دو چیزیں ہوتی ہیں ایک شکر کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونوں حلال ہیں پھر اگر شکر کے اندر ڈالکر یہ دونوں چیزیں مخلوط
کر دی گئیں تو کیا خرابی پیدا ہو گئی جو اسکو حرام کہہ یا جائے۔ یہ شاعر نے ظلم ہی) بیشک راویوں کی سختی کو میں بڑا سمجھتا ہوں (جو انھوں نے
حرام شراب کی روایت میں برتی ہے) اور مجھے ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہے (کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہیں) ۱۲۰

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن مطر شیبانی۔ انکا ذکر طبرانی نے اپنے منجم کیا ہے۔ اور وکیع نے سعید بن جبہ بن شمیم سے انھوں نے عامر بن مطر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھری کھا کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اسکو سہل بن نجہ نے وکیع سے روایت کیا ہے اور بہت سے لوگوں نے وکیع سے یہ روایت کی ہے کہ انھوں نے یہ کہا کہ میں نے ابن سوؤد کے ساتھ تھری کھائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن بابی بن یزید بن حرام۔ ہشام بھی نے بیان کیا ہے کہ یہ بیت عقبہ میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن وبلغ نے ابو عمر ہما سے روایت کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن ہزیل۔ انکا ذکر سعید قرظی نے کیا ہے۔ زیاد نمیری نے نفع سے انھوں نے عامر بن ہزیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہو اور دنیا کی بات نہ کہے نہ سنتیں پڑھے نہ ہانکے کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو۔ تو یہ اسکا ان گناہوں کے لیے (جو) اس جمعہ سے اس جو تک بلکہ اس سے تین روز زیادہ تک (سرزد ہوں) کفارہ ہو جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

انکی کینت ابو ہشام ہے۔ انصاری بن غزوہ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ ہمام نے بخاری سے انھوں نے زرارہ بن اوفی سے انھوں نے سعد بن ہشام بن عامر سے۔ روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے حالات دریافت کیے تو انھوں نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہ کے پاس جاؤ اور انھیں سے دریافت کرو اس لیے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو زیادہ جانتی ہیں۔ پس میں اور حکیم بن افلح حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اسے مگر تمہارے ساتھ دو سر شخص کون جو انھوں نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو پھر حضرت عائشہ کے فرمایا کہ وہ ہشام بیٹے بن اس عامر کے جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں وہی ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا عامر کیا ہے آدمی تھے ماہر اور ان کے بیٹے ہشام دو ان صحابی تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام میں یون بیان کیا ہے کہ ہشام کے والد عامر تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

۱۔ مقصود یہ ہے کہ تھری اپنا مقصد دیکر کہے تباداں فرماتے تھے کہ اسکے بعد ہی نماز فجر نافذ اجاتا تھا ۱۲۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن ملال - خاندان بنی عبس بن حبیب بن خارجہ بن عدنان سے ہیں۔ انکی کنیت ابو سہارہ ہے۔ معنی ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹھکر پر لکھی تھی جو انکے چچا کے بیٹوں یعنی قبیلہ مشہ کے لوگوں کے پاس تھی۔ ایسا ہی انکا نام ابو احمد عسکری بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حارث ہے انکا تذکرہ پھر کنیت کے باب میں کیا جائیگا اس جگہ انکے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو عامر نے لکھا ہے اور اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن واظنہ بن عبد اللہ بن عمیر بن جابر بن عدی بن جدی بن سعد بن ایث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ لیشی۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ انکی پہلی ایس غزوہ احد کے سال میں ہوئی تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا زمانہ اٹھ برس پایا تھا پہلے کوفہ میں رہتے تھے پھر مکہ میں چلے آئے تھے۔ عامر بن ثویان نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو در مقام ہجرانہ میں دیکھا تھا کہ آپ گشت تقسیم کر رہے تھے اس میں ایک خاتون آئیں تو آنحضرت نے انکے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے کہا کہ یہ آپکی رضاعی ماں (حضرت خلیلہ) ہیں انھوں نے آپکو دودھ پلایا ہے۔ سعید جریری نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ (اپنی آخر عمر میں) کہتے تھے کہ میرے سوا اور دسے زمین بردار تھے کوئی ایسا نہ لے گا جو تم سے کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کر سکتے ہیں انھوں نے جواب دیا ان بیان کر سکتا ہوں۔ آپ میاں تھے آپکا رنگ سفید تھا۔ بلج تھے۔ ابو الطفیل حضرت علی کے ان اصحاب میں سے تھے جو اُسے (نہایت درجہ) محبت رکھتے تھے (چنانچہ) انکے ساتھ انکی تمام لڑائیوں میں شریک تھے۔ ثقت تھے اور امانت دار تھے حضرت ابو بکر و عمر و خیر ہا رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے اعتراف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت کو ترجیح دیتے تھے انکی وفات سنہ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سنہ ہجری میں ہوئی انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دینے والوں میں سب سے پہلے ہوئی۔ انکا تذکرہ بیہون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر رضی اللہ عنہ

ابن ابی وقاص سعد بن وقاص کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ آمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ واقعی تھے بیان کیا ہے کہ انھوں نے دس شخصوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارہویں شخص (اسلام قبول کرنے والے) یہی تھے (اسلام لانیکہ بعد) ۱۰ھ میں سے خیال ہیں کہ کسی راوی کی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ وہ امانت صحیحہ بنا قدر مشترک تو ترک ہو چکیا اور اس پر ایسے شدت کو پہنچا ہے کہ شیخ ابو عبد اللہ عساکر نے افضل اصحاب ہونے پر نام صحابہ کا اجتماع تھا کہ اسے روایں بھی اس امر کے اعتراف ہیں کہ جو بے سلف شیخین کے برابر کسی کو سمجھتے تھے اور میں نے انکا ذکر کیا تھا اسکا سراج

انکو اپنی والدہ کی چائے سے (جو اس وقت کافر تھیں) وہ مصیبت پہنچی جو کسی قریشی کو نہیں پہنچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ انکی والدہ نے قسم کھالی تھی کہ میں نہ سایہ میں بیٹھوں گی اور نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی تا وقتیکہ عامر اپنے اس بچے کو نہ چھوڑ دے، اُسکے بعد (جو کہیں گئے ہوئے تھے وہاں سے واپس آئے) اور (پہلے گھر میں) لوگوں کا جمع دیکھا تو در یافت کیا کہ لوگ کیوں جمع ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا کہ تمہاری والدہ نے فقارے بھائی عامر کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ قسم کھالی ہے کہ نہ سایہ میں بیٹھوں گی اور نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی۔ عامر اس پر دینی کو نہ چھوڑ دے (بعد سے اسکو سنکر اپنی والدہ سے کہا کہ اے ماں! اگر قسم کھاتا ہے تو میرے متعلق قسم کھا کر نہ تو سایہ میں بیٹھوں اور نہ کھا پیوں گے اور نہ پیوں گے (جب تک میں اسلام کو ترک نہ کروں تو تجھے قسم کھانے کا مزہ ملے گا اور میں تجھکو ایسی حال میں رہنے دوں) یہ بات سنا کر تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں دیکھ لے۔ انکی والدہ نے جواب دیا کہ میں تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہوں (تیرے اوپر کیوں کھاؤں) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْكُفْرِ وَالْعَدْوٰی اُولٰٓئِكَ اَعْدٰی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اُولٰٓئِكَ سَخَّرَ اللّٰہُ لِهٰٓؤُلٰٓئِكَ اَمْرًا وَّجُوْدًا وَّجَعَلَ لِهٰٓؤُلٰٓئِكَ اٰیٰتٍ لِّذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وَالْمَلَٰٓئِکَةِ اُولٰٓئِكَ اَعْدٰی اللّٰہِ اُولٰٓئِكَ اَعْدٰی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اُولٰٓئِكَ سَخَّرَ اللّٰہُ لِهٰٓؤُلٰٓئِكَ اَمْرًا وَّجُوْدًا** اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر میں گذر چکا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن - اسما بنت یزید بن سکن کے بھائی ہیں اسنے والد کے ساتھ غزوة احد میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے انکا ذکر اگلے نالہ کے تذکرہ کے ضمن میں لکھا ہے اور انکا تذکرہ نوری نے بھی لکھا ہے۔

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

بن فہار بن ویرہ - بلوی - صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ اہل روم نے ستر ہجری میں بمقام یس انکو شہید کر دیا اسکو ابن ہشام نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبد العارث بن بلیض حسری - جسرا ایک قبیلہ ہے ابن ربیعہ کی شاخ سے۔ بیان لوگوں میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بکر آئے تھے اور کلمہ ہجری میں (حضرت) علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قریشی نے ابو بکر بن نصر سے انھوں نے امین یعنی شراہیل بن عبدیہ کے لڑکی سے انھوں نے عائذ بن عبد حسری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ان باپ آپ پر فدا ہوں آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرے پر پھیر دیں اور میرے لیے برکت کی دعا فرمادیں پس آپ نے (میری تمنا کو پورا) کر دیا امین یعنی عائذ کی بی بی نے بیان کیا ہے کہ اپنے اہلو سونے کے بعد بھی کبھی نہیں دیکھا مگر ایسی حالت میں کہ تمہارا سبب آدمی اگر میرے ماں باپ بچھڑا دین کہ تمہارے ساتھ اس چیز کو شریک کر چکا ہے علم نہیں ہے تو تو اپنے ماں باپ کی اطاعت (اس بار میں) مگر

کہ ان کے چہرے پر ایسی چمک ہوتی تھی کہ گویا اسی پر تیل لگا ہوا ہو اور وہ صرف چھو ہارون پر قناعت کرتے تھے انکا تذکرہ
تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو ہمیشہ بیان کیا ہے اور انکی بی بی کا نام ام سیر تھا یا ہے لیکن فی الواقع یہ جسری ہیں حمیری
نہیں ہیں اور انکی بی بی ام نہیں ہیں۔ ابو نعیم نے انکا نسب دیون بیان کیا ہے کہ ہانڈ بن سعد جسری۔ عنترہ بن بیعدہ کی نسل
کا ایک کنبہ ہے مگر یہ غلط ہے بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) وہ جسری بن محارب بن حمد بن حنظلہ کی نسل سے ہیں اسی لیے وہ محارب بن جسری ہیں ابو نعیم کے
اشتبہاد کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنترہ کے نسل میں جسری کو دیکھ لیا ہوگا جنکا نسب یہ ہے جسری بن نمر بن یقظم بن عنترہ تو گمان کر لیا
ہوگا کہ یہ ناندہ اسی جسری کے نسل سے ہونگے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ انکا نسب نامہ یہ ہے۔ عاتق بن سعید بن جابر بن زید بن عبد الحارث
ابن یخفیض بن کم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب [واللہ اعلم بالصواب]۔

(سیدنا) عاتق رضی اللہ عنہ

ابن ابی عاتق تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حدیث ابن ابی صلت اس نے یہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر ایسی حالت میں گذرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اٹھا رہے تھے جسکو ہم لوگ حجر الاشرار
کہتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

(سیدنا) عاتق رضی اللہ عنہ

ابن عبد عمرو ازدی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہوا انکی وفات (حضرت) عثمان کے بعد ہوئی ہوا گوا ام بخاری نے وحدان میں
ذکر کیا ہے مگر امام بخاری نے اسے کوئی حدیث روایت نہیں کی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عاتق رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن لہل بن عبید بن یزید بن رواحہ بن زینبہ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہرم بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن
رؤین طاہر بن الیاس بن مضر۔ قبیلہ مزینہ سے ہیں انکی کنیت ابو ہبیرہ ہے۔ قبیلہ مزینہ کہتے ہیں عثمان و ادس فرزند ان عمرو کی
اولاد کو۔ عثمان و ادس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہذا انکی اولاد کو انکی طرف منسوب کیا گیا۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے
درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ نیکو کار صحابہ میں سے تھے انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ایک
مکان بھی بنا لیا تھا۔ انکی وفات عبد اللہ بن زیاد کی حکومت میں بعد یزید بن معاویہ ہوئی تو انھوں نے وصیت کی تھی کہ میرے
جنازہ کی نماز ابو ہریرہ اسلمی پڑھائیں۔ (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ انکے جنازہ کی نماز میں زیاد پڑھاوے۔ یہیں بھی
ابن عمرو بن سعد نے اجازت اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے بکارتے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
ہمیں اس میں خیال نہ تھا کہ یہ ہے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھوں نے خلیفہ بن عبد اللہ سے انھوں نے

عائذ بن عمرو سے روایت کی کہ بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال لگا تو اپنے اس کے سوال کو پورا کر دیا۔ پس جب اس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسائل سوال کی خبر ملی کہ جانتا تو وہ شخص جس کے پاس کچھ ہوتا دیکھی، سوال نہ کرتا۔ انکا تذکرہ تیغون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط اسکونی شامی۔ عین یحییٰ بن محمود نے اذنا اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ ہے نوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ بن حمیر نے عمرو بن قیس اسکونی سے انھوں نے عائذ بن قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی (فرض) نماز کو پڑھے اور اسکا کامل کرے (یعنی پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ رکھے) تو اللہ کے یہاں اس کے نوافل کا ثواب اس (فرض کے ثواب) میں ملا دیا جائیگا تاکہ وہ (فرض) کامل ہو جائے اور تذکرہ تیغون نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے انکو اسکونی بیان کیا ہے اور ابن مندہ و ابو نعیم نے انکو کسی طرف منسوب نہیں کیا ہے اور ابن عاصم نے انکو ثمالی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعص بن قیس بن خلد بن مخلد بن عامر بن زریق النصارسی خزرجی شمری۔ اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور جنگ ینامہ میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہے کہ غزوہ بدر معونہ میں شہید ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سوہیل بن سرطہ عہدی کے درمیان میں بجائی چار کر دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اللہ تعالیٰ کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہیں۔ بیٹے بن سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہے یعنی اللہ عزوجل کے نام کی طرف منسوب نہیں کیا ہے۔ انکا تذکرہ اوپر گزر گیا ہے عائذ اللہ دند بن لہب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضی عنہم کے تھے۔ لقیط بن رباب بن بکر بن نصر بن سعید بن عائذ علامہ انھیں کی نسل سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکی کنیت ابو اور یس ہے۔ خولانی ہیں انکی پیدائش غزوہ حنین کے سال میں ہوئی تھی انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں انکا پورا ذکر آئے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

اس حدیث سے یہ روایت سوال نریکی قباحت ثابت ہوتی ہے ۱۲۔
تیغون وقت فرض کے ساتھ ساتھ سنتین جو مقرر کی گئی ہیں انکی حکمت ایک یہی ہے ۱۲۔

باب لعین والباء :

(سیدنا عیسا و رضی اللہ عنہ)

ابن انضرت اور بعض نے ابن اسمر بیان کیا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت علیہ السلام (سوتے کے لیے) اپنی خواب گاہ میں تشریف لیجاتے تھے تو سورہ قل یا ایہا الکافرین پوری سورہ پڑھ لیتے تھے۔ انکا ذکر خضر نبی نے مغاریہ میں اور ابن ابی سلیمہ نے وحان میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم و ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا عیسا و رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن قیظی۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن وقش کے بیٹے بن جو (قبیلہ) بنی نبیت ثم عبد الاشمل سے بن یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ بدر کے دن شہید ہوئے۔ اسکو محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی داوی تویلہ سے جو اسلم بن عبیر کی صاحبزادی بنی روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ ہم سب (ایک دن قبیلہ بنی حارثہ میں فلہ پانچھر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ اب قبیلہ مسجد حرام کی طرف ہو گیا ہے تویلہ کہتی ہیں کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اُس نماز میں کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتوں کی جگہ پر آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ پر چلی گئیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جنھوں نے اگر جنھوں کو خبر دی تھی کہ اب قید بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے۔ و نیز ابن مندہ نے ابراہیم بن حمزہ زہری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے تویلہ سے جو کہ اُن عورتوں میں بن جنھوں نے (آنحضرت سے) بیعت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں ایک شخص (قبیلہ) بنی سانیہ جنکو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ (اب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کو قید بنایا ہے اس خبر کو سب (اُسی نماز میں) بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اُسکے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہے یہ قول ابن مندہ کا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے بعض کا قول ہے کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہیں جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو ذائدان نبی عبد الاشمل سے بن یہ عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہے۔ اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ کوئی اور ہیں بعض متأخرین نے انکو وہ بھی اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارہ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے جسکو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انھوں نے تویلہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں ہم سب (ایک دفعہ) قبیلہ بنی حارثہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی کہ آخر ہے۔ اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر انھوں نے عباد کا نام نہیں

بیان کیا ہے اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انھوں نے ابو بکر بن صخر سے انھوں نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہے اور ابراہیم بن عباد نے جن کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے اسی حالت میں یکتا یکہ آواز سنی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (حکم نزل) کعبہ کو قبیلہ بنا لیا ہے پس (اسکو سنکر) سب اسی طرف پھر گئے۔ یہاں تک ابو نعیم کا کلام ہے انھوں نے اس میں کچھ فیصلہ بیان کیا کہ فی الواقع یہ دونوں ایک ہی ہیں (یادوں) گریہ منہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ دونوں (واقعی) دو ہیں۔ ایک تو ہی عباد بن بشر بن قحطی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ درحقیقت یہ دونوں دو نام ہوں زادوں اس لیے کہ ابن عباد کے نسب میں بشر بن قحطی بیان کیے گئے ہیں اور ابن عباد کے نسب میں جنکا ذکر ابھی آتا ہے قحطی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ کہنے کا موقع ہو گا (ہاں کو چھوڑ کر) انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے (دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں اور بنی حارثہ قبیلہ سلسلہ بنی عبد الاشہل سے ہیں اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونوں جا کر حارثہ میں مل جاتے ہیں (اس سے صداقت ظاہر ہو گی) کہ حارثہ کا سلسلہ اور جو اور عبد الاشہل کا سلسلہ اور جو یہ قحطی بنی عبد الاشہل سے نہیں ہو سکتا (وہو الماعی) (اسوم) اس لیے کہ قبیلہ بنی حارثہ میں عباد بن اوس بن قحطی بن عمرو بن بشر بن حارثہ ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر بن زہرہ کے چچا کے لڑکے ہونگے اور قبیلہ بنی حارثہ سے مربع بن قحطی بن عمرو بن حارثہ کے چچا ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہونگے (چہارم) اس لیے کہ ابو عمر نے عباد بن قحطی انصاری کو ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ عباد فرزند نمان قحطی عبد اللہ اور قبیلہ کے بھائی ہیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو ہیں (الثالث اعلم۔

(سید پرنا) عباد و رضی اللہ عنہما

ان بشر بن وقش بن رغبتہ بن زعور بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری اوس بن اشہلی ہیں۔ انکی کنیت ابو بشر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ابو الیقین جو انھوں نے مدینہ میں صعیب بن غمر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سے معاویہ بن معاویہ اور اوس بن حذیفہ کے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا غزوہ احد اور بدر اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے کعب بن اشرف یودی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو ایذا پہنچاتا تھا قتل کیا۔ جن لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا انکے نام یہ ہیں۔ عباد۔ محمد بن سلمہ۔ ابو عباس بن جبر۔ ابو نائلہ وغیرہ وغیرہ۔ عباد نے اس بارے میں ایک شعر بھی لکھا تھا یہ فضلاء صحابہ میں سے ہے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ تین شخص انصار میں ایسے تھے کہ انکے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہیں کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلہ بنی عبد الاشہل تھے ان تینوں حضرات کے نام یہ ہیں) معاویہ بن معاویہ۔ اشید بن حذیفہ۔ عباد بن بشر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر کی آواز سنی تو (آپ نے یہ) دعا کی کہ اسے خدا عباد پر اپنی رحمت نازل کر۔ عیین عبد الوہاب بن ابی جحجہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مہربن اٹیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ اُسید بن حصیب اور عباد بن بشر یہ دونوں (ایک مرتبہ) اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب آپکی خدمت سے دونوں رخصت ہو کر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہو گئی دونوں اُسکی روشنی میں چلتے رہے۔ جب دونوں متفرق ہوئے تو دونوں کی چھڑیاں روشن ہو گئیں۔ محمد بن اسحاق نے حصین بن عبد الرحمن سے انھوں نے عبد الرحمن بن ثابت سے انھوں نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کھٹن) مخاطب ہو کر) فرمایا تھا کہ اسے گروہ انصار تم لوگ میرے شمار ہو اور بقیہ لوگ دشمن ہیں (مجھے) انصاری طرف سے دپورا طینان شکار میری برائی اتنے نہ بیان کی جا سکی۔ عباد بن بشر غزوہ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ آتے اُس غزوہ میں بہت بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے تھے (اسوقت) انکی عمر ۴۵ برس کی تھی انکی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ثعلبہ جو۔ عبد سی بن۔ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انکے بیٹے ثعلبہ نے فضائل و ضوین بیان کیا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضو کا ارادہ کرے اپنا منہ دھو تا ہوا الخ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر۔ مخزومی۔ انکے لڑکے محمد نے اپنے روایت کی ہے۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر نہ انکی کوئی روایت (آنحضرت علیہ السلام) معلوم ہوتی ہے اور نہ انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدسی بن اسود بن احریم بن حجاج بن کلثوم بن عوف۔ انصاری اوسی۔ یہ سوار ذلی حرق کے لقب سے مشہور تھے ذلی حرق انکے ایک گھوڑے کا نام تھا جسپر سوار ہو کر جہاد کیا کرتے تھے غزوہ احد اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اُسی گھوڑے پر سوار ہو کر گئے تھے۔ غزوہ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ انصاری۔ اہل صحیفہ سے ہیں۔ انکا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث وایت نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۱۰ شیاراں رکبت کو کہتے ہیں جو سب پران کے نیچے پہنا جاتا ہے من سے لہذا ہوتا ہے اور وہ چادر جو اوپر اڑتی جاتی ہے مطلب یہ کہ تم سے بہت مغرب ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان۔ بعض نے انکا نام عبادہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ عبادہ کے نام میں انکا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائیگا۔ اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ ابو ہریرہ نے اسے حدیث روایت کی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سحیم۔ ضبی انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث نہیں لکھی (ابن سحیم) بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن جابر بن سالم بن مرثد بن عبس بن رفاعہ بن حارث بن حنی بن حارث بن ہبشہ بن سلیم۔ انکی کنیت ابو ابراہیم ہے۔ سلی بن بعض نے انکے والد کا نام شیبان بیان کیا ہے۔ یہ قریش کے حلیف تھے۔ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امر بنت بیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کر لیا پیغام بھیجا تو آپ نے (انکی طرف سے وکالت) انکا نکاح امر سے کر دیا۔ اور یہ وہاں موجود تھے۔ انکے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو نعیم نے یہ بیان کیا ہے کہ انکے والدہ نام سنان ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ شیبان ہے اور ابن مندہ نے فقط اتنا بیان کیا ہے کہ انکا نام شیبان ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام سنان

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن مخزوم بن فلع بن حریش بن عبد الاشہل۔ انصاری اشہل۔ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکو صفوان بن امیہ بھی نے شہید کیا تھا انکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر جمیل۔ غنبری لکھری۔ اہل بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ خاندان غنبر بن لشکھ بن وائل سے ہیں۔ بہن ابو الفرج بن محمود نے اذنا اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شیبانہ نے شعبہ سے انھوں نے ابو یسر یعنی جعفر بن ابی وحشہ سے انھوں نے عباد بن شمر جمیل سے جو قبیلہ بنی غنبر کے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہاں قحط سالی ہوئی تو میں منیٰ میں آیا اور مدینہ کے باغون میں سے ایک

باغ میں چلا گیا (وہاں جا کر غلام کی ایک بالی توڑی اور اُسکے دانے نکال کر کھائے اور کچھ بالیان توڑ کر اپنی کلبی میں رکھ لی اور
 لے کے چلے) اسے میں مالک باغ آیا اور مجھ کو مارا اور میرے کپڑے چھین لیے۔ پس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور آپ سے اُسکی اطلاع کی تو آپ نے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تم نے انکو کیوں مطلع نہ کیا اور اگر بھوکھے
 تھے تو کیوں کھانے نہ دیا اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک باغ سے فرمایا کہ انکی کپڑے دیدہ و تو اُس نے میرے کپڑے واپس کر دیے اور
 آنحضرت نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف دستہ گھوڑوں دیدہ و۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبانہ۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہے انہوں نے انکے بیٹے یحییٰ نے حدیث روایت کی ہے۔ انکی حدیث کی سند میں اختلاف ہے جنادہ بن مروان
 شعث بن سہارہ سے انھوں نے یحییٰ بن عباد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے (ایک دفعہ)
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس ابو یحییٰ آؤ اور برکت والے ناشتہ میں غمخیز ہو جاؤ۔ اور اسی حدیث کو شخص بن غیاث نے
 شعث سے انھوں نے ابو ہریرہ یعنی یحییٰ بن عباد سے انھوں نے اپنے دادا شیبانہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث شیبانہ کے
 تذکرہ میں گزر چکی ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیز بن محض بن عقیدہ بن وہب بن حارث بن حشم بن لؤئی بن غالب۔ انکا لقب خطیم تھا۔ اس لیے کہ غزوہ جمل
 میں غلبت سے انکی ناک پر ضرب آگئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن تیمان۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکو طبری نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

عدوی۔ انکو ابام، بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ روایت ہے کہ ثابت بن محمد نے ابو بکر بن عیاش سے انھوں نے عائشہ
 بنت ضرار سے انھوں نے عباد عدوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے
 ان لوگوں کے لیے جو اپنی قوم کے سردار ہوں اور شکل ہو ان لوگوں کے لیے جو امین بنائیں جائیں۔ بعض لوگوں نے اسکی
 (کچھ) مخالفت کی ہے اور یوں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مروی ہے جو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے لکن تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ دیلمی ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ لیشی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ عطاء بن سائب نے ابن عباد سے

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک دفعہ) موقت میں قبل بعثت کے وقت کرتے ہوئے دیکھا اور پھر بعد بعثت کے وہیں دیکھا۔ اُنکے والد نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو میں آپکو شعر پڑھ کر سناؤں آنحضرت علیہ السلام نے تین بار تک (اُنکے جواب میں) فرمایا کہ نہیں چڑھی دفعہ میں (آپنے اجازت دی تو) انہوں نے شعر پڑھ کر سنا لیا۔ اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ شاعر دن میں جو لوگ اچھے (سننے جاتے) ہیں تم انہیں سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبیدنا (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض نے اُنکے والد کا نام عبد عمر بیان کیا ہے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر بن صحرار اعرجی سے انہوں نے معمارک سے انہوں نے بشر بن عیاذ سے اور میرے کئی چچاؤں نے (بجائے بشر بن عیاذ کے) عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یودی آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں کرنے لگا (اس درمیان میں) آپکی چادر مبارک آپکے شانے سے گر گئی اور (بچکو غلام تھا) کہ آپ اسکو اچھا نہیں سمجھتے کہ کوئی خاتم نبوت کو بلا ضرورت) دیکھے پس میں چادر اچھی طرح آپکو اڑھا دی آپنے بعد فراغت دریافت فرمایا کہ کس نے اڑھائی ہے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے۔ اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ چنانچہ میں جا کر آپکے سامنے بیٹھ گیا پس آپنے دست مبارک کو (اولاً) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ و سینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی قیدی میرے پاس آئے تو تم آنا دین تمکو کوئی خادم دوں گا) چنانچہ جب قیدی آئے تو میں آپکے پاس گیا آپنے مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیے جائیکہ تکم فرمایا۔ مہر نبوت آپکے شانہ کے کنارہ پر تھی اُسکی مقدار بکری کے گھٹنے کی سپیدی کے برابر تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور انکا ذکر امیر ابو نصر بن ماکولانے (اس طرح) کیا ہے۔ عیسیٰ بن کسر عین دیاسے تختانی و ذال حججہ اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے انکا ذکر انشائت بقائے اپنے موقع پر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونوں جگہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبیدنا (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اسکو ابو عاصم نے بیان کیا ہے۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے فرمایا ہے

(سیدنا) عبیدنا (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبید بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج الصاری خزرجی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اُنکے والد کا نام بھاسے ہے بھاسے کے عیسہ ہے۔ پھر اور اسکے بھائی سعید بن قیس بن خزرجہ ہمدانی شریک تھے اور

یہ غزوہ موتہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد رضی اللہ عنہم

ابن قظی - انصاری حارثی - عبداللہ اور عقبہ فرزند ان قظی کے بھائی ہیں یہ اُنکے دونوں بھائی جسرا اور عبیدہ کے دن شہید ہوئے۔ یہ صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد رضی اللہ عنہم

ابن عمرہ - اور بعض نے برعکس مرد بن عباد بیان کیا ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ ابو زاہر یہ نے جبیر بن نفیر سے انھوں نے عباد بن مرد انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن کسی کام کو جا رہے تھے تو ایک ایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپکا رنگ متغیر ہے۔ جب اپنے کام سے لوٹے تو آپکی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ خدا ہو جائیں میں آپکے چہرہ مبارک کے رنگ کو متغیر کیتا ہوں (وجہ کیا ہے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکہ کی وجہ سے یہ حالت ہو رہی ہے۔ اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے مرد بن عباد سے اسی حدیث کے ہم معنی الفاظوں میں روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد رضی اللہ عنہم

انکا ذکر مہاجرین میں ہے۔ مگر انکے تعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیں ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن کثیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے حال میں روایت کیا ہے کہ عبیدہ بن حارث اور طفیل اور مسطح بن رثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ۔ عبد اللہ بن سلمہ عجلانی کے یہاں اترے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا ذکر مہاجرین میں ہو گا۔ انکے تعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی اور (اسی تائید میں) ابن اسحاق کے قول کو ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم فاسد اور خطا ہے فاحش جو اس لیے کہ وہ جو مہاجرین میں ہیں) وہ مسطح بن رثاثہ بن عباد بن مطلب ہیں۔ یہ مسطح اور عبیدہ بن حارث اور انکے بھائی وغیرہ قبائل میں نبی عجلان کے بھائی کے یہاں اترے تھے اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انھوں کا اسپر اتفاق ہو گیا ہے کہ مہاجرین میں کوئی شخص ایسا ہی نہیں ہے جسکا نام عباد بن مطلب ہو بلکہ وہی نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب ان مہاجرین میں ہیں جو لوگ پہلے پہل ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تھے۔ اسکو جعفر اپنی سند سے ابن اسحاق تک روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انکا نام عباد یا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو ابو نعیم نے بیان کیا ہے وہی صحیح ہو گا۔ میں ابن مندہ پر اعتراض کر رہی کوئی گنجائش نہیں اس لیے کہ

ابن مندہ نے (اپنے ثبوت میں) یونس کی روایت کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور یہ اس روایت میں ہے کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہے بیسیا ہے اسکو ذکر کیا ہے نیز اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے مثل یونس کے نقل کیا ہے اور عبد الملک بن ہشام نے انکا ذکر ویسا ہی کیا ہے جیسا ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو موسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے عباد اور عیاذ دونوں کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جیسا تم دیکھ لو گے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیک۔ الغباری خطمی۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے قوم کو خبر دی تھی جبکہ ان لوگوں کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے پھرتے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل گیا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور عین تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

کسرہ عین و تخفیف بار۔ انکی کنیت ابو ثعلبہ ہے اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے تو پانی نہ لے کر اس طرح دھوتا ہے کہ پانی اسکی ٹھڈھی پر بہ آتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی کہنیوں پر آتا ہے اور اپنے دونوں پانچوں اس طرح دھوتا ہے کہ پانی خون کی طرح بہ جاتا ہے اور (وضو سے فارغ ہو کر) کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گنہ گناہ کو معاف فرمادیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو یوسف نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے (قطعا) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امیر ابو نصر نے انہیں لی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو عباد مفتوح العین و مشد دو الباس کے باب میں ذکر کیا ہے اندونوں نے کسرہ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہے۔ ابن یونس نے بھی اسکو ویسا ہی بیان کیا ہے اور بیہنے انکا ذکر عباد مفتوح کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد غفاری۔ یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ صحابی ہیں (آنحضرت سے) روایت کرتے ہیں انکی دو حدیثیں عطاء بن سائب سے مروی ہیں۔ عطاء نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن عباد سے انھوں نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن اثیب۔ غنزی۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ ان سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسلام قبول کیا اور اپنے بھکوا ایک تحریر لکھ کر دی (وہ تحریر تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم)

منہ بنی اللہ عبادہ بن الاشیب الغنزی الی امر تاک علی قومک ممن جرمی علیہ عمالی و مثل نبی امیک فمن قری علیہ کتابی ہذا فلم
 یطع فلیس لہ من اللہ معون۔ چنانچہ میں اس تحریر کو لیکر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابن
 اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ غنزی اس لیے کہلاتے ہیں کہ غزن بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افضی کی طرف منسوب ہیں۔
 غزن بن وائل کی کنیت ابو بکر ہے۔

(سیدنا) عبادہ رضی اللہ عنہ

ابن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو وافی کے بیٹے ہیں
 انکی کنیت ابو ولید ہے۔ نمیری ہیں۔ انکے تباہی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں
 ذکر کیا ہے مگر انکے علاوہ اور کسی نے انکو صحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ یہ شامی ہیں قنبر بن مین رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دمشق میں
 رہتے تھے غزوہ اصفین میں حضرت معادہ کے ہمراہ شریک تھے۔ عمرو بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں اور انہی ابو سلام یعنی اسود سے
 اور ابو مریم اور کھول نے روایت کی اور ادریز بن ابی مریم نے عمرو بن عتبہ سے اس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہے جس نے
 ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عتبہ سے
 روایت کرتے ہیں (نہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) مگر ابو نعیم کا یہ قول کہ انکو کسی نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا اس سے
 رد ہوا جاتا ہے کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ رضی اللہ عنہ

ابن خشاش غنزی۔ اسکو بن مندہ نے بیان کیا ہے اور کسی دوسرے نے انکو غنزی بیان نہیں کیا۔ بیٹے ہیں خشاش بن عمرو بن
 زمزمہ بن عمرو بن عامر بن مالک بن عمرو بن شیرہ بن مسعود بن العشر بن تمیم بن عوذ بن سناة بن تیم بن ارشہ بن عامر بن عبید بن
 قثمیل بن فزاع بن بلی کے۔ بلوی ہیں۔ اسمیں کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہیں سواے ابن مندہ کے کہ انھوں نے
 انکو غنزی بیان کیا ہے یہ مجذربن زیاد کے چچا کے بیٹے ہیں اور اخیافی بھائی ہیں۔ یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف
 انصاری سے تھے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے روایت
 کی ہے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں قبیلہ بنی عوف بن خنجر

سے ترجمہ (یعنی غنزی) بنی اللہ کی طرف سے عبادہ بن الاشیب غنزی کے نام۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ ان لوگوں پر جو میرے
 عمال کے اور نیز تھا سے خاندان کے تحت حکومت تھے جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھ کر سنائی جائے اور وہ مانے تو خدا کی طرف سے
 اسکی بالکل مدد ہوگی ۱۲

عقلم بنی سالم سے عبادہ بن خشنخاش شہید کیسے گئے اور یہ اور نعمان بن مالک اور مجذربن زیاد ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اسمین بعض کا قول ہے کہ انکا نام عبادہ ہے بفتح عین و بغیر یا۔ (لفظ) خشنخاش میں بعض کا یہ قول ہے کہ دو خاصے و دو شین مجملہ کے ساتھ ہے اور بعض کا بیان ہے کہ دو خاصے مجملہ اور دو شین مجملہ کے ساتھ ہے۔ اور ابن منہ کا یہ قول کہ یہ عنبر بن غلط ہے۔ میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انھوں نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشنخاش عنبر بن صحابی ہیں پس گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عبادہ انھیں خشنخاش کے بیٹے ہیں۔ دوسرے اس لیے کہ خود انکے قول میں تناقض ہو رہا ہے۔ (اس واسطے کہ انھوں نے بیان کیا ہے کہ غزوہ احد میں انسا۔ کے قبیلہ بنی سالم سے عبادہ شہید ہوئے و نیز انکا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اسکو بھی دیکھ لیا کہ انکے نسب میں کوئی عنبر نہیں پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ یہ عنبر بن ہیں (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ انکو اشتباہ ہو گیا) انکا ذکر ابن مالک نے کیا ہے اور کہا ہے کہ عبادہ بن خشنخاش بن عمرو بن زمرہ۔ صحابی ہیں غزوہ بدر میں شہید تھے اور غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن اسحاق اور ابو شمر کا یہ قول کہ خشنخاش میں دو واسے شجر اور دو شین مجملہ ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ انکا نام عبادہ ہے اور انکے والد کا نام حساس ہے دو خاصے مجملہ اور دو شین مجملہ کے ساتھ ہے اور یہ کہ عبادہ مجذربن زیاد کے چچا کے بیٹے اور انکے اخیالی بھائی ہیں یہ اہل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہیں اور سیاق نسب جو اول ترجمہ میں ابن کلبی سے منقول ہے وہ بھی اسکی تائید کر رہا ہے جو کہ میں نے بیان کیا و اللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ انکے ذکر میں یحییٰ بن یونس نے سلمہ بن شیب سے انھوں نے ابو مغیرہ سے انھوں نے ثابت بن سعید سے انھوں نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انھوں نے عبادہ بن مافع سے روایت کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا تھا کہ جو وقت دو مسلمان ملتے ہیں تو ستر نیکیاں ان دونوں کے پاس حاضر ہوتی ہیں پس جو شخص زیادہ بشارت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہے تو اس کے ناسرۃ اعمال میں اترتے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عبادہ ہے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ ابو عبادہ پس جو وقت میں انکی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اس وقت میں انکا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن غلہ بن غلہ بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غنم بن حشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز میں شمار کیے جاتے ہیں اصحاب بدر سے ہیں انکے دونوں فرزند ابن عبد اللہ اور سعید بن

عبدالرحمن بن عبدالمطلب نے عبادہ سے روایت کی ہے کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیوں کا شکار
 ہوا آپ کے کنوین میں کھیل رہے تھے کہ انکو انکے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اُسوقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اُسکو بھی انکے
 والد نے اسے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اطراف و جوانب کو ویسی حرم بنا دیا ہے جیسا کہ
 ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنا دیا تھا۔ اور موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ یہ عبادہ صامت کے
 بیٹے ہیں یہ اُسکا وہم ہے اس لیے کہ یہ عبادہ (ذی الواقع) زرقی کے بیٹے ہیں اور صحابی بن انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے
 کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الصامت بن قیس بن اصم بن فہر بن ثعلبہ بن قوفل اور قوفل کا دوسرا نام غم ہے۔ وہ بیٹے ہیں عوف بن عمرو بن عوف بن
 خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ انکی کنیت ابو لید ہے۔ انکی والدہ قرۃ العین عبادہ بن افضلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی
 ہیں یہ بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی میں شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قافلون کے سردار تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انکے اور ابو مرثد غنوی کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ غزوہ بدر اور اُحاح اور خندق اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ شریک تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور یہ نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور
 کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر ادا سے ہوے اور وہ چھینتا ہو اور نہ گائے کو لادے ہوے اور وہ چیخ رہی ہو اور نہ بکری کو
 لادے ہوے اور وہ چلاتی ہو (اسکو سکر ہدیت میں آگے اور) آنحضرت سے عرض کیا کہ (مجھ کو) قسم ہو اُس ذات کی جس نے آپ کو
 حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں دو شخص پر بھی عامل نہ ہوں گا۔ محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ میں خاندان انصاری سے پانچ آدمیوں نے قرآن حفظ کیا تھا اُن پانچوں کے نام یہ ہیں۔ معاذ بن جبل۔ عبادہ بن صامت۔ ابی
 ابن کعب۔ ابی ایوب۔ ابو ذر۔ عبادہ اہل صفحہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانوں نے (بلک) شام کو فتح کر لیا تو عمرو بن
 خطاب نے عبادہ کو شام میں بھیجا اور اُنکے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابو ذر اور ابی بھیدیا تاکہ یہ سب اُن لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں
 اور اُن لوگوں کو مسائل دینیہ سکھائیں عبادہ نے حص میں قیام اختیار کیا اور ابو ذر اس نے دمشق میں قیام کیا اور معاذ فلسطین میں
 چلے گئے (وہاں) حضرت معاویہ نے ایک امر میں جسکو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے اسے سخت کراہی
 کی تو عبادہ نے کہا کہ میں تمھارے ساتھ ایک جگہ ہرگز نہ ہوں گا (یہ کہہ کر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہاں پہنچ گئے) تو حضرت
 عمرؓ کو اُن واقعات کی خبر دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اُس زمین کو خراب کر دے گا جس میں تم ہو اور
 نہ تمھارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تمکو عبادہ پر کچھ اختیار نہیں جو۔ اسے اس بن مالک اور جابر بن عبد

اور فضالہ بن عبید اور مقدم بن عمرو بن معاویہ کرب اور ابوامامہ باہلی اور رفاعہ بن رافع اور اوس بن عبد اللہ القنفی اور شریح بن
 حسہ نے روایت کی ہے اور یہ کل کے کل صحابی ہیں اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے اس سے روایت کی ہے۔ اور امام (اوزاعی
 نے بیان کیا ہے کہ جو سب سے پہلے فلسطین کا قاضی ہوا وہ عباده بن مسامت ہیں۔ تین ابوبرکات حسن بن محمد بن ہبہ اللہ شقی
 نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عبد الرحمن یعنی محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر خطیب کثیفی نے اور اُن کے لڑکے ابرہہ یعنی
 محمود نے اور قاضی ابوسلمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی ہے سب کہتے تھے کہ ہمیں ابو منصور یعنی محمد
 ابن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو غانم یعنی احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہمیں ابو عباس یعنی عبد اللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پڑھ چکا گیا کہ
 ہم سے عبد الوہاب بن عطاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں سعید نے قتادہ سے انھوں نے سلم بن یسار سے انھوں نے
 ابواثث صنعانی سے انھوں نے عباده بن مسامت سے نقل کر کے خبر دی ہے بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اہل برزین سے تھے
 اور انصار کے سرداروں میں سے تھے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی
 راہ میں ملامت کرنا اسے کی ملامت سے نڈرینگے چنانچہ (امرق) کے اظہار میں انھوں نے کبھی کسی کا خوف نہیں کیا ایک مرتبہ
 مکہ شام میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اسے لوگوں نے بیعت کی تھی سورتین ایجاد کر لی ہیں مجھ کو نہیں جانتا
 آگاہ رہو کہ چاندی کی بیعت بعوض چاندی کے یون ہو کہ دونوں وزن میں مساوی ہوں چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (ایطرح)
 سوینکی بیعت بعوض سوینکے یون ہو کہ دونوں وزن میں مساوی ہوں چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیعت بعوض
 چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن میں) زائد تو کوئی حرج نہیں اور چاندی کے بیعت میں او دھاری جائز نہیں
 اور گہون کی بیعت بعوض گہون کے یون ہو کہ دونوں ہم وزن ہوں اور (علیٰ ہذا القیاس) جو کی بیعت بعوض جو اسی طرح
 ہو کہ دونوں برابر ہوں اور اگر گہون کی بیعت بعوض جو کے نقد ہو اور جو وزن میں زائد ہوں تو کوئی حرج نہیں (مان اگر)
 یہی صورت او دھاری ہو تو جائز نہیں و نیز چھو ہارے کی بیعت بعوض چھو ہارے کے یون ہی ہونی چاہیے کہ دونوں
 ہم وزن ہوں اور نکس کی بھی بیعت بعوض نکس کے اسی عنوان سے ہو کہ دونوں مساوی ہوں جس شخص نے زیادہ دیا یا
 زیادہ لیا تو وہ سود ہو گیا۔ عباده کی وفات سلمہ بصری میں بمقام سلمہ ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ بیت المقدس میں
 ہوئی (جس وقت الکا انتقال ہوا) اس وقت انکی عمر بہتر سال کی تھی۔ قد لانا تھا جسم فریبہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے
 بیان کیا ہے کہ انکی وفات سلمہ بصری میں (حضرت) معاویہ کے زمانہ میں ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ
 تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محض بن عمرو بن مبذول - انصاری ثم بخاری - واقعہ یرمعونہ میں شہید ہوئے۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہو مگر (اسمین) کوئی شک نہیں کہ انھوں نے انکے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہے اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو انکے معاصر ہیں ان لوگوں کے سلسلہ میں انکے سلسلہ سے زیادہ شمار کیے جاتے ہیں ان لوگوں میں ایک ثعلبہ ہیں وہ بیٹے ہیں عمرو بن محض بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن النجار کے پس انھوں نے عتیک اور عمر کو (درمیان میں سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہے کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عوانہ ہے شماخ کے بیٹے ہیں یہ ان لوگوں میں ہیں جو علاء بن حصری کے خط کے ساتھ انکا ذکر کرنے پہلے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہیں قرط کے لیشی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام قرص ہو یہی صحیح ہو پس انکا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص ابن عروہ بن بکر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منادہ بن کنانہ۔ کنانہ لیشی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکو خوارج نے رہواز میں قتل کر دیا تھا۔ انکے مقتول ہونے کی صورت یہ ہوئی تھی کہ انکے پاس سہم بن غالب سجعی اور خلیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونوں نے لڑکر قتل کر دیا اسکے بعد (حضرت) معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو (حاکم بنا کر) بصرہ میں بھیجا پس جب وہاں پہنچ گئے تو سہم اور خلیم نے ان سے امن طلب کیا تو انھوں نے دونوں کو امن دیدیا اور ان دونوں کے چند ساتھیوں کو قتل کر دیا پس (حضرت) معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو معزول کر دیا اور زیادہ کو ۲۵ھ مکہ ہجری میں معزور کیا تو وہ بصرہ میں گئے اور سہم بن غالب اور خلیم باہلی (کے قتل کا حکم دیدیا تو) دونوں کو بنی داہل کے کسی شخص نے قتل کر دیا۔

ہین ابویاسر بن ابی جہر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) عبادہ بن قرط سے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں ہاں ہے بھی خفیہ معلوم ہوتے ہیں اور ہم لوگ ان کاموں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مہلکات سے شمار کرتے تھے۔

حمید بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انھوں نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا میں نے سچ سے نیچا ازار پہننے کو انھیں مہلکات سے شمار کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث انصاری خزرجی۔ ثم من بنی الحارث بن الخزرج۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے دادا عقبہ بن امیہ بن یہ غزوہ بدر اور احد اور خندق اور حنین اور خیبر میں شریک تھے اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ بعض لوگوں نے انکا نام عباد بن قیس بیان کیا ہے انکا تذکرہ ہم بیان کر چکے ہیں انکے نسب میں اختلاف ہے یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوہ موتہ میں فوجوں کے بائیں حصہ میں تھے اور دائی جانب قطبہ بن قتادہ تھے۔ انکا تذکرہ مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے انکا نام عبادہ بیان کیا ہے انکا تذکرہ لکھنے والے نے بھی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سلی۔ سعید بن غلام قریشی نے عبد الملک بن فہری سے انھوں نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبد اللہ بن عبد المطلب یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (ماجد) شریک تھے اور عبد اللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوہ خندق میں اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے گروہ کفار کو شکست دی تو قبیلہ بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔ اُسکے بعد راوی نے عباس و زینر قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کا اسلام لانا طول کے ساتھ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن نسلہ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بعض کا قول ہے کہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے ان چھ شخصوں میں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہیں عبد اللہ بن احمد بن علی بن عبد ادسی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال میں روایت کرتے تھے کہ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مجھے عاصم بن عمرو بن قتادہ اور عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس ابن عبادہ بن نسلہ یعنی نبی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگوں سے) پوچھا کہ اس گروہ خزرج تم لوگ جانتے ہو کہ کس چیز پر تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رہے ہو (سلو) تم لوگ آنحضرت سے تمام کافروں کے جہاد پر

بیعت کر رہے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جو وقت تمہارا مال و اسباب مصیبت میں آکر ہلاک ہو جائیں اور تمہارے شرفا مقبول ہو جائیں تو اس وقت حضرت کو کافروں کے ہاتھ میں چھوڑ دو گے تو (بہتر ہے) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ مگر قسم خدا کی اگر تم لوگوں سے اسکو اختیار کیا تو یہ (تم لوگوں کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤ گے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اس عہد کو پورا کرو گے جو آنحضرت سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگوں کے لیے) دنیا و آخرت دونوں میں مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان لوگوں کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبد اللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہیں) بیان کیا ہے کہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) انکی گفتگو کا نشایہ تھا کہ وہ لوگ آجکی شب بیعت کو اور باتوی رکھیں تاکہ عبد اللہ بن ابی جہی اس میں شریک نہ بنیں اور انکی وجہ سے ان سب لوگوں کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) ان سبھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کریں تو اسکے عوض میں کیا ملیگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جنت ملیگی (اسکے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائیں پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سبھوں نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم لوگ کل ہی کافروں پر تلوار لیکر نکلاں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمیں اسکا حکم نہیں ملا اسکے بعد عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں چلے گئے اور وہاں (آپ کے پاس رہے اور) بعد آپ کی ہجرت کے (تھی) ہجرت کر کے مدینہ میں چلے گئے۔ پس یہ انصار بھی ہیں ہما جز بھی ہیں غزوہ بدر میں شریک نہ تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عباس رضی اللہ عنہ)

عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن ہاشم بن کلاب بن مرہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور کچھکے والد (ماجد) کے بھائی تھے انکی کنیت اسکے لڑکے فضل کی وجہ سے ابو فضل ہے اور انکی والدہ ننگلہ خباب کی صاحبزادی ہیں۔ خباب بیٹے ہیں کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہو وہ بیٹے ہیں سعید بن خزرج بن تم اللہ بن النمر بن قاسط کے زبیلہ عرب کی پہلی عورت ہیں کہ جنھوں نے خانہ کعبہ کے لیے ریشمی اور نقش و نیزا تمام تمام کے خلاف بتائے ہیں اسکا سبب یہ ہوا تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عباس اپنی صفیر سنی میں گم ہو گئے تھے تو انکی والدہ صاحبہ نے نذرمانی کہ اگر بلائیے تو میں خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤ گی پس جب وہ مل گئے تو انھوں نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت) عباس عمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑھے تھے اور

آپ پتھرت لقمہ کر دیا جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کر دی ہے (پس انھوں نے آپ کے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کر لیا جب وقت آیا تو ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے پھر (اُس روزت) ہجرت منقطع ہو گئی۔ پیغزوہ حنین میں بھی شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جو وقت کہ اور لوگ حنین سے شکست کھا کر بھاگ گئے اُن کے اسلام لانے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے (حضرت عباس قریشی عزیزوں کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور اپنے احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صاحب الرائے تھے اور بہت ہی عقلمند تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبدالمطلب تمام قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور اہل قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور آنحضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگوں میں اب یہی باقی رہ گئے ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندان سے محمد بن عیسیٰ سلمیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبدالمطلب بن زبیر بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا کہ (حضرت) عباس (ایک مرتبہ) غصہ میں بھرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے [اور میں وہیں تھا] تو آپ نے اُسے فرمایا کہ کس وجہ سے آپ کو غصہ آیا انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہے قریش کو کس بنا پر اس قدر متفرق ہو کہ جب وہ لوگ آپس میں ملتے ہیں تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب غصہ ملتے ہیں تو ان لوگوں کی یہ حالت نہیں رہتی (اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور اُسے فرمایا کہ مجھ کو قسم جو اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان جو ہرگز کسی شخص کے قلب میں ایمان نہ داخل ہوگا تا وقتیکہ تم لوگوں سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نہ کریں اور اُسکے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہو جاؤ کہ جس کسی نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اُس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اُسکے باپ کے ہوتا ہے اور ہمیں ابو قاسم یعنی عیاش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے اُمّسے ابو محمد یعنی یحییٰ بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان باغذری نے خبر دی وہ کہتے تھے اُمّسے عبد الوہاب بن صہاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے اُمّسے اسمعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انھوں نے عبد الرحمن ابن خبیر بن نصیر سے انھوں نے کثیر بن مُردہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنا لیا ہے جیسا کہ اُس نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنا لیا تھا اور میرا مقام اور ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام جنت میں اُسے سامنے ہوگا اور عباس بن عبدالمطلب کا مقام ہم دونوں کے درمیان میں ہوگا پس (کیا لطف کی بات ہو کہ) ایک سو من دو خلیاؤں کے درمیان میں ہوگا۔ حضرت عباسؓ سے عبد اللہ بن حارث اور عامر ابن عبد اور حنفیہ بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں اور اُن سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں انہیں سے ایک وہ ہے جو حکو

تھے عبد الوہاب بن ہبہ اللہ بن ابی جبر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عباس بن حسین بن علی نے زائدہ سے انھوں نے زید بن ابی زیاد سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے انھوں نے عباس بن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا بتا دیجیے کہ جسکو میں پڑھا کروں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کریں۔ پھر میں دوسری بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو کوئی دعا بتلا دیجیے جسکو میں پڑھا کروں تو آپ نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ اسے عباس سے اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اور آخرت کی عافیت طلب کریں۔ ہمیں ابو نعیم یعنی عبد الرحیم ابن محمد بن حسن بن ہبہ اللہ اور ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن ابی طاہر سرکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے کہ ہمیں حافظ ابو قاسم یعنی علی بن حسن بن ہبہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ یعنی حسین بن محمد بن فرحان ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں استاد ابو قاسم شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احسین یعنی احمد بن محمد بن خفانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس سلجق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر یعنی اسمعیل بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں درابوروی نے زید بن ادی سے انھوں نے محمد بن ابراہیم سے انھوں نے عامر بن سب سے انھوں نے عباس بن عبد المطالب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان کا مزد اسی شخص کو ملیگا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور خیر کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمیں ابو فضل خزرجی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن شیبہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن طلحہ نے ابو اسحاق بن ابی اسحاق سے انھوں نے ابن سب سے انھوں نے سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الجبل میں تھے کہ (حضرت) عباس آپ کے سامنے آئے تو آپ نے (ہم لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگوں کے نبی کے چچا ہیں قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ سلسلہ رحم کرنے والے ہیں۔ خشک سالی کے زمانہ میں جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسوقت حضرت عباس کا واسطہ دلا کر پانی برستے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہو گئی (اسوقت) حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو نجانے کے لیے اور اس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہیں اور حسان بن ثابت نے (اسی واسطے کے متعلق) یہ اشعار کہے ہیں اشعار۔

سائل الامام وقد تنازع جدنا فسقى الغمام بفرقة العباس عم النبي وفضو والده الذي درت النبي بذاك دن الناس

۱۵۱ امام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ ہمیں پوری پوری قحط پڑا تھا پھر آپ نے پانی برسایا اور وہ عباس بن محمد بن حارث سے

اور ان کے والد کے ہنوائے تھے وہ عباس بن محمد بن حارث سے میراث میں پایا تھا ۱۲

شیخ بیان کیا ہے۔ اہل کعبیت ابو الیثم بن ابی العقیل سے کہا ہے کہ ابو الفضل سے۔ انھوں نے فتح مکہ کے کچھ دنوں پہلے اسلام قبول کیا تھا انکی والد مرداس بن حرب بن امیہ کی تجارت میں شریک تھے اور بنی حرب بن امیہ ذان کی تخت کے عوض کوئی حصہ مقرر کر کے اپنا شریک بنا دیا تھا (اندو لو قوم) جن سے نقل کر دیا تھا۔ وہ دنوں کا قفسہ مشورہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب اور سنان بن مارثہ مزی اور مرداس ایک مرتبہ اپنے اپنے سمت سفر پر گئے اور تینوں راہ ہموار گزری پھر یہ خود راہ انکا کچھ حال ہوا اسے سو خیال کیا گیا کہ انکو تو اس میں نے مار ڈالا عباس ان وقت القلوب میں تھے جبکہ اسلام آفرین نہایت شہرہ ہو گیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہی قوم کے تین مسواریوں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور انکی اتنی قوم ہی اسلام لے آئی جو وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو وقت القلوب کے ساتھ خیمہ کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اس وقت وقت القلوب کی گویا دو جماعتیں تھیں ایک تو مثل اربع بنی اسد اور عینیہ بن حذافہ وغیرہ کے جو کہ انکو آخترت علیہ السلام فرسوسا اونٹ دے تھے دوسری جماعت جسکو سو اونٹ سے کچھ کم دے تھے عباس بن مرداس انکی دوسری جماعت سے تھے تو انھوں نے اس وقت یہ اشعار کہے

ابو الفضل نہیں روئید	بین غیبیۃ الاتسیر	ناتان من ولاد اسد	یوقان مرداس فی محس
واکت دون امری نموسا	ومن نضج الیوم لایرفع	وقت کنت فی القوم ذاد	فلم اعط شینا ولم نضع
فصارا فاعل علیہما	عذیر قوالہ الاربیع	وکانت نسبا بلا فیتسا	بکری علی المسرفی لایحس
واقت اظلی القوم ان یقدا اذ اجمع القوم لم یجمع			

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اشعار کو سن کر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ اور انکو کچھ زیادہ دیکھا میری بدگوئی سے اسکی زبان کو بند کرو وچنانچہ انھوں نے عباس کو اتنا دیا کہ وہ راضی ہو گئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سو اونٹ پور کر کے یہ عباس سے لے لیا اور شہر بہادرتے چنانچہ عبد الملک بن مردان نے کہا میری شہر میں سب سے زیادہ بہادری دکھانے والے عباس بن مرداس ہیں چنانچہ وہ وقت میں شہر اٹھلنی الکتب بیتہ الامالی انہا کان حتمی ام سوا

ان ترجمہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان غنیمت میں میرا اور سب کا حصہ لیتے اور اترے کے بعد میں تم سے کہتے ہیں اور نہ میں خود ان دونوں سے کسی بات میں (مگر ہوں) پھر اگرچہ مرداس پست کر دینگے وہ پھر (اقیامت) عزت نہ پانچیا اور بیشک میں (اپنی) قوم میں صاحب حکومت تھا ہر گز میں نے ریکی سیکو کوئی چیز بے استحقاق نہیں دی نہ کر کا حق انکا میں نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور تمھی (دس) دے دیے جو ہر طرح جمع اور نہ رسد کے حال انکو وہ مجھے موت میں لے تھے یہ میں نے اپنے حکومت پر سوار ہونے کا ستان میں کیا تھا اور میں (قوم کو) ہوتے ہی لکھا یا سب لوگ میری تمہیں کہہ رہے تھے کہ تمہارا تعاد (تو) ترجمہ میں دشمن کے لشکر میں سرکراہوں اور پھر نہیں کراہیں

انکان ہوا ذکا لیج جاہلکا

عباس بن مرداس ان لوگوں میں تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا چنانچہ اسے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے کہ جسکے باعث آپ کی موت و بہاوری اور بوجھائے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حج کو ہرا شمار قوم کے سردار و زمین ہوا اور شام کو میرا شمار قوم کے بڑے زمین ہو تب میں خدا کی قسم میرے شکم میں کھجی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہوگی جو میرے اور میری مثل کے درمیان داخل ہو جائے۔ اور ان لوگوں میں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام سمجھ لیا تھا (حضرت ابو بکر صدیق اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور قیس بن غاصم بھی میں عبد الرحمن بن عوف میں بعض لوگوں کو کلام ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں) اور جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ان جھون چلے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبداللہ بن ہاشم اور عبداللہ بن جہان بن بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے شخص جنہوں نے اپنے اوپر زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام کر لیا تھا عامر بن ہارث عدوانی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہیں بلکہ وہ عقیف بن معدی کرب عبدی ہیں عباس بن مرداس بعد کے اطراف و جوانب کے دیہات میں رہتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ سترس میں چلے گئے اور وہاں ایک مکان رہی بنا لیا تھا یہیں حضرت ابن عباس نے اپنی سترس کو ابوعبید بن اسد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سترس میں چلے گئے تھے یہاں کیا وہ کہتے تھے کہ عبد القادر بن سید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو کتا بن عباس بن مرداس نے اپنی والد عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب میں اپنی امت کو حرام و حلال کی دعا مانگی اور بتائی کہ میں نے (تھما سی دعوت کو منظور کیا اور تمہاری امت کے کل ان ہوں) ان منقبت کردی مگر ظلم پر ایک دوسرے پر کیا کہتے ہیں معاف نہیں کیا اگر بعد اپنے پھر دوبارہ دعا کر لی شروع کی کہ اگر میری پروردگار تو اس پر بھی ظلم کرے گا اسے ظلم کو معاف کرے اور ظلم کو کھٹکے غرض میں کچھ اور چھی چیز دیدی اس شب میں دیا یہیں تک رہی کہ جب صبح ہوئی تو مردانہ کی صبح میں دعا کرتے تھے پھر اپنے استخیر دعا کر لی شروع کی پس پھر تھوڑی ہی دیر میں آپ نے قسم کیا تو آپ پر بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ان باپ خدا ہوں (آج) آپ اس حالت میں بھی کیا کہتے ہیں کہ آپ نے کس وجہ سے اپنے قسم کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے (دوسرے) میں نے عدو اللہ کی حالت کو دیکھ کر قسم کیا جب اس کا علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو میری امت کے حق میں قبول کر لیا ہو اور میری امت کو ظلم کو بھی (دعا) اور باوجود ان کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کھٹکے ہلاک ہوا ایک ہوا منصور بن ابی حسن نے ایک دوسری تقریب یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے قسم کیا یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس میں اس کے گھبرائے اس پر اراکات ذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد کرب زبیدی نے حوالی میں انکو مستغنیٰ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور انکا کچھ حال میں بیان کیا انشا اللہ تعالیٰ انکا پورا نسب ان کو والد کے ذریعہ بیان کیا جائیگا انکا ذکر ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ)

اس لئے چونکہ وہاں شراب نوشی کا دستور شام کی وقت تھا اور شراب نوشی سے قبل نال ہو جاتی ہر روز بعض لوگوں نے تقاعد و شرب کیشب کو بیوقوف ہوجاتا ہے

یہ نبی اشعم کے قدیم غلام تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ تمیز بن ربیع نے غاصب بن سلیمان سے انھوں نے عباس بن جوی بنی اشعم کے غلام تھے۔ روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبیلہ کی جانب منعوم ہوا دیکھا تو آپ نے انکو صاف کر کے (اس جگہ کو) زعفران سے لپیپ دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبایہ رضی اللہ عنہ)

ابھی کنیت ابو یس ہے، انکی حدیث روز کے متعلق خبری زقیس بن عبایہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے جب خبری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبایہ رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - انصاری - (غزوہ) موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائیں صف میں تھے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن خیردی انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (میدان جنگ میں) لوگ آئے ہیں مسلمانوں نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلہ) عذرہ سے (تھے) کھڑا کیا جنکو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلہ انصار سے اپنی بائیں جانب کھڑا کیا انکو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اُسکے بعد لوگوں نے جنگ شروع کر دی۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

(سیدنا) عبد الاعلیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی - بہرائی - عبد الرحمن بن عدی بہرائی نے اپنے بھائی عبد الاعلیٰ بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) اُسکے سر پر خاتمہ باندھا اور عامہ کے شملہ کو کچھ پشت کی جانب ٹھکا دیا۔ اُسکے بعد (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ ایسا ہی عامہ باندھا کرو اس لیے کہ عامہ اسلام کی نشانی ہیں۔ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان میں امتیاز دینے والے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن خلف - قریشی جمعی - یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) حبل کے روز شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی احمد بن جحش - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہوئے تو ان پر فرض برکت حاصل کر نیلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس اسکا نام عبد اللہ رکھ دیا۔ یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ ہمیں ابو الفرج بن محمد نے یہ حدیث غریب سے ناہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عامہ کا باندھنا محض اس لیے تھا کہ لوگ عامہ باندھنے کا وہ طرز خاص نہ لیں جس کا آپ مسلمانوں کا شعار قرار دیا تھا۔

ابن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مجھے محمد بن یحییٰ بابلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجھے یعقوب
ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد العزیز بن عمران نے مع بن یعقوب سے انھوں نے سین بن ابی لبابہ سے انھوں نے
عبد اللہ بن ابی احمد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے
زمانہ میں ہجرت کی تو ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید (انکی تلاش میں) نکلے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
آئے اور دونوں نے آپ سے اپنی ہمشیر کے بارہ میں عرض کیا کہ آپ اسکو ہمیں واپس دیکھیے پس (اُسوقت تو حضرت نے یہاں
خدا ان عورتوں کو واپس دیدیا مگر آئندہ کے لیے) آپ نے خاص کر عورتوں کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کر دیا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے
آیت امتحان نازل فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاخرم۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہر وہ بیٹے ہیں سیدان بن فہم بن غیث بن کعب بن عامر بن الجیم کے۔ قسیمی بن یحییٰ ہیں۔ اسے انکے
کشتیہ بنیر بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن داؤد نے اعش سے انھوں نے عمر بن مرہ سے انھوں نے
مغیرہ بن سعد بن الاخرم سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میرے چچا عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُسوقت
حاضر ہوئے کہ آنحضرت عرفات میں تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (اثر و حام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپ کے درمیان میں جا مل
ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ انکو پکارو (معلوم) انکی کیا حاجت ہو (چنانچہ یہ حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی کام بتلا دیجئے جو مجھکو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے آپ نے فرمایا کہ اگر چہ تھے (بظاہر)
سوال میں بہت اختلاف کیا ہو مگر (فی الواقع) تھے بہت ہی عریض و طویل سوال کیا ہو (اچھا سنو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اُسکی
عبادت میں کسی کو ٹھیک نکر دو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسروں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو جن تاؤ کا
اپنے ساتھ کیا جاتا ہو پسند ہو۔ اسکو ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ حدیث سے ابن الاخرم کے تذکرہ میں گذر چکی ہے۔ اور
اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ اور روید نے اعش سے انھوں نے عمر سے انھوں نے مغیرہ سے انھوں نے
اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور ابن نمیر نے بھی کہا ہے کہ اس حدیث میں اعش نے شک کیا ہے کہ مغیرہ نے اپنے
والد سے روایت کی ہے یا اپنے چچا سے۔

سیدنا میں مشرکوں سے عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی انکا آدمی حضرت کے پاس آئے تو آپ واپس دین اور جو کوئی مسلمان انکے پاس چلا جائے
تو وہ اس میں نہیں لگے اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آئیں تو انکو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہوں
تو چھ ماہوں کا فزون کی طرف واپس نہ کرو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاثیر بن زید بن العطات بن ضبیعة بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس - الغصاہی اوسی -
 بعض لوگوں نے انکے والد کا نام از عربیان کیا ہے یہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور انکے والد ابو جیبہ غزوہ بدر اور نیز اور نیزوات
 میں شریک تھے اُسکو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے محمد بن اسمعیل بن محمد انصاری سے
 روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی جیبہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فضل کو دیکھا ہے تو
 انہوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہلوگ مسجد قبا میں (ایسے حال میں پہنچے کہ انحضرت وہاں رونق افروز تھے) میں آپ کے
 پہلو میں بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھ کر) آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ اُسکے بعد میں نے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اُسے
 اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ قریشی زہری۔ حضرت آمنہ بنت وہب والدہ ابو طلحہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ارقم کی چھوٹی بھین اور انکی والدہ اسمعین جو حبیب بن ابی ہبہ بن عبد العزی قہری کی لڑکی تھیں اور بعض
 لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ عمرہ بن جو اوقص بن اشم بن عبد مناف کی سنا جزاوی تھیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے سال میں
 اسلام قبول کیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (دینار) حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میرے مشی تھے۔ انکا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے خیر کے مال غنیمت سے پچاس ووق دیے تھے اور حضرت عمر نے انکو بیت المال کا حاکم بنا دیا تھا اور حضرت عمر بعد
 حضرت عثمان رضی نے (بھی) انکو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنوں بعد انہوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں اس عہدہ سے
 استعفا دے دیا تو انہوں نے اسکے استعفا کو منظور کر لیا۔ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے
 آپکو انکی امانت اور دیانت پہنچا دیا وہ ثوق تھا۔ چنانچہ انکی امانت ہی کی وجہ سے (آپکی یہ حالت ہو گئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس
 کوئی خط لکھا کر روانہ فرماتے تو انہیں سے فراہمیتے کہ ہر گاہ دو پھر کسی دوسرے سے اُسکو نہ پڑھواتے تھے۔ (امام) مالک نے
 بیان کیا ہے کہ مجھکو خبر ملی جو کہ ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اسکا جواب لکھ دیا
 پس عبد اللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں لکھ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے جواب لکھ کر (فورا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر کیا تو اپنے اُسکو بہت ہی پسند فرمایا اور اُسکو بھیجا یا اسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو عبد اللہ کی یہ بات بہت پسند
 آئی کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کو پورا ادا کر دیا چنانچہ جب (حضرت) عمر فرخانیہ ہوئے تو عبد اللہ کو
 لکھنے پڑھنے کا کام آپکی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپ نے بعد دیگرے بہت لوگوں سے لیا ہے۔

بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور امام مالک نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چھکو خیر ملی ہو کہ جب عبد اللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمان نے تین ہزار درہم اکھو لہور الغام کے دیے مگر انھوں نے انکار کر دیا اور لیا۔ اور عمرو بن دینار کا یہ قول ہے کہ حضرت عثمان نے انکو تین لاکھ درہم دیے مگر انھوں نے قبول کیا انکار کر دیا اور کہا کہ میں اللہ کے لیے یہ کام کیا ہوں میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ (حضرت) عمر نے اسے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اگر تم میں بھی وہ سوابق ہوتے جو اوروں میں ہیں تو میں کسی کو تم پر مقدم نہ کرتا۔ اور (حضرت) عمر نے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنا کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ عبد اللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ امین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ایک خبر دی وہ کہتے تھے یہ بتانا دینا بیان کیا وہ کہتے تھے یہ ابو معاویہ نے ہشام سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انھوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا حالانکہ وہ ان کے امام خود ہی تھے اور یہ کہما کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب نماز قائم ہو جائے اور کسی کو پانچواں جانکی ضرورت ہو تو پہلے اُس سے فراغت حاصل کر لے۔ اسکو شعبہ اور ثوری اور دونوں حماد اور معمر اور ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق وہ شیب اور شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اسکو ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شخص سے انھوں نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور اسکو ابو معشر نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عائشہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق۔ انکا لقب اعرج تھا۔ حاجب بن ابان کے دادا تھے انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں (زخمی ہو گیا تھا جسکی وجہ سے کئی مگلی تھی) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ہی اعرج رکھ دیا۔ عبد الملک ابن ابراہیم نے حاجب بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبد اللہ بن اسحاق تھا اور انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ہی اعرج رکھ دیا تھا انکا تذکرہ ابن مسندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن مسندہ نے حاجب بن ابان کے تذکرہ میں لکھا ہے مگر حدیث میں حاجب بن عمرو ہیں۔

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ ہر شخص کو بقدر اس کے سوابق اسلامیہ کے عمدہ دیتے۔ سوابق سے

عزاد قدیم الاسلام ہونا ہجرت کرنا انصار میں سے ہونا وغیرہ وغیرہ ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن زرارہ - انصاری - انکے والد کی کنیت ابوامامہ ہے۔ انکا پورا نسب انکے والد (ابوامامہ) کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ یحییٰ بن بکیر نے جعفر احمر سے انھوں نے بلال صراف سے روایت کی جو وہ کہتے تھے ہے ابو کثیر انصاری نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب محکمہ (مذبح میں) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو میں ایک موتیوں کے محل تک پہنچا یا گیا جسکا فرش سونیکا تھا چمک رہا تھا۔ (روان) اللہ تعالیٰ نے بچھپو جی نازل فرمائی یا اپنے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو علی کے تین خصائل (جمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانوں کے سردار ہیں (دوم) یہ کہ تقیوں کے امام ہیں (سوم) یہ کہ غر مجلیں کے رہبر ہیں۔ اور انکو ابو غسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابو غسان نے اسرائیل سے انھوں نے بلال و زان سے انھوں نے انصار کے کسی شخص سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے۔ اور انکو عمران بن حصین نے یحییٰ بن خالد سے انھوں نے بلال و زان سے انھوں نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے یہ کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی امامہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق - یثربی - انکی ساریت کو ابن شہاب نے بخیرہ بن زیاد سے انھوں نے کھول سے مرسل کر کے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن عساکر اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاسود بن شعبہ بن غلقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس - سدوسی - انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ یہ دغ بکر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن اسود سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریب سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں نکلے اور ہم لوگوں کے ساتھ بنی عمیر کے ہاغون کے عمسدہ سلمہ غالباً یہاں موقع کی حدیث ہو جب کچھ لوگوں نے آپ سے حضرت علی مرتضیٰ کی شکایت کی تھی مسلمانوں کے سردار اور تینوں کے امام ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے وقت میں وہ ایسے ہو گئے نہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی انکا فضل ہونا لازم آئے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کے زمانے میں یقیناً یہ صفت انہیں نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہیں ہے بلکہ غر مجلیں ان لوگوں کو کہتے ہیں جبکہ ہاتھ پیر اور منہ روشن ہوں یہ لقب خاص امت محمدیہ کا ہے کہ انکے اہل بیت نے وضو قیامت میں روشن ہو گئے۔

چھوہارے تھے یہاں تک کہ ہر سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے پس ہم نے جڑ چھوہارے اس دسترخوان پر چہرے آپ کے ساتھ بچھا تھا رکھ دیے آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کے چھوہارے ہیں تو ہم نے عرض کیا جذاہی (قسم کے ہیں) تو آپ نے دعا فرمائی کہ اے خدا جذاہی میں برکت دے اور اس باغ میں برکت دے جس باغ سے یہ چھوہارے آئے ہیں اس لیے قتادہ نے بیان کیا ہے کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصوں نے ہجرت کی تھی (انکے نام یہ ہیں) بشیر بن حصاصیہ - عمرو بن قحطب - عبد اللہ بن اسود - فراط بن جہان - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود - مزنی - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے انکو خنمام کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہی عبد اللہ بن مسعود کی ہوں جنکو لوگوں نے بیان کیا ہے مگر یہ ہے کہ ابن مسعود نے انکو مزنی بیان کیا ہے اور مزنیہ سدوس کے علاوہ دو مسز قبیلہ ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ ابو موسیٰ کے ہیں اور انھوں نے خود خنمام بن الحارث بکرمی کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ خالد بن خنمام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد میں قبیلہ سدوس کے چار شخصوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے گئے تھے (ان چاروں کے نام یہ ہیں) بشیر بن حصاصیہ - فراط بن جہان ثعلبی - عبد اللہ بن اسود مزنی - یزید بن قبیان۔ پس یہ صاف دلالت کرتا ہے کہ مزنی کا تب کی غلطی سے لکھا گیا اس لیے کہ انکو کبیر قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہے اور کبیر قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہے پس مزنی کو بیان پر کوئی دخل نہ ہو۔ پس صحیح یہی ہے کہ یہ عبد اللہ وہی عبد اللہ بن اسود ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسرم - انکو ابن شاپور نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ بدائی سے انھوں نے ابو معشر سے انھوں نے یزید ابن رومان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبد عوف بن اسرم بن عمرو بن شعیبہ ہرم بن ربیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت نے اسے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا عبد عوف تو آپ نے فرمایا کہ (عبد عوف نہیں) بلکہ تم عبد اللہ ہو اس کے بعد یہ اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاعراب - بعض لوگوں نے اُنکے والد کا نام اطول بیان کیا ہے۔ یہ حرمازی ہیں اور مانزی ہیں اس لیے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تیم سے ہیں۔ یہ شاعر ہیں اعشی مازنی کے ساتھ مشہور ہیں۔ حمزہ کے باب میں (انکے لقب) اعشی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ (انکے احوال) گذر چکے ہیں۔ اس لیے کہ انکا لقب نام سے زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن افرم بن زید - خزاعی انکی کنیت ابو عبد بن ہے انکے لڑکے عبد اللہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن ابن ہمدی نے داؤد بن قیس سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن افرم خزاعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں اپنے والد کے ہمراہ (قبیلہ) قرہ کے ہوا زین میں (کھڑا) تھا ایک ہماری طرف سے سواروں کی (ایک) جماعت گذری اور ان لوگوں نے وہیں قیام کر دیا۔ مجھے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیوں کو دیکھتے رہو میں ان سواروں کے پاس جا کر ان سے کچھ پوچھ پچھا کر لو گا چنانچہ میرے والد انکے پاس گئے اور انکے ساتھ میں بھی گیا تو دیکھا کیا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس قافلہ میں ہیں (اور آپ نماز پڑھ رہے ہیں) پس میں حالت سجد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عمیرہ اور ابن مبارک اور عبد الرزاق اور وکیع اور ابواسامہ وغیرہ نے اسکو ابن داؤد سے روایت کیا ہے۔ اور اسکو عبد الحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی افرم کے ایک شخص سے اخبرنے سے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ترمذی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی امیہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم - ابواسامہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سہمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبد المطلب تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ انکے والد ابو زاد الرکب کے لقب سے مشہور تھے۔ کلہبی نے بیان کیا ہے کہ قریشی میں زاد الرکب تین شخص (ایک) زعمہ بن عمرو بن عبد المطلب بن عبد مناف جو غزوہ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد المطلب بن عبد مناف جو غزوہ بدر میں زیادہ مشہور ہیں ان لوگوں کے زاد الرکب کہلائی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی انکے ساتھ مسافرت کرتا تو انکا خرچ انھیں کے ذمہ ہوتا۔ مصعب اور عدوی کا بیان ہے کہ قریش سے ابواسامہ کے سوا کوئی دوسرا زاد الرکب کے ساتھ مشہور نہیں ہوا یہ عبد اللہ بن ابی امیہ اسلام لانے کے قبل مسلمانوں پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتے تھے انھیں نے آنحضرت سے کہا تاملن تو من لک حتی تغیر لنا من الارض شیئاً ما اذتکون لک جنت من نخیل الایہ یہ (ابتدا ہی سے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ یہ جہنم کی حالت رہی۔ فتح مکہ کے پھر وہ قبل یہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے۔ ہم ہرگز ہمارا ماننا لائے گا مائیک کہ ہمارے لیے کوئی پتہ جاری کریں آپ کے لیے کوئی مانع ہماروں کا نہیں ہے پیدا ہو جائے ۱۲

روانہ ہو سکے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ ہی میں ملاقات کی۔ عین ابو جعفر
 ابن عیینہ بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن کثیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو جعفر
 ابن حارثہ اور عبد اللہ بن ابی امیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فیتہ العقاب میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہوئے تو ان دونوں
 آپ کے پاس جا چکی درخواست کی مگر آپ نے اجازت نہ دی پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 ابوسفیان تو آپ کے چچا زاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہیں اور عبد اللہ بن ابی امیہ آپ کے سسرالی رشتہ دار ہیں (پھر آپ کیون اجازت
 نہیں دیتے) تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو ان دونوں کی کوئی ضرورت نہیں میرے چچا زاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے
 سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مجھ سے کی وہ کی (مگر) پھر آپ نے دونوں کو اجازت دیدی چنانچہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
 اور اسلام لے آئے اور دونوں کے اسلام (بھی) اچھے ہو گئے۔ عبد اللہ مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ میں
 شہریک ہوئے اور حنین اور طائف میں شریک ہوئے۔ طائف ہی میں کسی نے انکو تیر مارا پس اسی روز انکی وفات ہو گئی۔ عیینہ
 ہیبت نادی مختص نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبد اللہ اگر اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کر دے گا تو میں تمکو غیبان کی
 لڑکی کے پاس ایجاؤنگا جو بہت موٹی تازی ہو کہ سامنے اُسکے شکم میں چار بل پڑتے ہیں اور پچھلے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے
 ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرما دیا کہ یہ مختص لوگ ہرگز تم لوگوں کے پاس نہ آویں۔ مسلم بن حجاج نے اپنی سند
 کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گریز میں ایک سیاہ کپڑہ پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ آپ اُس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوئے تھے
 اور اُسکا ایک سر اس شانہ پر اور دوسرا سر دوسرے شانہ پر تھا۔ وہ تھے اور ایسا ہی ابو الزناد نے اپنے والد سے انھوں نے
 عروہ سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ یہ غلط ہے اس لیے کہ عروہ نے عبد اللہ بن ابی امیہ کے زمانہ کو نہیں
 پایا جو ان انھوں نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے۔ اور اسکو اصحاب ہشام نے ہشام سے انھوں نے اپنے
 والد سے انھوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے اور یہ مشہور ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ بن وہب۔ بنی اسد بن عبد الغر بن قصی کے حلیف تھے اور اُسکے چچا تھے یہ عروہ خیبر میں شہید ہوئے انکو ابوی
 نے ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے نہیں بتایا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد۔ انکی کنیت ابو طاہر ہے۔ ۱۰۰ھ میں انکا ذکر ہمزہ کے باب میں گذر چکا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ زہر بن مغبت

یعنی ابو عقیل نے اسے حدیث روایت کی ہے۔ اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے انکو از دہنی قرار دیا ہے۔ انکا تذکرہ ہم نون نے
مختصر لکھا ہے۔

(سنیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن انیس۔ اسی۔ اسے جابر بن عبد اللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھکو خبر ملی ہے کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدیث بیان کرتے ہیں جو انھوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور یہ سنا اسکا آنحضرت سے نہیں سنا پس میں ایک ماہ کی مسافت طر کر کے اُنکے پاس ملک شام میں گیا۔ عاوم
ہوا کہ وہ صحابی عبد اللہ بن انیس ہیں انکے مکان پر گیا اور اندر کھڑا ہوا کہ جابر آپ کے دروازے پر کھڑا ہے۔ وہ شخص اندر سے
واپس آکر مجھے پوچھے کہ کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں میں نے جواب دیا ان یہ خبر سنتے ہی عبد اللہ بن انیس باہر نکل آئے اور
انھوں نے مجھے اور اپنے اُسے معاف کیا میں نے کہا کہ سنا ہے آپ نے ظلم کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو
میں آنحضرت سے نہیں سنی تھی خیال ہے کہ میں مرجاؤن یا آپکی وفات ہو جائے (اور میں محروم رہ جاؤں اسی حدیث کے لیے
پہان آیا ہوں) انھوں نے کہا ہاں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ [یا
اُسے فرمایا] سب بندے [برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مخمٹوں اور تہید ست مشور ہو گئے پھر اللہ انھیں ندا دیگا ایسی آواز سے
کہ جس طرح اسکو قریب کے لوگ سنیں گے اسی طرح اسکو دور کے لوگ بھی سنیں گے (اللہ فرمایگا) میں بادشاہ ہوں میں جزا دینے والا ہوں
(سنو) کوئی جنتی جنت میں جا نہیں سکتا اس حال میں کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے منظر کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ
میں جا سکتا اس حال میں کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے منظر کا طلبگار ہو جب تک میں قصاص نہ لا دوں یہاں تک کہ ایک طلبچہ
کا بھی قصاص ولاؤنگا لوگوں نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائیگا وہاں تو ہم تہید ست ہو گئے حضرت نے
فرمایا نیکوں اور بدیوں سے قصاص دلایا جائیگا یہ ظالم کی نیکیاں بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دی جائیں گی اور مظلوم کی بدیاں ظالم کے
سے رکھی جائیں گی، انکا تذکرہ امین مندہ اور ابولہیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو اور عبد اللہ بن انیس جہنی کو ایک ہی بابوں بیان
کیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں کو بتلایا ہے اور دونوں کو دو ترجمہ میں بیان کیا ہے اور اپنے دونوں کو
لا یک ہی ترجمہ میں جمع کر دیا ہے اور دونوں سے اسی حدیث کو بیان بھی کیا ہے جو ان لوگوں نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے
یہ بیان لیا ہے کہ ابو حاتم نے لکھا ہے ابن ابی اسحاق جہنی کے درمیان ہوا فرق حان لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں۔

(سنیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن انیس۔ جہنی تم اند اسی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث روایت کی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ یہ خاندان برک برہنہ ہے۔

ہیں جو کہ کاسب بن ہرہ قنعا علی کے بھائی تھے وزیر کلبنی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہیں انیس بن اسد
 ابن حرام بن خلیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نعاثہ بن ایاس بن یزید بن ابی اسد بن البرک بن دبرہ کے۔ برک بن دبرہ کے
 اولاد جنیہ میں داخل ہو گئی تھی۔ عبد اللہ ہاجر انصار می عقبی تھے غزوہ بدر اور احد و نیزان دونوں کے مابعد کے غزوات میں
 شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہے کہ وہ قبیلہ قنعا سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگوں کا
 بیان ہے کہ وہ قبیلہ جنیہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلہ انصار سے تھے۔ کلبنی کا قول ان کل
 اقوالوں کو جامع ہے۔ اس لیے کہ انھوں نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن دبرہ سے قرار دیا ہے اور چونکہ برک بن دبرہ کی
 اولاد میں جنیہ میں داخل ہو گئی تھیں لہذا سب جنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصار ہی کہلانے لگے۔ انکی کینت
 ابو یحییٰ ہے انکی اولادوں نے یحییٰ عظیمیہ اور عمرو اور عبد اللہ اور جابر بن عبد اللہ اور بشیر بن سعید نے حدیث روایت کی ہے
 یہ وہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیاتہ القدر کے بارہ میں سوال کیا تھا ابو یحییٰ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہے تو آپ
 اسی رات کو تیار دیکھیے کہ میں بھی اسی شب میں حاضر ہوں جس پر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیرے میں تاج کی شب میں آنا یہ ان لوگوں میں ہیں جن کو
 بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے ان میں ابو نصر بن بلق نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن محمد بن
 خبر دی وہ کہتے تھے جن میں ابو نصر بن بلق نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو قاسم یعنی نعم بن احمد بن المرجمی نے خبر دی وہ کہتے تھے
 میں احمد بن علی بن المثنیٰ سے خبر دی وہ کہتے تھے میں وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا
 وہ کہتے تھے میں عبد الرحمن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھوں نے عبد اللہ بن انیس سے
 روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا عکس شرک اور دالین کی
 نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی جو اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب کوئی پھر کے یہ کلمہ پڑھے جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اس کے
 دل میں قیامت تک سیاہی بٹھ جائے اور انکی وفات تشنگہ ہوگی میں ہوتی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے
 لکھا ہے مگر ابن سعد نے انکو اور ان عبد اللہ کو ہونک پہلے میں لکھا ہے۔ اسکا کہ میرے نزدیک دونوں
 ایک ہی ہیں اور اس ترتیب میں ابو عمر کا یہ قول کہ عبد اللہ بنی اسد جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہی
 دونوں کو ایک ہی شمار کر رہے ہیں۔ اگر پہلے میں ابن مندک کا اس کنا غلط نہیں تو (فی الواقع) یہ دونوں دو ہیں۔ اس لیے
 (کہ اب) اس کا یہ کہتے ہیں کوئی گفتگو نہیں کہ وہ واسطی ہیں اور کسی عالم نے سب عبد اللہ بنی نابی کو اسلی بیان نہیں کیا۔ بلکہ علمائے
 انکو انصاری اور حنفی اور قنعا ہی بیان کیا ہے۔ برک بن دبرہ اور جنیہ قبیلہ قنعا سے ہیں صحیح ہے کہ یہ دونوں
 ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اُنس - زہری - انکا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہے اور انھوں نے سیلان بن احمد سے انھوں نے حسن بن عبدالاعلیٰ یوسفی سے انھوں نے ابن اُنس سے عبد الرزاق سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے طلحہ بن جبار اللہ بن اُنس زہری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کہ حیرت میں لگی ہوئی تھی آپ نے اسے منہ کو کھولا اور کھڑے ہو کر اس مشک سے پانی نوش فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو جسے ابو غالب السکوشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے ابن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے یمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبد الرزاق کی سند سے بیان کیا ہے مگر انکی سند میں زہری کا نقطہ نہیں ہے اور اسکے تذکرہ کو عبد اللہ بن اُنس نے ہی کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اُنس یا ابن انس - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکو ابو عبد اللہ نے ہزال کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے انھیں کے تیرے ما عزریم کے وقت مقبول ہوئے تھے۔ مگر یہ عبد اللہ بن اُنس ہی ہوں اور اللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اُنس - عامری - لیلیٰ بن اشراق نے عبد اللہ بن اُنس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفی بن کر گئے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں آپ کی حضور میں گیا اور آپ کو اپنی قوم کے اسلام لانے کی خوشخبری دی تو آپ نے فرمایا کہ تم مبارک وقت ہو چنانچہ صبح ہوئے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب نے اسلام لیا ہے کیا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بارے فرمایا کہ اللہ عزوجل بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اوس بن قحطی - یہ عراقی اور کبائہ کے بھائی تھے۔ انکو عمر نے انکے تذکرہ کو مدراجاً انکے والد اوس بن قحطی کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں اپنے والد اور اپنے بھائی کبائہ کے ہمراہ شریک تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اوس بن قحطی بن الخزرج - انصاری خزرجی - یہ غزوہ بدر میں شریک تھے انکے کوئی - روایت مرزی معلوم نہیں ہوتی ہیں عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن عمرو بن عبد اللہ بن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے وہ کہتے تھے (غزوہ بدر میں) قبیلہ بنی طریث بن الخزرج سے عبد اللہ بن اوس بن قحطی

ابن مندہ نے انکو ایسا ہی بیان کیا جو نگر ابو خیر نے بیان کیا ہے کہ انکا سب یوں ہے عبد اللہ بن سعد بن اوس بن وقش - اور
 بعض لوگوں نے عبد اللہ بن حق کہا ہے اور بعض نے یوں بیان کیا ہے عبد اللہ بن احن بن اوس بن وقش اور ابو نعیم نے ابن اسحاق
 سے نقل کر کے اصحاب بدر کے ناموں میں یوں بیان کیا ہے کہ ابھن عبد اللہ بن احن بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف
 ابن الخزرج (بھی) ہے۔ بعض متأخرین نے یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ اسمین
 عبد اللہ بن اوس (بھی) ہے اور انکے والد کو خواہ انکا نام حق ہو یا احن (در بیان سے) چھوڑ دیا۔

میں کہتا ہوں جسکو ابن مندہ نے یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے صحیح ہے ایسا ہی ہے میں نے اسکو
 روایت کیا ہے جیسا کہ پہلے ترجمہ میں گذر چکا ہے (اب) ابن مندہ کی کوئی خطا نہیں اس لیے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہے
 اور عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی ہے عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ
 ابن طریف - اور اسکو سلوین فضل نے ابن اسحاق سے یوں روایت کیا ہے عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف
 ابن الخزرج بن ساعدہ - پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہے تو اسمین ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہے۔ عبد اللہ اور
 سعد بن عبدہ ثعلبہ بن طریف میں جا کر لجاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن سعد کے تذکرہ میں ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی اوفی - ابو اوفی کا نام غلتمہ ہے۔ وہ بیٹے ہیں خالد بن الحارث بن ابی اسد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے۔ اسلمی
 ہیں۔ انکی کنیت ابو خادیر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو ابراہیم ہے اور بعض کا بیان ہے کہ ابو محمد ہے غزوہ بدر میں شریک تھے اور بیعت بنی
 میں (بھی) شریک تھے و نیز غزوہ خیبر اور اہکے مابعد کے غزوات میں شریک تھے یہ ہمیشہ مدینہ میں رہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی وفات ہوئی تو کوفہ میں پتے گئے۔ کوفہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہوں میں آخری صحابی ہیں باقی رہ گئے تھے۔ (امام)
 احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی
 کے بازو پر ایک ضرب (کا داغ) دیکھا تو اسے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن میرے لگی تھی پس پوچھا
 کیا آپ آنحضرت کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھے انھوں نے فرمایا ہاں۔ اور بعض لوگوں نے اسکے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہے عبد اللہ
 ابن ابی اوفی سے عمرو بن مزیہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب شہرہ ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اسوقت انھوں حصہ ہزار
 میں قبیلہ اسلم کا تھا اسمعیل بن ابی خالد اور شعیب اور عبد الملک بن عمیر اور ابو اسحاق شیبانی اور حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن گھیل وغیرہ نے
 سلمہ جن لوگوں نے واقعہ بدر میں درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انکو اصحاب شہرہ بھی کہتے ہیں اور اصحاب
 بیعت الرضوان بھی کہتے ہیں ۱۱

ان سے حدیث روایت کی جو ہمیں ابراہیم بن محمد نعیمیہ وغیرہ اپنی اپنی سندوں سے ابو نعیمیہ قریبی تک خبر دی وہ کہتے تھے جیسے احمد بن
 حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہر سے سفیان نے ابو نعیمہ عبدی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد
 بن ابی اوفی سے مدنی کے حلت و حرمت کا سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوات
 کیے ہیں انہیں ہر لوگ مدنی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اسکو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا جو اور اسکو امام ثوری نے ابو نعیمہ سے
 نقل کر کے (یونان) روایت کیا جو کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں نے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمیں ابو عبد اللہ
 یعنی محمد بن محمد بن سہرا بن علی نعیمیہ مدنی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن اسمعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے جیسے عبد اللہ
 ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے معاویہ نے عمرو سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابواسحاق نے موسیٰ بن جعفر سے
 انہوں نے سالم بن ابی لہر سے [جو کہ عمرو بن عبد اللہ کے غلام تھے اور انہوں نے انکو مکہ تک بنا دیا تھا] روایت کر کے بیان کیا
 وہ کہتے تھے کہ اسے پاس عبد اللہ بن ابی اوفی نے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
 کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ حجت تو اردن کے سایہ کے نیچے جو عبد اللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ شدہ ہے جہاں میں ہوئی اور بعض لوگوں کا
 بیان ہے کہ نابینا ہو چکے بعد انکی وفات شدہ ہے جہاں میں ہوئی۔ یہ اپنے دائرہ میں اور سر کے بالوں میں مندی کا خضاب لگانے سے اسے
 (بالوں کے) دو گیسو تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

انکا لقب ذوالجوادین تھا۔ یہ بیٹے بن عبد نهم بن عقیف بن عییم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے۔ وہ بکر
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے (انوقت) انکا نام عبدالعزی تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ
 رکھ دیا۔ یہ چچا ہیں عبد اللہ بن مفضل بن عبد نهم۔ انکا لقب ذوالجوادین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا جب یہ ہوئی تھی
 کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام لیا ہر کیا تو ان لوگوں نے اسے کل کہتے چھین کر (منٹا کر دیا اور) ایک بجا یعنی کلی
 اڑھادی پس یہ اپنی قوم سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے جب آنحضرت کے قریب پہنچے تو اس
 کلی کو دو چاک کر کے ایک نازار بنا لیا اور دوسرے کا چادر اسے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے پس
 اپنے انکو ذوالجوادین فرمایا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا جو کہ انکو کلی داندہ نے ایک کلی دی تھی اسی کو دو چاک کر کے نازار اور چادر
 بنا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے واللہ اعلم۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
 آپ ہی کے ساتھ قائم اختیار کیا یہ بہت ہی نرم دل اور نعیمیہ و فاضل شخص تھے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ ہمیں ہمیشہ
 ابن احمد بن علی سنن ابن شہر آشوب سے روایت ہے کہ ایک خبر دی انہوں نے ابن سحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے محمد بن

اور ابوہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے انکا لقب ذوالبجادین تھا۔ یہ ہم تھے اپنے
 چچائی ذوالبجادین پرورش پاتے تھے وہی انکو (صبر و ہمتوں کی چیزیں) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے (یہی وہی
 وہیسا بن) اسکے چچا کو خبر ہو چکی کہ انھوں نے دین اسلام قبول کر لیا ہو تو انکو چچا نے اسے کہا کہ اگر تم نے (وہی) دین محمد (صلی اللہ
 علیہ وسلم) قبول کر لیا ہو تو مجھے کہہ دو تاکہ میں اپنی کل چیزیں جو میرے نکمہ دی ہیں انھوں نے جواب دیا بیشک میں مسلمان
 ہو گیا ہوں (مگر وہ چچا کو) پس اُسکے چچا نے اپنی وہی کل چیزیں اسے لے لیں یہاں تک کہ اُسکے ہون کے کپڑوں کو بھی اُٹھایا
 اسوقت یہ اپنے والد کے پاس گئے انکی والدہ نے اپنی کلی کپڑے اور کمرے کے نکمہ دے دیے۔ انھوں نے ایک کمرے کو بند بنا لیا
 اور وہاں سے کو چلا۔ پس اسی ہیست میں وہاں سے روانہ ہو کر (علی الصہب) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے
 ۔ آپ ہی سے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خانہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے تمام لوگوں پر نظر ڈالی کہ کوئی
 شخص باہر سے تو آپ کے پاس نہیں آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔ حضرت نے جب انکو دیکھا تو اسے دریافت کیا کہ
 تمہارا نام کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ میرا نام عبد الغزی ہے تو آپ نے فرمایا (عبد الغزی نہیں بلکہ تمہارا نام عبد اللہ ذوالبجادین ہے۔
 تم میرے ذوالبجادین ہو۔ چنانچہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالبجادین ہونا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید اور تسبیح
 اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے (ایک دفعہ) حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ربا کار ہے حضرت نے
 فرمایا ایسا نہ کہو یہ رقیق القلب لوگوں میں سے ہیں انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہوئی تھی۔ انہیں نے
 ابو وائل سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ واقعہ گویا اسوقت بھی میری نظر کے سامنے
 ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں عبد اللہ ذوالبجادین کی قبر میں کھڑے ہیں اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابو عمر (رضی اللہ
 عنہما) انکی نعش کو قبر میں دسے۔ یہ ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم اپنے بھائی کو مجھے اور قریب کرو چنانچہ
 انھوں نے اور قریب کر دیا، پس آپ نے انکی نعش کو قبلہ کی جانب لیکر مدین رکھ دیا اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے نکل
 آئے اور باقی کام حضرت ابوبکر اور عمر کے متعلق کر دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اُٹھ
 اٹھا کہ یہ دعا کرنے لگے کہ اے خدایا میں نے انکی راضی تھا اب تو بھی راضی ہو جا۔ ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے
 کہ عبد اللہ ذوالبجادین کے ساتھ جنتہ اللہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لطف و کرم دیکھ کر (اللہ نے) تمہاری کاش انکی جگہ میں ہوتا
 حالانکہ میں اُسے پندرہ برس پہلے اسلام لا چکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا تھا کہ اللہ نے تمہاری
 کاش اس قبر میں ہوتا ہے محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات غزوہ تبوک میں ہوئی مگر محمد بن اسحاق نے انکی جگہ میں ہوتا
 ہے نقل کر کے۔ روایت کی ہے کہ انکی وفات غزوہ موتہ میں ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے وہی دعا کی جو اور گذر چکی ہے۔

اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ جب اللہ نے کہا تھا کہ کاش میں ہی صاحب قبر ہوتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بکینہ۔ بکینہ انکے والد کا نام ہے وہ مٹی بن حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ کا نام ازدیہ تھا انکے والد کا نام مالک ہے وہ بیٹے بن قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازد شہوہ تھے یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے طینت تھے اور صحابہ بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ سو ب کیے جاتے ہیں اس وقت میں انکا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے عبد اللہ بن مالک بن بکینہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہے یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انھوں نے (قمام) بن ریم بن (حاکم) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر جو سکونت اختیار کر لی تھی انکے تذکرہ کو ابو عمر نے انکا کنیت ہی میں لکھا ہے اس لیے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبد اللہ بن مالک کے تذکرہ میں ہی آئیگا۔ اس لیے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو زمین ذکر کیا ہے۔
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن بکینہ بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعہ بن عدی بن غنیم بن الزبیر بن رشدان بن قیس جبینہ بن زید بن جہش مدنی۔ انکا نام (قبل اسلام کے) عبدا لغزری تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد اسلام کے) عبد اللہ رکھ دیا تھا۔ انکی کنیت ابو بکینہ تھی۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو فتح مکہ میں قبیلہ جبینہ کے علم بردار تھے۔ انکے لڑکے بچے اور معاذ بن عبد اللہ بن جبیب نے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بکینہ بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے (عامتھوراکے دن) لوگوں سے فرمایا تھا کہ یہ دن عامتھوراکا ہے لوگ اس میں روزہ رکھو ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی قوم کو تو ایسے حال میں پھوڑا ہوا کہ اس میں سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ اُس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہو اس سے کہو کہ اس روزہ کو پورا کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بکینہ کی وفات حضرت قاسم بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبل ہو چکی تھی انکا ایک لڑکا تھا انکو لوگ معاویہ کہتے تھے اُس نے دروردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر انکا نسب پورا نہیں بیان کیا گیا حضرت نے انکا ذکر مفارید میں لکھا ہے اور سلیمان بن احمد نے عمیر بن۔ تین ابو موسیٰ ابن ابی بکر مدینی نے کتاب خیر دی وہ کہتے ہیں ابو علی نے خیر دی وہ کہتے ہیں ابو نعیم نے خیر دی وہ کہتے ہیں

محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے محمد بن عبد اللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی خبیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابو اسامہ نے شعبہ سے انہوں نے ابو جویزہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ ابن بدر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عصیت بہن نذر نہیں ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجب اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل، مان ورقا بن عبد الغری - خزاعی - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ کے پہلے اسلام لائے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے اور انکے بھائی عبد الرحمن نے (حضرت) علی کے ہمراہ صفین میں مقابلہ کیا تھا۔ یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے فضل و خاص شاگرد ہیں تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے عبد اللہ بن عامر کے ہمراہ جو کہ شہداء جبری میں بعد خلافت عثمان (رضی اللہ عنہ) اہل اصبہان سے مصالحت کی تھی۔ یہی نے بیان کیا ہے کہ (واقعہ صفین میں) انکے (بدن) پر دو زہرہ اور دو تلواریں تھیں اسی کے ساتھ اہل شام سے مقابلہ کرتے تھے اور (یہ) کہتے تھے شہر

لم یبن الا العصب والتوکل ثم التمشی فی الریح الا اول مشی الجمال فی حیاض المنہل والشد لقیضی مایشا و یفضل
یہ برابر مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ (حضرت) معاویہ کے پاس پہنچ گئے (اتنے میں) اہل شام نے انکو چاروں طرف سے گھیر لیا اور نسل کر دیا۔ جب حضرت معاویہ نے ان کے نقش (کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر قبیلہ خزاعہ کی عورتیں تھیں پاتین تو وہ بھی ہے مقابلہ کرتے پھر انکے مردوں کا کیا کہنا ہے

انما الحرب ان عضت بالربعضھا . وان شمرت یوماً بالرب شمر
واقعہ صفین شہداء جبری میں ہوا تھا انکا تذکرہ بیرون نے لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن بدیل میں ورقا انکا شمار کتاب بلقات میں اہل اصبہان میں کیا گیا ہے۔ اور ابو نعیم نے یوں بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے عبد اللہ بن بدیل بن ورقا کا ذکر کیا ہے انکے متعلق جن لوگوں نے بیان لیا ہے انکے (جمع) اقوال ہی ہیں۔

اب صرف یہ بانی لکھا ہے کہ عبد اللہ بن بدیل نے کہا ہے: اور پہلے قافلہ کیساتھ کوچ کیا جا ہی قافلہ سیراب کرنے والے حوضوں پر پہنچ گیا اور جو چاہتا ہو حکم دیتا ہے اور کرتا ہے ۱۱۱۔ کلیب یک فیرتھ جو غنہ دلانے سے جو شش میں آجاتے تھے ہ موت نے ان پر حملہ کیا کہ وہ پرانہ ہو گئے: لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لوہائی انکو کاٹتی تھی تو وہ بھی اُسے کاٹ لیتے تھے: اور وہ ان سے مقابلہ کرتے رہتے تھے کہ مستعد ہو جاسکے ۱۲۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)
 یہ دوسرے بديل کے لڑکے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسخ تھیں کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ
 ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)
 ابن برہ - واری - انکا نام طیب تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھ دیا تھا۔ ابن اسحاق نے انکے تذکرہ کو قبیلہ
 واری کے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ وفد بن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اپنے
 ان لوگوں کے لیے خیر کے مال غنیمت سے پچاس وتس حکم دیا تھا اسکو ابو بلی غسانی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)
 ابن برہ - انکی کنیت ابو ہند ہے۔ واری ہیں۔ بعض لوگوں نے بریر بن عبد اللہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر
 لکھا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ اور وہ عبد اللہ جو اپنے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)
 ابن بریر بن ربیعہ - اسے ابو عبد الرحمن نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل مصر میں ہوا اسکو ابو سعید بن یونس نے
 بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)
 ابن بسر - بازنی - خاندان مازن بن منصور بن حکیمہ سے ہیں۔ انکی کنیت ابو بسر ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو صفوان ہے۔
 انھوں نے دو لون قبلہ (یعنی بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک انکے سر پر
 رکھا تھا اور انکے لیے دعا کی تھی۔ یہ اور انکی والدہ اور انکے والد اور انکے بھائی عطیہ اور انکی ہمیشہ و صدار سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسے اہل شام نے حدیث روایت کی ہے انھیں سے خالد بن معدان اور یزید بن حمیر اور
 سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیر ہم بھی ہیں۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن
 عیسیٰ بن سورہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن شیخ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے شعبہ نے جریز بن حمیر سے انھوں نے عبد اللہ بن بسر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک ذمہ) رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کے مکان پر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے حضور میں کھانا پیش کیا پس آپ نے اس سے کچھ کھا لیا
 اور ابا اس کے بعد چھوڑا اسے پیش کیے گئے پس آپ اسے کھاتے تھے اور اسکی گٹھلی کو اپنی دو انگشتیں سے اور وسط سے

پھینکتے تھے انکی وفات سنہ ہجری میں ہوئی اسوقت انکی عمر چورانوس سال کی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات بمقام حمص سنہ ہجری میں سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں ہوئی اور اسوقت انکی عمر سوسال کی تھی (مک شام میں سب صحابہ کے اخیر میں انھیں کی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ قبیلوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے عبد اللہ بن بسر کو سلمی اور مازنی دونوں بیان کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں اس لیے کہ سلیم مازن کے بھائی تھے اور عبد اللہ سلیم کے لوگوں کے حلیف بنی نہیں تھے تاکہ اسکی وجہ سے انکی ذمہ منسوب کیے جائیں۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن بسر نسہ سی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ مازنی نہیں اس لیے کہ قبیلہ بنی مازن قبیلہ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے۔ انکو طبرانی نے اپنی سنن میں بیان کیا ہے مگر یہ انکی طائفتی ہے جو ان میں شک نہیں کہ یہ دونوں شاہی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عبد اللہ صوری اور ابو بکر خطیب وغیرہ نے کیا ہے اور ان لوگوں نے ان دونوں قبیلوں میں فرق کیا ہے۔ پس صحیح یہ ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبری دے کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابو بکر قرانی اور ابو بکر صالحی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے میں ابو بکر ابن زہود نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو قاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں فضل بن مہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ عبد اللہ بن مہل شاذان بیان کیا ہے وہ کہتے تھے میں عبد اللہ نصری نے بیان کیا ہے جو کہ عبد اللہ بن بسر کے اولاد میں سے ہے وہ کہتے تھے عبد الرحمن اور مازنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں تمہارے دادا عبد اللہ بن بسر کے پاس ایسے حال میں گیا کہ غزوہ کربلا تھا اور وہ حکم حمص کے امیر تھے اصحاب نے مجھ سے فرمایا کہ اس پر عمر و بن تمیم سے ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں جو تمکو خوش کرے و اللہ بیٹا اوقات اس حدیث کو سرکشوں سے چھپا رکھی ہے۔ میں جواب دیا ہاں (ضرور فرمائیں) پس انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد عبد اللہ ابن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (دولت خانہ کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسے میں آنحضرت علیہ السلام پیشاں پیشاں (بشاش) ہنر لوگوں کے پاس تشریف لائے (اسوقت خوشی میں) آپکا چہرہ مبارک خوب ہی چمکا رہا تھا پس ہم آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (اسوقت) ہم جو آپ کے چہرہ مبارک کی بدوشنی و لطافت کو دیکھ رہے ہیں وہ کیا ہم لوگوں کو بھی خوش کرونگی۔ آپ نے جواب دیا (سنو) ابھی جبرئیل (علیہ السلام) نے آکر مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو شفاعت (حاکم) دیدیا ہے۔ اس پر ہمت عرض کیا یا رسول اللہ کیا شفاعت دے گی ہنسی ہاتھ کے لیے ہوگی آپ نے فرمایا نہیں جبرئیل نے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام فریشیوں کے لیے ہوگی آپ نے جواب دیا نہیں پھر میں نے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپ کے ہاتھ کے لیے ہوگی آپ نے فرمایا (ہاں) یہ شفاعت میری امت میں ان لوگوں کے لیے

ہوگی جو کہ گنہگار اور بدکار میں۔ ابو عمر وغیرہ نے بیان کیا جو کہ عبد اللہ بن بسر سے عمر و بن روید نے حدیث۔ و اصحٰت کی ہے۔
انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اپنی عمر و کا لکھنا صوری اور خطیب کے قول کی تائید کر رہا جو کہ یہ مازنی نہیں لکھتے علم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل۔ کنانی۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ بان (یہ ضرور۔ جو کہ) انھوں نے آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ گویا یا ہے۔
انے ابو سلیمان مہدی نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں نے
بھی انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ میں کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکوتہم (آگے) بیان کریں گے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر بن ربیعہ۔ سعدی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور عامر بن نفیل کے قصہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نامہ بن نفیل کے آنے اور جانے اور انکے
موت کے حالات کو بیان کیا ہے۔ و نیز انھوں نے ضحاک بن سفیان کلانی کے اسلام لانے کے حالات بیان کیے ہیں اور انکا
کافی ہے ایمان پر اس قصہ کے ذکر کرنیکی ضرورت نہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر صدیق۔ (حضرت) ابو بکر کا اسم مبارک عبد اللہ بن عثمان ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ ان لوگوں کے نام میں کیا
جائیگا جن لوگوں کے والد کا نام عبد اللہ ہے۔ یہاں پر انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بکری۔ انکا نسب معلوم نہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ (علمون میں) سب سے افضل عمل کون
ہو۔ انے انکی لڑکی ہینہ بنت عبد اللہ بکری نے یہی حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابن جبہ نے اپنی سن کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے
خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے عبد الزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہین سفیان نے
جاہر سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عبد اللہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر ہی وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ حضرت)
عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے ایک (ذراتی) بھائی
کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے۔ اُسے مجھے توریت کا خلاصہ لکھ کر دیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں آپ کو بھی لکھ کر دے گا۔

(اسکو سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصہ سے) متغیر ہو گیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ (اسوقت) میں نے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک (کی حالت) کو نہیں دیکھتے ہیں پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے آثار غصہ جاتے رہے اور آپ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اسوقت تم لوگوں میں موسیٰ علیہ السلام ہی آجائیں اور تم لوگ انکی اتباع کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو یقینی گمراہ ہو جاؤ۔ تم میرے مخصوص ہو اور میں تم لوگوں کے لیے مخصوص ہوں۔ اسکو خالد اور حُرَیث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انھوں نے ثابت بن یزید سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ و نیز اسکو مشیم اور حنفس بن عیاش وغیرہ نے مجالہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ثابت بن یزید سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے اہل کتاب کے قصہ کو ابن عبد اللہ بن ثابت کے تذکرہ میں لکھا ہے جگہ تذکرہ انکے بعد ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری انکی کنیت ابواسید ہے اور فتح الف کے ساتھ) اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابواسید جو نمر الف کے ساتھ۔ مگر صحیح ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) روایت کی ہے کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل (دین میں) لگاؤ۔ اسکو تینوں نے بیان کیا ہے۔ اور اسکے قائل ابو عمر بھی ہیں کہ شعبی نے (اسے) ایک دوسری حدیث اہل کتاب کے کتابوں کے بارے میں بیان کی ہے مگر انکی یہ حدیث مضطرب ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابواسید انصاری وہی ہیں جن ابوطیفیل نے حدیث روایت کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان ابواسید انصاری کا نام ثابت ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے (یہاں تک) کہ سب ابو عمر کے کلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے عبد اللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابواسید تھی اسکو یحییٰ بن صاعدہ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو حمزہ سے انھوں نے ابوطیفیل سے انھوں نے عبد شمس ابن ثابت سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکوں کو بلوایا اور روغن زیتون منگوا کر آئے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنے سروں میں ڈالو۔ ان لڑکوں نے انکا کیا پس یہ ان لوگوں کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل سے اعراض کرتے ہو۔ ابوطیفیل نے بھی روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن میں لگاؤ۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت کی کنیت ابواسید ہے اسکو بعض متاخرین نے ابن صاعدہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور یہ ابن صاعدہ میرے نزدیک اس سے کہ جس نے شعبی روایت کرتے ہیں مقدم ہیں۔ پس (اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ) ابو عمر اور نعیم کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ یہ دونوں

عبد اللہ بن ثابت ایک ہی ہیں اور ابن مندہ کے نزدیک دونوں درحقیقت دو ہیں مگر حق انھیں دونوں کا قول ہے
انکا تذکرہ بیہون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ثابت - انصاری - انکی کنیت ابو سعید - ظفیری ہیں - خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن النضر سے ہیں لکن
ذکر جابر بن عتیق کے تذکرہ میں بوجہ - ہیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہے قبیلہ بنی نضر سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیق - انھوں نے عتیق بن انصاری بن عتیق
جو عبد اللہ بن عبد اللہ کے نانا تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جابر بن عتیق بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ انکو حالت نشی میں دیکر بلند آواز سے پکارا مگر انھوں نے
جواب نہیں دیا - تو آپ انکا شہداء الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اسے ابو سعید ہم لوگ اب تمہارے پاس میں ہے اختیار ہیں -
اسکے بعد عورتوں نے چیخ مار کر رو دنا شروع کیا تو جابر بن عتیق نے عورتوں کو منع کیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ابو عبد الرحمن جب تک یہ زندہ ہیں انکو رونے دو - آخر شش انکی وفات اسی مرض میں ہو گئی - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو اپنے کرتہ مبارک میں کٹنایا - انکا تذکرہ بیہون نے لکھا ہے - بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو سعید کنیت ابن عبد اللہ کی ہو
جوان عبد اللہ بن ثابت کے لڑکے میں انتشار اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائے گا - صحیح ہے کہ یہ کنیت انکے والد کی
ہو - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو ظفیری بیان کیا ہے - مگر ابو عمر نے انکو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں کیا کبھی نے بیان کیا ہے کہ
ابو سعید کنیت عبد اللہ بن ثابت بن قیس بن ہبشہ بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک
بن اوس کی جو - یہ اور ظفر (دونوں) مالک بن اوس میں جا کر ملجاتے ہیں - اس لیے کہ ظفر بیٹے ہیں خزرج بن عمرو بن مالک بن
اوس کے - واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن اصم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی - یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور
انکے بھائی بھاش بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے ان دونوں کا ذکر بھاٹ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے - انکا تذکرہ
بیہون نے لکھا ہے - مگر ابن مندہ نے انکا نسب یوں بیان کیا ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن خزیمہ یعنی حرمہ کی جہ حنظلہ بیان کیا ہے مگر خزیمہ
ہی صحیح ہے - ابو موسیٰ انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے مگر ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہیں
ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے مگر ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے مگر ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے مگر ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے

یہ دیکھا ہو کہ ابن مندہ نے بحاث کو جو عبد اللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہیں بیان کیا تو یہ خیال کر لیا ہوگا کہ انھوں نے عبد اللہ کا بھی ذکر نہیں کیا یا دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہو کہ چنان پر ابن مندہ نے الکاتب اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہو عبد اللہ بن ثعلبہ بن حنیفہ
تو اسکو دیکھا خیال کر لیا ہوگا کہ یہ اور ہیں۔ حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہو ورنہ فی الحقیقت دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوالہی نے الکاتب ذکرہ
مع صحیح نسب انکے بھائی بحاث کے تذکرہ میں بیان کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن حصیر۔ الکاتب اور نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہو۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت
سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ جہن ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن کبیر تک خبر دی انھوں نے محمد بن
اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے زہری نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن حصیر زہری سے روایت کر کے بیان کیا اور عبد اللہ
ابن ثعلبہ کی پیدائش فتح مکہ کے سال میں ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے
اپنا دست مبارک ان پر پھیر دیا۔ انکے لیے دعا برکت کی (اور نیز) جہن عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے کہ جہنک لقب دفاق تھا خبر دی
وہ کہتے تھے جہن ابو قاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے جہن ابو طالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے
جہن ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے جہن محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہن قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے
جہن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہن ابراہیم نے عباد بن اسحاق سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عبد اللہ بن
ثعلبہ بن حصیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا احد کے لیے فرمایا تھا کہ
ان لوگوں کو مع خون کے (بغیر غسل دلائے ہوئے) دفن کرو اس لیے کہ جنتہموا بن فی سبیل اللہ ہیں قیامت کے دن
اسی حال سے اٹھیں گے کہ انہوں نے خون میں ترمیوگا اور اسکی خوشبو شک کی خوشبو کے مانند ہوگی انکی وفات ششمہ ہجری میں ہوئی
تھی اسوقت انکی عمر تیرانوے سال کی تھی۔ یہ ان لوگوں کے قول کے مطابق ہے کہ جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ انکی پیدائش زمانہ ہجرت
سے پہلے ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ انکی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور انکی وفات ششمہ ہجری میں ہوئی تھی
اسوقت انکی عمر تیرانوے سال کی تھی واللہ اعلم۔ انذاتہ کرہ تمیون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ صحابی ہیں۔ ان سے عبد الرحمن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہو اور کبھی بن سعید نے ثور بن یزید سے
انھوں نے عبد اللہ ثمالی سے نقل کر کے حدیث روایت کی ہو اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبد اللہ ثمالی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں تھے مگر اہل شام کے بعض لوگوں نے اسے احتیاف کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ تابعی تھے۔ انکا تذکرہ

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن سفیان نے بیان کیا جو اہل حدیث سے تھے اور وہ ان کے پرہیزگار لوگوں میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا عبد بن ابی عائشہ سے سنا دیکھتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن جابر بیانی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نماز میں دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے اسے ایک حدیث فضائل (سورہ فاتحہ کے متعلق نقل کی ہو جسکو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن جابر۔ عبد بنی بعض لوگوں نے انکا نام عبد الرحمن بیان کیا ہو۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ عہدہ اہل بیت کے اُس وفد میں تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا چونکہ یہ اس وقت (مغیر الحسن تھے لہذا انکا شمار نہیں تھا انھوں نے (پسے) ہجرین میں سکونت اختیار کی تھی (بعد میں وہاں سے) منتقل ہو کر بصرہ میں چلے گئے۔ حادثہ بن مرہ سے نفیس سے (بکر اہل بصرہ کے ایک شخص ہیں) اور انھوں نے عبد اللہ بن جابر عبدی سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اُس وفد میں تھا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تھا آنحضرت نے ہم لوگوں کو ان (چار) طرف سے اپنے (باہر) اور منہم اور نفیز اور مزقہ میں پانی پینے سے منع فرمایا مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور میں اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جو وقت منیٰ میں پہنچا میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلنا کہ حسن بن علی کو سلام کرنا چاہتا ہوں چنانچہ میں والد کے ہمراہ انکی خدمت میں پہنچا جب حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) نے میرے والد کو دیکھا تو میرا کمر بٹھنے کے لیے جگہ دی اُسکے بعد کسی نے حضرت حسن سے نبیذ کے گھرے کا حکم دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ (اسکا استعمال) جائز ہے میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابو محمد (آپ ایسا کہتے ہیں) بعد اُسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نبیذ کے ظروف کی بابت (ممانعت) فرمائی ہے انھوں نے جواب دیا ہاں تمہارے بعد پھر اسکی اجازت ہو گئی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن جابر بن عتیق۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اس قدر مروی ہو کہ آنحضرت جبر کے عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اسکو (امام) نسائی نے اپنے سنن میں ایسا ہی بیان کیا ہو۔ اس سند میں اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اُس شخص کی بابت بہت اختلاف ہو جسکی عیادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص ہی جبر ہیں اور بعض اسکے قائل ہیں کہ وہ جابر ہیں اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور بعض نے یہ بیان کیا ہو کہ آپ نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر ومان موجود تھے اکثر لوگ اسی کے قائل ہیں کہ آپ نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی۔ میں نے سب

اقوال گواہی اپنے موقع پر اسی کتاب میں لکھا ہوا اور ہر قول کے قائل کو جس بیان کر دیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر خزاعی۔ انکی گلیٹ ابو عبد الرحمن ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے کو قوسین سکونت اختیار کی تھی۔ ساک ابن حرب نے اسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ میں کسی لکڑی یا مسواک کا ٹوچہ لگا گیا تو اس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے مجھ کو تکلیف دی مجھے اسکا بدلہ دینا چاہیے۔ آپ وہ لکڑی جو آپ کے دست مبارک میں تھی اُسکو دیکھی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اس شخص نے آپ سے شکہ مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ میں معاف کیا تاکہ آپ اسی کے عوض میں قیامت کے دن میری شفاعت کریں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عبد نے بیان کیا ہے کہ یہ غیر ہے۔ ابن جبیر وہی ہیں جنہوں نے ابوقیل سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن عثمان بن اُمیہ بن امر القیس۔ امر القیس کا دوسرا نام برک ہے وہ بیٹے بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس کے۔ انصار سی ہیں اسی ہیں۔ بیت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے۔ یہ بھائی ہیں خوات بن جبیر کے جو صاحب ذات النجین کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے دن عبد اللہ کو تیرا نازون پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم لوگ ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگر جہنم دیکھو کہ پرند سے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں مگر جب مشرکوں نے شکست کھائی تو لوگ عبد اللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبد اللہ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا کیا جواب دو گے (دیکھا جنوں نے نماز) آخر شش انکو چھوڑ کر سہا چلے گئے پس اتنے میں مشرکوں نے آکر انکو شہید کر دیا انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۹ انکو صاحب ذات النجین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ایک عورت سے جسکا لقب ذات النجین تھا انکا واقعہ گذرا تھا وہ واقعہ یہ ہے کہ بتی تیم کی ایک عورت زانہ جاہلیت میں گئی بیچنے کے لیے لکھن دو شک گھی لے کے نگر سے چلی آتا راہ میں خوات بن جبیر نے انہوں نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جا کر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا بیج بتا دو میں یہیں خرید لوں نرخ ڈھو جائیکے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی بھی بتا دو بیچنا ایک شک دیکھو لکر انہوں نے گھی دیکھا بعد اُسکے وہ شک بغیر نہ کیے ہوں اس عورت کو پکڑا دی اور دوسری شک کھولی اور وہ بھی اس عورت کو پکڑا دی جب اُسکے دلوانا اتنے پس گئے تو خوات نے اس سے تقاریبت کی اور بعد فراغت کے ہمال گئی یہ قسم انکا مشہور ہو گیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کی طور پر انہیں فرمایا کرتے تھے کہ اسے خوات تمہاری خرید کی ہوئی تھی اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اے میں اس فصل سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محض بن رہا ہ بن یحییٰ بن صبرہ بن مرة بن کثیر بن غنم بن دروان بن اسد بن خزیمہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ اسدی بہن انکی والدہ اُمیہ بنت عبد المطلب ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ یہ قبیلہ انبی عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حرب بن اُمیہ کے حلیف تھے (مگر اس میں کوئی مخالفت نہیں اس لیے کہ) جب حرب بن اُمیہ کے حلیف ہو گئے تو عبد شمس کے بھی (ضرور) حلیف ہو گئے۔ اس واسطے کہ عبد شمس اسی قبیلہ کے آدمی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہم میں چھپے ہیں اس سے پہلے عبد اللہ اسلام لائے تھے۔ یہ اور انکے دونوں بھائی ابو احمد اور عبید اللہ اور انکی بہنیں زینب بنت محض جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اور ام حبیبہ بنت محض اور حنیئہ بنت محض۔ سب دونوں دفنہ ہزت کر کے حبش میں گئیں تھیں۔ عبید اللہ وہیں حبش میں نضلی ہو کر مرے۔ انکے بعد انکی بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہیں حبش میں تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سے نکل کر لیا۔ (جب) عبد اللہ صبح اپنے اہل و عیال اور بھائی کے مدینہ میں ہجرت کر کے گئے تو ناصحہ بن ثابت کے مکان پر اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک سریزہ کا سردار بنا دیا پتلا بعض یہ سب سے پہلے سردار ہیں جنکو رسول خدا نے مقرر کیا اور انکی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہو جسکو مسلمانوں نے لیا۔ انہیں نے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے بقیہ کو تقسیم کر دیا (اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام میں اسی دن ہوا۔ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن محض نے (میرے والد) سعد سے غزوہ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ چنانچہ دونوں ایک۔ جانب ہو گئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے خدا جسوقت میں کل دشمنوں سے ملوں تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ میں) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو پس میں اُس سے لڑوں اور اُسکو تیری راہ میں قتل کر دوں اور اُسکے ہتھیاروں کو لیلوں اس پر عبد اللہ بن محض نے آمین کہی اُسکے بعد خود یہ دعا کی کہ اے خدا کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ میں) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو۔ اُس سے میں تیرے لیے مقابلہ کروں اور وہ مجھے مقابلہ کرے وہ غالب اگر مجھکو قتل کر دے اور مجھکو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ لے پس جسوقت میں تیرے حضور میں حاضر ہوں تو مجھے پوچھے کہ اے عبد اللہ کسکی راہ میں تمھاری ناک اور ہتھارے دونوں کان کاٹے گئے ہیں میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں۔ پس جواب میں تو یہ کہے کہ تم نے سچ کہا۔ سعد کہتے تھے کہ عبد اللہ بن محض کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن میں اپنے اُنکی ناک دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک تاگر میں مبتلق تھے۔ ہمیں ابو قاسم یعنی یحییٰ بن اسد بن یحییٰ بن یونس رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب ابن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین یعنی محمد بن احمد بن علی انہو سے نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی

ابراہیم بن محمد بن الفتح حلی مضمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسیٰ صدنا مضمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ابو عثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اصبحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ابن عیینہ نے علی بن زید بن جدرغان سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش نے غزوہ اندک کے دن یہ عساکر کے خدائیں تھیں مگر وہاں ہوں کہ جب میں کل دشمن سے مقابلہ کروں تو وہ مجھ کو قتل کر دے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جو وقت میں تجھے ملوں تو توجھ سے پوچھے کہ کسکی راہ میں تمہاری یہ حالت ہوئی میں عرض کروں کہ تیری راہ میں چنانچہ انکا دشمنوں سے مقابلہ ہوا اور انھوں نے انکو قتل کر دیا اور جو انھوں نے کہا تھا سب کیا ابن مسیب کہتے تھے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ کی اخیر قسم کو پورا کرے گا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہے۔ زبیر بن بکاء نے موافقات میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ اح کے دن ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عزوون یعنی خمر کے درخت کی ایک شاخ دیدی۔ پس وہ انکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی اسی دن سے وہ عزوون کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہ تلوار برابر لوگوں کے پاس رہی یہاں تک کہ بنات کی کے ہاتھ دو سو دینار کو فروخت کی گئی جس نے انکو غزوہ احد میں شہید کیا وہ ابو حکم بن اشرف دن شریف ثقفی تھا اسوقت انکی عمر چالیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔ یہ اور انکے مامون حمزہ بن عبدالطلب ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن جحش کے ترکہ کے منوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے تھے پس اپنے انکے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خرید لیا۔ عبداللہ کو لوگ مجموع فی اللہ کہتے تھے زبیر ابن یحکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابن ہشام کو ثابت کر دیا اللہ کا ادب کرتا تھا۔ میں ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس گھر یعنی دار ارقم میں داخل ہوا اور ہشام بن عبداللہ ابن مروان نے انکو اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کا وظیفہ مقرر کر دو اتنے میں عبداللہ مجید فی اللہ کے لڑکے کے پاس آئے اور انھوں نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے انکا وظیفہ مقرر نہ کیا حالانکہ اگر کوئی شخص اپنے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھایا جاتا تو عبداللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھائے جائے پھر بھی ابن ہشام نے انکا وظیفہ نہ مقرر کیا اور ابن ابی شجاء کنذی کا وظیفہ مقرر کر دیا اس لیے کہ انھوں نے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہوں۔ پس انھوں نے یہ جواب دیکر کہ بیشک ساتھ رہنا کم نفع دیکھا وظیفہ مقرر کر دیا۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہما

امین جد بن قیس۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ یہ خاندان بنی سلمہ سے ہیں جو انصار کا ایک قبیلہ ہے۔

غزوہ ہند اور اٹھ مین شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر بن سہین نے اپنی سند سے یونس بن کثیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن ششم بن کعب ثم من بنی نضار بن سنان بن عبید سے عبد اللہ بن جند بن قیس بن خنساء بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جعداء۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام ابو جعداء ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ کنانی ہیں اور بعض لوگ اسکے قائل ہیں کہ یہ یثیمی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبدی ہیں۔ اسے عبد اللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی جعد نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خالد خدا نے عبد اللہ بن شقیق سے انھوں نے عبد اللہ بن جعداء سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کے شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو قبیلہ تمیم کے لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ عبد اللہ بن جعداء کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ (ﷺ) کیا وہ شخص آپ کے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپ نے جواب دیا (ہاں) میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن فضال اور امام نووی اور ابن علیہ اور زید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انھوں نے عبد اللہ بن قیس سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور عبد اللہ بن جعداء سے عبد اللہ بن شقیق نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوئے تو آپ نے جواب دیا جب آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان میں تھے (یعنی پیدا بھی نہیں تھے)۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد۔ خناجی۔ خناجہ بیٹے بن عمرو بن عقیل کے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نسب یون بیان کیا ہے عبد اللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی۔ یہ صحابی ہیں انکے اس نسب کو ابن ماکولانے بیان کیا ہے۔ انکا شمار اہل طائف میں ہے۔ اسے ایک صحیحی علی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہرا بن طاہر سامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعداء نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عیسیٰ بن سکین بلدی نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اشعم بن قاسم حرانی نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے علی بن اشدق نے عبد اللہ بن جراد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو حجرے پڑھ کر سنانے تو آپ نے اول میں فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور دوسرے میں بیزارا

کہ تم نے غلط کہا وہ دونوں مصرعے پر تھے ۵

الاکل شیء ما خلا اللہ باطل وکل نعیم الا محساة ذرا نکل

پہلے کے بعد تو اپنے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور دوسرے کے بعد اپنے فرمایا کہ تم نے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اور یعلیٰ بن اشدق نے اسے یہ بھی روایت کی جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اُس آدمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مقر ہو تو میں اُس شخص کا دشمن ہوں۔ عبد اللہ بن جرہاد سے یعلیٰ بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی اور وہ ضعیف ہیں چنانچہ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ یعلیٰ بن اشدق ضعیف (راوی) ہیں وہ ایک دہاتی آدمی تھے۔ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر بن انس بن عامر بن علی سلیمی۔ انکا شمار۔ اہل بصرہ میں ہو۔ نائل بن مطرف بن رزین بن انس نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اُس وقت) ہزار ایک کنواں دین میں تھا پس میں (اسکے لیے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنے بچہ کو ایک۔ تحریر لکھ کر دیدی۔ اور اُسی کو یحییٰ بن یونس شیرانی نے عبد السلام بن عمر سے انھوں نے نائل بن عبد الرحمن بن عبد اللہ جزیر بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے باپ دادا سے انھوں نے عبد اللہ بن جرہاد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اُس تحریر کی ابتدا یہ تھی۔ ان ہذا الکتاب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر۔ زبیدی۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے صحابہ میں بیان کیا اور انھوں نے حیوۃ بن شرحبیل سے انھوں نے عقبہ بن مسلم سے انھوں نے عبد اللہ بن جریر زبیدی سے نقل کر کے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونا ہو گوشت کھایا اُس وقت ہم مسجد میں تھے اتنے میں نماز شروع ہوئی پس کسی نے جگر کنکر یون میں ہاتھ پونچھنے کے اور کچھ ناک کھیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا اور کہا ہے کہ انکو لوگوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ مگر صحیح ہے کہ یہ عبد اللہ حارثہ بن جریر کے بیٹے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ صحابی ہیں۔ انکی والدہ

۱۱ صحیح ہے جتنی چیزیں اللہ (عزوجل) کے مانوا اور سب باطن میں اور مستحقین میں سب بالآخر نازل ہو رہا ہے

اسما بنت عمیس ختمہ بین انکی پیدائش حبش میں ہوئی تھی (اس لیے کہ اسکے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کر کے حبش میں گئے تو یہ وہیں پیدا ہوئے۔ پس حبش میں سب سے پہلے مسلمان ہو کر پیدا ہونے والے ہی ہیں یہ (وہاں سے) اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں گئے۔ محمد بن ابی بکر صدیق اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیانی بھائی ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں نیز انھوں نے اپنی والدہ اسما اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے حدیث روایت کی ہے اور اسے انکے لڑکے اسمیل اور اسحاق اور معاویہ اور محمد بن علی بن حسین اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہیں جو وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت عہد اللہ دس سال کے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یعیق اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے جب عبد اللہ بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جو وقت جعفر کے موت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل و عیال کے لیے کھانا طیار کر و اس لیے کہ ان لوگوں کو آج ایسی خبر ہو چکی ہے جو سب کاموں سے ان سب کو باز رکھنے والی ہے۔ اور ہمیں ابو فضل بن ابی الحسن خزومی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسما نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن ابی عقیوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبد اللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن چھکوا پنا روین بنا کر اپنے پیچھے بٹھلا لیا اور آہستہ سے چھکوا ایک حدیث بتلائی جسکو میں کسی سے بیان نہیں کرتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قنار حاجت کے وقت ہر وہ کے لیے ریگستان میں گھومنے فرماتے تھے یا دیوار دن کو پس (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے بلخ میں تشریف لے گئے اُس بلخ میں ایک (بھوکھا) اونٹ (بندھا) تھا اُس اونٹ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چپخنے لگا اور اسکی دونوں آنکھوں سے پانی جاری ہوا (اسکو دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اُسپر پھیرنے اُسکے سر سے کوہاں تک اور اُسکے دونوں سروں تک پھیروا پس وہ چُپ ہو گیا۔ اُسکے بعد آنحضرت نے دریافت کیا کہ یہ کس کا اونٹ ہے۔ اسے میں انصاری کا ایک جوان شخص آیا اور اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا اونٹ جو تو اپنے فرمایا لکھو اس جانور کے متعلق خدا سے خوف نہیں ہوتا کہ اُس نے چھکوا کا ایک بنا دیا ہے اور تم اسکو بھوکھا رکھتے ہو) اسے (سُخت) شکایت کی ہو کہ تم (سہارو کر) اسکو دوڑاتے ہو اور (پھر بھی) بھوکھا رکھتے ہو۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن جعفر سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران ہیں اور عورتوں میں

بہتر تھا کہ نسبت نوید میں جب اللہ بن جعفر ایک کریم اور سخی اور ہر دو بار تنہا تھے انکو لوگ بکرا بکرا کر رہے تھے۔ ہمیں ابو محمد
 یعنی قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذنا خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے بہت ابو الحسن بن علی
 ابن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابو الحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو بکر نے
 خبر دی وہ کہتے تھے میں جب اللہ بن احمد بن رمیہ بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے میں محمد بن قاسم بن غلام نے خبر دی
 وہ کہتے تھے بہت اہمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درہم
 قرض دیے پس جب زبیر شہید ہوئے تو انکے لڑکے عبد اللہ بن جعفر سے کہہ گئے کہ میں نے اپنے والد کے وصیت نامے میں
 لکھا ہوا دیکھا ہوا کہ انکو دس لاکھ درہم آپکے ذمہ چاہیے عبد اللہ بن جعفر نے جواب دیا بیشک وہ سچے ہیں جب تم یہاں ہوئے و صلوا
 کر لو انکے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ اسے ابو جعفر مجھ کو ہمہ ہو گیا تھا وہ مال
 آپ ہی انکے ذمہ ہے اور ابو جعفر نے جواب دیا نہیں اب وہ مال انھیں کا ہے ایسے میں نہیں لوں گا عبد اللہ بن زبیر نے کہا میں
 اسکو گوارا نہیں کرتا کہ آپ نہ لیں اس پر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انھیں کا ہے اس کی ضرورت نہیں اور اگر تم
 اسکو بہتر نہیں سمجھتے تو میں نہیں دیتا میں تم جب چاہو اور اگر تم اسے نہیں پس زمین گرتے تو میرے ہاتھ انکا کوئی
 مال فروخت کر دو عبد اللہ بن زبیر نے اسکو پسند کیا اور کہا کہ میں خبر دیکھوں چیرا آپکے ہاتھ فروخت کروں گا مگر ذرا پہلے لوگوں سے
 قیمت کرا لوں پس وہ گئے اور قیمت کرا کر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ میں بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ ہی نہا چلیں اور کسی دوسرے کی
 جائیداد ضرورت نہیں مگر چنانچہ ابو جعفر انکے ہمراہ گئے اور عبد اللہ بن زبیر نے انکو ایک ہیرا زمین دیدی اور انکی قیمت انہی سے بیان
 کر دی جب اس سے فارغ ہوئے تو عبد اللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے کسی جگہ اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ سے چھا دو پس اس
 غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین میں چھائی چھا دیا اس پر عبد اللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سے پڑھی
 اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوئے تو اپنے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو گھوڑو چنانچہ اُسے گھوڑا پس لیا گیا وہ ان
 پانی کا چشمہ نکل آیا۔ عبد اللہ بن زبیر نے اسکو دیکھا کہ اس سیرے زمین واپس کر دینے تو عبد اللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ سیرے
 دعا اور اسکی مقبولیت کو مان جائیگی میں (ہرگز) واپس نہ کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب انکے قبضہ میں وہ زمین آئی تو عبد اللہ
 ابن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہو گئی۔ عبد اللہ بن جعفر کے جو دو گرام اور محل و ہر و باری کے اتنے واقعات
 میں کہ انکا احاطہ نہیں ہو سکتا انکی وفات مدینہ میں حجاز کے سال ۱۱۰ ہجری میں ہوئی تھی اس وقت حاکم مدینہ ابان بن عثمان
 تھے انھوں نے خود انکے غسل اور تجویز و تکفین میں شرکت کی تو انہی انکے تخت کے پیچھے تھیں اور انھوں نے اپنے گریبانوں
 کو چاک کر ڈالا تھا۔ بہت بڑا اثر و حام انکے جنازہ پر تھا۔ ابان بن عثمان نے انکے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے

انکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم میں کوئی بُرائی نہ تھی واللہ تم شریفین اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کر نیوالے آدمی تھے۔ سال حجاب کی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ (حجاب کے معنی سیلاب کے ہیں) اُس سال مدینہ میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا جس میں بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہ گئے تھے انکے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی۔ انکی قبر پر بعد میں یہ دو شعر لکھے ہوئے دیکھے گئے اشعار

مقیم الی ان عیث اللہ خلقه لقاؤک لایرجی و انت قریب تزید بلی فی کل یوم ولیس لہ و تنسی کما تبلی و انت حبیب بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات ششہ ماہ میں ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثرہ ان کا ہوا اُنہی نے کہا ہے کہ اس وقت انکی عمر نوٹھ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی تھی اور بعض اسکے قائل ہیں کہ اس وقت ۸۲ سال کی عمر تھی۔ انکا تذکرہ تینوں جگہ آیا (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حمزہ ہے۔ یہ ربوعی ہیں۔ انسے انکی لڑکی حمزہ نے حدیث روایت کی ہے اور وہ بھی صحابہ ہیں چنانچہ وہ کہتی تھیں کہ مجھکو میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعا و برکت کر دینا میں آپ مجھکو اپنی گود میں بٹھال لیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حاتم بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی قریشی عدوی۔ یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام میں غزوہ کے لیے گئے اور بقام اجنادین شہید ہوئے۔

(سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیم بن عمار بن العتیم بن زید شاہ بن حبیب اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں عمرو بن جموح بن حرام بن غنم ابن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارودہ بن تزید بن جشم بن خزرج کے۔ انصاری ہیں سلمی ہیں۔ انکی کنیت ابو جہیم ہے۔ یہ معاذ اور خراش فرزند ان صہ کے بھتیجے ہیں اور ابی بن کعب کے بھانجے ہیں۔ انسے بشیر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہے۔ زید بن حصینہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابو جہیم نے خبر دی کہ وہ حضور نے ایک آیت میں اختلاف کیا اور دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ صحیح کون ہے، تو آپ نے جواب دیا کہ پانچ قرآن سات لغتوں میں نازل کیا گیا ہے اس میں تم لوگ یہ گز قرآن میں نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن میں جھگڑنا (موجب) کفر ہے جو جاتا ہے

۱۵ ترجمہ۔ اس وقت تک کہ اپنی مخلوق کو سمجھتا فرماتے تلو (پہلین) رہتا ہے اب تمہارے دیدار کی امید نہیں حالانکہ تم قریب ہو اور روز بروز تمہارا

جسم ہوتا چلا جائے گا اور یہی جیسے تمہارا جسم کیگا تمہاری یاد بھی فراموش ہو جائیگی حالانکہ تم محبوب ہو ۱۲

اور یہ حدیث یزید بن بشر بن سعید سے بھی مروی ہے اور یہ صحیح ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو اسحاق ہو۔ انکا تذکرہ عسکری اور ابو بکر بن ابی علی وغیرہا نے صحیحاً بیان کیا ہے۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث تائیس اذہنی کے عوض میں خرید کیا تھا اور اسکو پہنا بھی کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبد اللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ کیا جائیگا ان عبد اللہ کا پورا نسب یہ ہے۔ عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ ہاشمی ہیں مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والوں نے بالاتفاق انکو پسند کیا اور سب نے ملکر اپنا سردار بنالیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے والد ہاشمی ہیں اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہیں اس لیے کہ انکی والدہ ہند بنت ابی صفیان بن حرب بن اوران لوگون نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ: ہمیں ہمارے کام سے راضی ہو انکا لقب یہ ہے انکی کنیت انکے لڑکے اسحاق کی وجہ سے ابو اسحاق ہو۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے اور انکی حدیث مرسل ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور انھوں نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور عباس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے اور انکے دونوں لڑکے اسحاق اور عبد اللہ اور سلیمان بن یسار اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن عبد العزیز نے حدیث نقل کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن اسد بن جنبل بن عامر بن مالک بن تمیم بن الدؤل بن حل بن عدی بن عبد منہ بن اذ بن طابخہ بعض نے انکے دادا کا نام امیر بیان کیا ہے انکی کنیت ابو رفاعہ ہے۔ عدوی ہیں انکا شمار بہترین صحابہ میں تھا۔ انکے نام میں لوگون نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ انکا نام عبد اللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تمیم بن اسد ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت ہاشم میں انکا تذکرہ پوری طرح کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن الحارث بن امیہ الاصغر بن عبد شمس۔ لوگ حارث کو ابن علیہ بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ امیہ اصغر کی اولاد کو امیہ کی والدہ عبد کی طرف منسوب کر کے غنلات بھی کہتے ہیں۔ عبد اللہ کے بڑے عمر پائی تھی پہنا تک کہ انھوں نے بڑھا ہے میں حضرت

معاویہ کے خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس ان کے قریبی رشتہ کے تھے لہذا کہ بنی النکاح مکان عبد اللہ کو وراثتاً واجب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حج کے لیے مکہ میں تشریف لائے گئے تو اس مکان میں بھی گئے اور اسکو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لیکر اُسکے مارنیکو نکل آئے اور یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ راہبست نہ بھرتے کہا تمکو خلافت کافی نہیں جو کہ بیان آ کر اب مکان حبشہ کی فکر کر رہے ہو۔ پس اُسکے ہی حضرت معاویہ ہنستے برسے اس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ داد امین شریابست علی بن عبد اللہ کے جنگے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو شش تھا۔ اسکو ہشام بن کبھی نے بیان کیا جو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن اعمارث بن اوس - عارم - ابو فضل نے ابن مبارک سے انھوں نے حجاج بن الرطاة سے انھوں نے عبد الملک بن معیہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن بلیانی سے انھوں نے اوس سے انھوں نے عبد اللہ بن اعمارث بن اوس سے یہ روایت کی زود کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرنے اور اس کہتے تھے اس حدیث کو سنکر حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ تمہاری شراہی ہوتے تھے پہلے سے یہ حدیث کیوں نہ بیان کی اُسکے علاوہ اس حدیث کو اور لوگوں نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے مگر ان لوگوں نے ابن بلیانی سے انھوں نے عمر بن اوس سے انھوں نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا جو وزیر اس حدیث کو حارث بن اوس سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا جو اور وہ صحیح ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد قتیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عبس تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن عبد الرحمن کو فی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن اعمارث سے انھوں نے عبد الملک بن معیہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن بلیانی سے انھوں نے عمر بن اوس سے انھوں نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے تھے سنا تھا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن الحارث - جابلی - انکی کنیت ابو مجیبہ جو۔ انکی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہے۔ ابو عبد اللہ بن علی بن بحر بنی نے فرمایا اسامین بیان کیا جو کہ انکا نام عبد اللہ بن الحارث ہے جو کہ ابن مندہ وغیرہ نے انکو ان لوگوں میں بیان کیا جو جنکا نام معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن الحارث بن جزد بن عبد اللہ بن معاذ بن کرب بن عمر بن عیسیٰ بن عمرو بن زبید - زبیدی - زبیدی - زبیدی کے قبیلہ کے

دارت تھی۔ یہ ابووداہد سہمی کے حلیف تھے انھوں نے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی اور بڑی عمر پا کر وہیں انکی وفات ہوئی۔
 بیٹے بن حنیفہ بن بزاز کے جو غزوہ بدر کے دن تفسیر غنیمت پر مامور تھے۔ ابن مندہ نے کہا جو کہ یہ عبد اللہ بیٹے بن ابومالک بن
 حارث بن عبید بن مالک کے۔ قبیلہ بنی سہم کے حلیف تھے انکی کنیت ابو حارث، جو غزوہ بدر میں شریک تھے ۳۷ ہجری میں
 انکی وفات ہوئی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوہ یامہ میں شہید ہوئے اسکو نبی ابو عبید بن یونس نے بیان کیا۔ یزید بن ابی
 اور عقبہ بن مسلم وغیرہا نے اسے حدیث روایت کی ہے۔ تین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد
 ابن یحییٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے تین ابن یونس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے انھوں نے
 عبد اللہ بن حارث بن جزاہ سے روایت کی کہ خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بوسہ
 کر نیوالا نہیں دیکھا۔ اور وراج یعنی ابوجہ نے عبد اللہ بن حارث زبیدی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
 کی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بلاشبہ دوزخ میں بہت سے سائب اوش کی گردنوں کے برابر سوئے ہیں اگر وہ کسی کو ایک نیش
 لگا دینگے تو وہ شخص چالیس سال تک اس کے زہر میں مبتلا رہے گا انکی وفات ۱۳۷ یا ۱۳۸ ہجری میں ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ
 تینوں نے لکھا ہے۔ میرے نزدیک ابن مندہ کے اس قول میں کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ یامہ کے دن شہید
 ہوئے مشہور ہے۔ واللہ اعلم۔

(مسیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن الحارث بن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی یہ صحابہ میں ذکر کیے گئے ہیں گویا عمر نے
 کہا جو کہ میرے نزدیک انکا صحابی ہونا صحیح نہیں اور انکی حدیث بھی مرسل جو اس لیے ابن جریر نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے
 انھوں نے عبد اللہ بن حارث بن ابی ربیعہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے ایک حدیث سارق کے
 قطع یہ کہ متعلق روایت کی ہے۔ پس ابو عمر کہتے تھے کہ میرا کہاں ہے کہ یہ عبد اللہ راوی حدیث وہ ہیں جو حارث بن عبد اللہ
 ابن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے بیٹے ہیں اور عبد الرحمن بن حارث کے بھائی ہیں۔ پس اگر واقعی یہ عبد اللہ وہی ہیں تو
 اس حدیث کے مرسل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ گراں گئے متعلق انکا کلام بھی یہی ہے۔

(مسیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن الحارث بن زید بن صفوان بن صہاح بن طریت بن زید بن عمرو بن عامر بن بیعتہ بن کعب بن بزیعہ بن ثعلبہ بن سع
 ابن ضبہ بن اذہنبی صہاحی۔ یہ وفد بکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے تو اپنے الکانام عبد اللہ رکھا یا انکا
 یہ نسب ابن ہب اور ابن حبیب سے بیان کیا ہے۔ اور ابن حبیب نے (یہ بھی) کہا جو کہ قبیلہ عنزہ بن بھی صہاح ہیں اور

قبیلہ عبد قیس میں بھی ایک صبا بن ہیں۔ اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھوں نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کر کے انکے نسب کو ایسا بھی بیان کیا ہے۔ اور میں میری روایت کو مہر و کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہوں و در روایت ان ابن حبیب کی ہے جنکو میں عبد اللہ بن زبیر میں صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے جو عنقریب ذکر کیے جائینگے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو رفاعہ ہے۔ عدوی ہیں انکا تذکرہ تیم بن اُسد اور عبد اللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر انکا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی خرار۔ ابو خرار کا نام حبیب اور وہ بیٹے ہیں حارث بن عائد بن مالک بن جذیمہ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے۔ انکے مصطلق کہلائی وجہ یہ تھی کہ مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہیں اور انکی آواز اچھی تھی۔ جذیمہ بیٹے ہیں سعد بن کعب ابن عمرو بن ربیع بن حارث بن عمرو مزنیہ بن عامر کے جنکا لقب مارا ساداتھا۔ لوگ عمرو بن ربیع کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہیں۔ عبد اللہ بھائی تھے جو کبیر بنت حارث کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنی مہملہ طسلی قبیلہ بن مہملہ بن ابی مہملہ بن عبد اللہ وفد بکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور راستہ میں کسی جگہ توشہ دان جو انکے ہمراہ تھا وہ اور ایک نام لوندی ہو گئی۔ جب آپ کے حضور میں پہنچے تو آپ نے سب قبیلوں کو دیکھ بھال فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو کچھ نہیں لایا تو آپ نے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لوندی کہاں ہے جو صفوان جگہ غائب ہو گئی ہیں انھوں نے یہ عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سے یہودی ہے اور آپ اسکے رسول ہیں واللہ میرے ساتھ نکوئی تھا اور نکوئی مجھے سہمت کر کے آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسکے بعد عبد اللہ اسلام لے آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ تم ہجرت کر کے بمقام برک الغمام چلے جاؤ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور بھائی تھے۔ انکا نام (پہلے) عبد شمس تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھ دیا۔ عبد اللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہوئی اور آنحضرت نے انکو قمیص مبارک میں کفنا دیا اور آپ نے (اسوقت) یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے انکو انکی سعادت نے اٹھالیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ انکو سب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

رسیدنا (عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن مومل - قریشی عدوی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے مگر صحابی نہیں ہیں انکی اولاد میں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن حارث بن عمرو بن وہ خوارج کی رائے کو پسند کرتے تھے اور قدیم کے دن عبداللہ ابن ابی کندی کے ساتھ کہ جنکو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کر کے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقابلہ کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

رسیدنا (عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عومیر - انصاری اور بعض لوگوں نے مزنی کہا ہے۔ اسے محمد بن نافع بن عیمر نے حدیث روایت کی جو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بھوپھی ہیمہ بنت عومیر کے بارہ عین وہی حکم فرمایا تھا جو مکہ پہلے مسلمانوں کی عورت کے لیے فرما چکے تھے۔ انکا تذکرہ یقینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا (عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سم - قریشی سہمی - یہ سائب کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جو داقدی اور ابن اسحاق نے انکے نسب میں بیاضے سعد کے سید بیان کیا ہے۔ اسکو ابو عمر نے کہا ہے جو حبش میں ہجرت کر کے گئے تھے اور شاغر بھی تھے یہ وہی ہیں جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شہر کے مشہور تھے شہر
 اذا انالم ابرق نسلا یسطنی من الارض برود قنار والابیر

اسی تفسیر کا ایک شعر یہ بھی ہے

وتلك قریش تجر اللہ رہسا کما جمدت عاد و مدین و انجسر

یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ان اشعار میں جو حبش میں کہے گئے تھے عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہیں جب انھوں نے حبش میں امان پائی تو نجاشی کے وزیر و زراکی تھوڑے عین کہیں اور۔ انھوں نے خطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین میں کسی خوف نہیں کرتے تھے پس راسی وقت انھوں نے چند اشعار کہے اگر بعض اشعار
 ما وجدنا بلدا لله واسعه تجنی من الذل والمخرآة والهمون فلا تقموا علی قول الحیات ولا خزی المات وعب غیر ما سون

ترجمہ اگر میں اپنی تلوار نہ نکالوں تو مجھے کوئی حکومت والی زمین جگہ نہیں دیکھتی خواہ خشکی ہو یا ترسی ۱۲ سالہ ان قریشیوں نے یہی اپنے پروردگار یعنی اللہ سے فرمایا ہے جو بی بیع و مبادلہ میں اور اہل حیر نے کیا تھا ۱۲ سالہ ترجمہ ہمیشہ خدا کے شہروں کو بیت وسیع پایا ہے کہ وہ دولت و دیوانی اور خواہی سے نجات نہیں دے پس اسے لوگو تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر اور نہ ایسی جگہ جہاں لاگت کا اندیشہ ہو اور نہ ۱۱

انا بتعننا رسول اللہ واطرحوا قول النبی وعاتوانی الموانین

عبد اللہ بن حارث اور انکے بھائی سائب بن حارث غزوہ طائف کے دن شہید ہوئے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا جو ونیز اسکو بیروغیرہ نے بیان کیا جو او۔ بعض لوگوں نے کہا جو کہ یہ اور انکے بھائی ابو قیس غزوہ یمامہ کے دن شہید ہوئے پس اسی دن سے بنی حارث کی اولادوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ قریشی ہاشمی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ انھوں نے آنحضرت کا زمانہ پایا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی والدہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوئے تھے انکو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تو اپنے اپنے سجدے سے چھو پارا چبا کر انکے تالو میں لگا دیا اور انکے لیے دعا فرمائی۔ کینت انکی ابو محمد جو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق لقب الکاتبہ جو یہ لقب اسوجہ سے ہوا کہ انکی والدہ بچپن میں انکو کھلایا کرتی تھیں اور کہتی تھیں شعر

لا تلکن بسہ جار یہ حند بہ مکرہ مجہد تجب اہل الکعبہ

یہی بن جنکو زید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے فکر اپنا سردار بنالیا تھا اسوقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہوں انکے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ انکے والد بنی ہاشم سے تھے اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھیں پس لوگوں نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہو گا وہ انکی سرداری سے خوش رہے گا۔ پھر یہ عبد اللہ بصرہ ہی میں رہے اور بصرہ میں بمقام عثمان وفات پائی عمان جانیکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبد اللہ عثمان کی طرف بھاگ گئے اور وہیں وفات پائی۔ علی بن مدینی نے کہا جو کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور علی اور ابن عباس اور صفوان بن امیہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ بہت معتبر شخص تھے۔ انکے بیٹے عبد اللہ اور عبید اللہ اور اسحاق اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا جو اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدرک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا جو اور انکا نام اس طرح بیان کیا جو عبد اللہ بن حارث ابو اسحاق۔ انکا تذکرہ اور جو کچھ اسکے متعلق باتیں تھیں اوپر بیان ہو چکی ہیں

یہاں تبصرہ۔ ہتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر لی ہے اور ان لوگوں نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا جو یہ لوگ قیامت کے دن نفسانین رہیں گے۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن ہشام بن مغیرہ - مخزومی - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر بعض لوگوں نے کہا کہ انکی حیثیت مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں اللہ اعلم بان اتنا ضرور ہے کہ انکی پیدائش آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ میں ہو چکی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے یہ ابو جہل بن ہشام کے بھتیجے ہیں اور انکے والد مشہور شخص ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک - انصاری - یہ غزوہ اعدین شہید ہوئے اور انکی کوئی اولاد باقی نہ رہی اور انکے بھائی عمرو بن حارث بھی غزوہ اعدین شہید ہوئے اور انکی بھی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن النعمان - انصاری - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے یہ اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبد اللہ بن حارث بن نہمان نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے روایت کی تیرہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن اسیہ تمیمی مدینہ میں گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کسے مکان پر اترے ہوئے ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ عباس بن عبد المطلب کے مکان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تر بہت بڑے قریشی ایمان ٹھیرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ بہت ہی محبت کرنا چاہتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حبشی خثعمی - یہ برابر مکہ میں رہے۔ صحابی ہیں۔ عبید بن عمیر اور محمد بن جیسر بن معلوم نے انسے حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی اسرود ابی جہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ محمد بن عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازومی سے انھوں نے عبید بن عمیر سے انھوں نے عبد اللہ حبشی سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے تو اپنے جواب دیا کہ وہ ایمان حسین کسی طرح شک نہ ہو اور وہ جہاد حسین خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔ اسکے بعد پھر اسنے دریافت کیا کہ نازوں میں سب سے افضل کون نامانہ تو اپنے فرمایا کہ وہ نماز حسین قرأت اور دعا زاید ہو۔ پھر اسنے دریافت کیا کہ صدقوں میں افضل صدقہ کون ہے تو اپنے جواب دیا کہ بکلامی کو چھوڑ دینا۔ پھر اسنے پوچھا کہ افضل ہجرت کون ہے تو اپنے فرمایا افضل مہاجر وہ شخص ہے کہ جتنی چیزیں اللہ نے اسپر حرام کی ہیں سب کو چھوڑ دے۔ پھر اسنے عرض کیا کہ افضل جہاد کون ہے تو اپنے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہے جو اپنا مال و جان دیکر کافروں سے لڑے اسکے بعد اسنے دریافت کیا کہ سب سے

اچھا قتل کون ہو تو آپ نے جواب دیا کہ اچھا مقتول وہ شخص ہے جو (اللہ کی راہ میں) مارا جائے اور اسکے ہاتھ پیر یا کات لے جائیں
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن حبیب انکا پورا نسب معلوم نہیں۔ اسے عبید بن عمیر نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
جس شخص کی طبیعت میں مال خرچہ کرنے میں بخل (کا مرض) ہو اور رات کو اسکی حفاظت میں تکلیف اٹھاتا ہو اسکو چاہیے کہ
سبحان اللہ و بجمہ کا ورد رکھے (انشاء اللہ مرض بخل زائل ہو جائیگا) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی حبیب۔ ابو حبیب کا نام اورع ہے۔ انکا نسب عبد اللہ بن اورع کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے
عبد اللہ بیٹے بن ابو حبیب بن ازغر بن زید بن عطف بن ضبیعہ کے جو خاندان عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ انصاری
بن قبیلہ بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں ہیں۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف بن مالک بن اوس
بن پس یہ دونوں تقدیر پر اوس ہی بن صحیح ہیں جو کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں۔ ہمیں کسی بن محمود ثقفی نے اجازت اپنی
سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
یونس بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مجمع بن یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا
وہ کہتے تھے کہ کسی نے عبد اللہ بن ابی حبیب سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون حدیث لی تو
انہوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لائے اور ہم وہاں موجود تھے۔ میں
(اس وقت) لڑکا تھا اہلنا قریب آکر کپکے واسطے جانب بیٹھ گیا اسکے بعد اپنے پانی منگوا کر نوش فرمایا پھر وہ پانی اپنے مجھے
عنایت فرمایا پس اس پانی کو میں نے بھی پیاسکے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے پس میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے
دونوں جوتوں کو پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ بن ابی حبیب کا یہ قول کہ ہم لوگوں کے پاس آنحضرت مسجد قبا میں تشریف لائے اس پر دلالت
کرتا ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں بنی عبد الاشہل سے نہیں اس لیے کہ قبا قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا مسکن تھا

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

انکی کنیت ابو حجاج ہے۔ ثمالی ہیں۔ انکا نسب معلوم نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام عبد تھا۔ انکا تذکرہ
انکا تذکرہ پھر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی حدرد۔ اہلی۔ ابو حدرد کا نام سلامہ ہے وہ بیٹے ہیں عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن الحارث بن عنس بن ہوازن
ابن اسلمہ کے یہ صحابی ہیں انکی کنیت ابو محمد ہے۔ سب سے پہلا غزوہ جبین یہ شریک ہوئے بعد خیر و غیر غزوات
میں بھی شریک ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالک بن عوف نصری کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور ایک
دوسرے سر یہ میں بھی بھیجا تھا جس میں عامر بن اضبط و غلطی سے قتل کر دیے گئے تھے انکے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ انھوں نے
سلاخوں کی طرح اگر سلام کیا مگر علم بن جثامہ نے (کچھ خیال نہ کیا اور کافر سمجھ کے) انکو مار ڈالا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یا
ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فلیقولوا لا یہ۔ محققین کا اس پر اتفاق ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحابی نہیں انکی عدتین برل
ہیں مگر یہ انکی غلطی ہے اس لیے کہ بیان سابق میں انکا جاسوس بنا کر بھیجا جانا اور ایک مرتبہ اس لشکر میں بھیجا جانا جس میں معلوم ہے
عامر بن اضبط کو قتل کر دیا تھا انھیں لوگوں کی تائب کرتا ہے جو انکے صحابی ہونیکے قائل ہیں۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور
جعفر بن زبیر نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اس سر یہ میں تھا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہے ایک نائے کا قبیلہ اشجع کے نالون میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہاں تک قتل ہے
کہ یہ تو یہ انکے بیٹے تعلق ہی صحابی ہیں مگر یہ قول قابل ماعت بھی نہیں۔ جو لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے
کہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہیں اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیث
روایت کی ہے (تو کیا وہ صحابی نہیں) اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں اور وہ کبھی (خود نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ایسی بھی روایتیں بہت ہیں جنکو بعض
صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے حتیٰ کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت و خدمت کے حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے
واسطے سے روایت کی ہے۔ جہن عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے
مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے جابر بن اسمعیل مدنی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد اللہ بن محمد بن ابی یحییٰ نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ابی حدرد اہلی سے روایت کر کے بیان کیا
وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آئے تھے پس اسے اپنا مالش کرو ہی اور انھیں غنیمت
سے کہا کہ اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم پاسیے وہ مجھے نہیں دیتے اپنے آپ فرمایا
کہ تم اسکا حق دیدو تو عبد اللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مجھکو قسم جو اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان آو

۱۲ مصلحہ مہربان پوری آیت کا ہے کہ اسے مسلمانوں نے جادو کے لیے لکھو تو یہ تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کر اور نہ کسی کو بے دہر کافر سمجھ لیا کر۔ ۱۲

یہ سب پاس اتنا نہیں جو اسکے حق کو ادا کروں۔ اسکے بعد پھر آپ نے یہ فرمایا کہ اس کا حق دیدو پھر عبداللہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میری اتنی استطاعت نہیں جو اسکے حق کو ادا کروں ہاں میں اس یودی سے کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے غزوہ خیبر میں بھیجیں گے تو مجھے امید ہے کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب میں وہاں سے واپس آؤں تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی اپنے یہی فرمایا کہ اس کا حق دیدو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبداللہ نے پھر عادیہ کیا اس یودی کو لیکر بازار میں چلے گئے اس وقت ان کے سر پر ایک مختصر ساعا مہ تھا اور ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھے جب بازار میں پہنچے تو انہوں نے اس غامہ کو اتار کر تہ بند بنالیا اور تہ بند والی چادر کو علیحدہ کر کے اس یودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھ سے خرید لو چنانچہ انہوں نے اس چادر کو اسی یودی کے ہاتھ چادر ہم میں فروخت کر دیا۔ اتنے میں ایک بڑھی عورت آئی۔ اور اس نے عبداللہ بن ابی حدردوسہ پوچھا کہ امیر صوابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا حالت ہے تو انہوں نے اس بڑھی عورت کو اپنی پوری سرگزشت کہہ سنائی۔ پھر عادیہ سے کہا اچھا آپ میری یہ چادر لے لیجئے یہ کھرا ہے یہی چادر تیار کرانے کے جسم پر والدی عبد اللہ کی وفات کے سالہ ہجری میں ہوئی۔ اس کو قادی اور ضمیر بن ربیعہ اور یحییٰ بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے اس وقت انکی عمر اٹھنی برس کی تھی اور خلیفہ نے کہا ہے کہ انکی موت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ ان سے انکے لڑکے قتلع وغیرہ نے جو روایت کی ہے اور

(سپینا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن مصعب بن کعب بن لوی قرظی تھی۔ انکی کنیت ابو حذافہ ہے اس کو ابو سہم اور ابو عمرو بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بیٹے ہیں حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سہم کے مگر صحیح اول ہی ہے۔ میں نے ابن مندہ کے قول کو صحیح سمجھا۔ سے نقل کیا ہے کہ وہ غلط ہے۔ انکی والدہ حشران کی صاحبزادی تھیں جو کہ خاندان نبی مارت بن عبد منہ سے تھے۔ عبد اللہ نے قریباً اسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عرصہ رہ چکے ہیں۔ یہ پہلے بھائی قیس بن حذافہ کے تھے۔ تیسری دفعہ ہجرت کر کے حبش میں گئے تھے بھائی میں خنیس بن حذافہ کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حبش تہت عمر بن خطاب کے شوہر تھے۔ ابو سعید خدری نے کہا ہے کہ عبداللہ غزوہ بدر میں شریک تھے مگر صحیح نہیں اسلئے کہ سولہی بن حذافہ اور عدی اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو اصحاب بدر میں شمار نہیں کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے گواہی دی تھی کہ یہ حذافہ کے بیٹے ہیں چونکہ ابو بکر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مفر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد مکان سے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر بیتِ سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو وہاں کے لئے ممبر پر کھڑے ہوئے پس اپنے پہلے قیامت کا

بیان فرمایا (بعد ازاں فرمایا کہ قہامت کے قریب چند بڑے بڑے حوادث ہونگے اسکے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پوچھنا چاہے تو پوچھے واللہ میں جب تک بیان پر کھڑا ہوں دن تم لوگ جو پوچھو گے ضرور اسکا جواب دوں گا۔ پس عبداللہ بن عبداللہ نے آپ سے یہ دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ عذافرہ بن ابی اسحق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عبدالمطلب کو خط دیکر کسری (شاہ فارس) کے پاس بھیجا تھا کہ اسکو دعوت اسلام دین مگر یہ جب وہاں پہنچے تو اسکو خط لکھا صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو کسری نے چاک کر دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت ایہ بددعا کی کہ اے اللہ اسکی سلطنت کو اسی طرح اچا کئے جیسے چنانچہ اسکو اسکے بیٹے شیردیز نے قتل کر دیا اور اسکی سلطنت حضرت فاروق اعظم کے مقدس ہاتھوں سے چاک ہو گئی، عبداللہ کی طبیعت میں ایک قسم کی ظرافت تھی انکو اہل روم نے مقام قیسار کے کسی لڑائی میں قید کر لیا تھا۔ عین ابو محمد بن ابی القاسم بن عیسیٰ نے اذنا خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خردی وہ کہتے تھے عین ابو سعید مضر اور ابوعلی حداد نے خردی وہ دونوں کہتے تھے عین ابو نعیم نے خردی وہ کہتے تھے عین ثابت بن بندار بن اسد نے خردی وہ کہتے تھے عین محمد بن ابراہیم بن اسحاق اسزبادی خردی وہ کہتے تھے عین ابو الملک بن محمد نعیم نے خردی وہ کہتے تھے عین صالح بن علی نوٹنی نے خردی وہ کہتے تھے عین عبداللہ بن محمد بن عبید قدامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن مغیر نے عطاء بن ثابان سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن حداد صحیح صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیل روم نے قید کر لیا تو وہاں کے ظالم بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ میں تم کو تاج کی اس دیگ میں ڈال دوں گا۔ انھوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا اس ظالم بادشاہ نے دیکھ کر خوف دلائی کے لئے تاج کی ایک دیگ منگوائی اور اس میں دو ٹون زیتون بھر کر ایک پر خوب جوش دیا اس کے بعد مسلمانوں کے قیدیوں میں سے ایک قیدی کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ اس نیک جھٹے میں نصرانی ہونے سے انکار کیا پس اس ظالم نے انکو اسی دیگ میں ڈال دیا۔ اور اسکا گوشت پوست جھلکرائی اور بیلان تیل کے اوپر آگیں اس کے بعد ظالم بادشاہ نے عبداللہ سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ ہم تمکو بھی دیگ میں ڈال دیں گے مگر انھوں نے اسوقت بھی نصرانی ہونے سے انکار کیا۔ اس بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ انکو بھی دیگ میں ڈال دو۔ پس یہ روئے لگے خدام نے جا کر بادشاہ سے کہا کہ دو درگے ہیں اور عبداللہ بادشاہ نے کہا اچھا اب انکو پھر میرے پاس لے آؤ اب یہ کہنا اپنا اثر کر چکا چنانچہ لوگ انکو پھر بادشاہ کے سامنے لے گئے (عبداللہ نے کہا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ میں تمہارے اس فعل سے جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو گھبر کر دوڑتا ہوں بلکہ میرے روی کی وجہ سے ہے۔ کہ اسوقت میرے پاس صرف ایک جان ہو اسی کے ساتھ اللہ کی راہ میں یہ معاملہ کیا جائیگا اور میری خواہش یہ ہے کہ مجھے اسقدر رکھتے جاؤ جتنے جہنم میں جس قدر میرے جسم پر بال ہیں پھر تو میرے اوپر مسلط کیا جاتا اور ہر جان کے ساتھ ایک بنو دیز سے ایسی معاملہ کرتا ہے جتنکو منکر

اسکو پوچھنے کی وجہ سے بھی کہ لوگ ان کے نسب میں شک کرتے تھے اور انکو خدا کے سوا اللہ کی طرف تائبانہ طور پر منسوب کرتے تھے ۱۲

اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اس نے چاہا کہ انکو چھوڑ دے چنانچہ اُسے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑ دوں۔ مگر انھوں نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اُس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو میں اپنی لڑکی سے تمہاری شادی کر دوں گا اور اپنا ملک تمہیں بانٹ دوں گا مگر انھوں نے اسکو بھی منظور کیا تب اس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمہاری ساتھ اسی مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دوں گا سپر انھوں نے کہا کہ اچھا اور مسلمان بھائیوں کی رہائی کے لئے میں اسکو منظور کرتا ہوں چنانچہ انھوں نے اسوقت اُسکے سر کا بوسہ لیا تو اس نے اُنکو اور اُنکے ساتھ اسی مسلمانوں کو رہا کر دیا۔ جب یہ (وہاں سے روانہ ہو کر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت قرآن کریم کے لئے کھڑے ہو گئے اور اُنکے سر کا بوسہ لیا۔ بعد میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بطور مزاح کے ابن اللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا۔ تو یہ اسوقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بوسہ کی وجہ سے اسی مسلمانوں کو رہا کر دیا۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حمزہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عبد اللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابو نصر سے انھوں نے سلیمان بن ایسار سے انھوں نے عبد اللہ بن حذافہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ ایام تشریق میں اعلان کر دو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ عبد اللہ کی وفات مصر میں حضرت عثمان کے خلافت کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے ابی ایہم بن ابی عیلة تک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن حرام کے سر پر چادر ڈھیٹی تھی اور وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئے آسمان اور زمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے انکا تذکرہ ابو یوسف نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اور لوگوں نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ سینٹین عمر بن ام حرام کے اور تباہاوقات لوگ انکو ابن ام حرام بھی کہتے ہیں پس کوئی تعجب نہیں کہ حرام ان کی والدہ ہوں یا انکے والد کی والدہ ہوں۔

(سیدنا) عیلة اللہ (رضی اللہ عنہ)

اس آسمان و زمین کی برکتوں کے مسخر کرنے کا یہ مطلب ہے کہ روٹی کی پیدائش میں بہت سی آسانی تھیں اور بہت سی زمین کی توہین نخرج ہوتی ہیں اسی بخیر کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ان دو شعروں میں ادا کرتے ہیں۔ ابرو باد وہ خورشید و فلک در کار اندہ تا توالی بکف آری و نفلت نخوری ہل از بہر تو گر شستہ دفران بردارہ۔ بشرط انصاف یہاں شد کہ تو فرمان بردارہ ۱۲

ابن ام حرام کنیت انکی ابو ابی ہرین نے اپنے پہلے مسودہ میں انکا نام لکھا ہوا دیکھا اور اسپر تمہوں کی علامت نبی ہوئی تھی مگر اچھے
انکا نام ان تینوں کی کتاب میں نہ ملا ہاں عبدالسدر بن عمرو بن قیس کے نام میں انکا ذکر کیا گیا ہے۔

(سیدنا، عبدالسدر رضی اللہ عنہ)

ابن حرلہ مدیجی۔ انکا پورا نسب معلوم نہیں۔ ان سے ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے زید بن
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جہاد میں جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہوں مگر میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں
جس کو کوئی دوسرا نہیں کر سکتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو تلف نہ کرے گا ان کا
تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، عبدالسدر رضی اللہ عنہ)

ابن جریر۔ بکری۔ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ سب افضل کون ہے تو آپ نے
جواب دیا کہ رضوا چھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا۔ ان سے انکی بیٹی نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، عبدالسدر رضی اللہ عنہ)

ابن حزاب۔ یہ صحابہ میں ذکر کئے گئے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ شام کے تابعین میں سے ہیں ان سے خالد بن معدان نے حدیث
روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا، عبدالسدر رضی اللہ عنہ)

ابن حسن۔ انکا ذکر علی عسکری ابن ابی علی کے تذکرہ میں کیا ہے اور انھوں نے داؤد بن عبدالرحمن عطار سے انھوں نے عبداللہ
بن حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو
وہ عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دے میری اگر کوئی بیٹی ہو تو میں ضرور عثمان کے ساتھ اس کا نکاح
کر دیتا اور میں نے جو اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمان کے ساتھ کیا تو حکم خدا آیا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل
بلکہ افضل ہے کیونکہ عبداللہ بن حسن صحابی نہیں ہیں۔

(سیدنا، عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حصن۔ انکی کنیت ابو مدینہ ہے۔ فارسی ہیں۔ جہن ابو موسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن ہشام مستلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت ہے
انھوں نے ابو مدینہ فارسی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ

صلیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے پر سورہ و العصر پڑھ کر دم کر دیتے بعد اسکے ایک دوسرے کو سلام کر کے جدا ہو جاتے طبرانی کے کہا ہے کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابو دینار کا نام عبداللہ بن جعفر بن اٹکا تھا کہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ وغیرہ انکی کنیت ابو دینار لکھی ہے اور کنیت کے باب میں اسکا ذکر تابعین کے ذریعہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ جملہ قرظ بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن خلکان - ازہدی شامی - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ دارالاسلام کی بنیاد (گویا ملک) شام ہی - ان سے خالد بن سعدان نے حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی الوداعیہ تابعی ہیں۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم جہمی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی معلوم نہیں ہوتی - اس کو امام بخاری نے کہا ہے - اور ابو حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ علیم کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو سعید ہے جنہی ہیں۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام - قریشی اسدی - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے - یہ اور انکے والد اور انکی والدہ زینب بنت عوام اور انکے بھائی ہشام اور خالد اور یحییٰ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یون میں تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے واقعہ جمل میں حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور وہیں قتل کئے گئے اور یہ (حضرت) طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علم بردار و نہیں تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبئی - سیف بن عمر نے حسب بن بلال بن بلال سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن حارث بن حکیم ضبئی سے روایت کی ہے کہ وہ وند بکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو اپنے ان سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ بن حارث بن حکیم ہوں اپنے فریاد نہیں، تم عبداللہ ہو - اسکے بعد حضرت نے انکو ایک گرم کے حصہ کا سالم بنا دیا - و نیز اس کو فضیل نے حارث بن حکیم سے روایت کیا ہے - مگر صحیح یہی ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے - میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے بھی عبداللہ بن زید ضبئی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام (پہلے) عبداللہ بن حارث تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھ دیا تھا - اور ابو عمر نے عبداللہ بن حارث

طبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھ دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں۔
پس اس صورت میں خاندانِ ضبہ سے زیادہ لوگ اسلام لائے ہونگے تاکہ یہ کہا جائے کہ انکا اور انکے باپ دادا کا نام بنام نہیں
ہو گیا۔ عبد اللہ بن زید کے تذکرہ میں اس سے زیادہ بیان کیا جائیگا۔ واللہ اعلم۔
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم - کنانی - یمنی بن اٹھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اسے اللہ کے بندے
حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن
حکیم کنانی اہل یمن سے ہیں بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ اٹھون نے کہا میری آنکھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرفات میں کھڑا دیکھا۔ انکی روایت کہ وہ حدیث کو محمد بن عبد اللہ ابن الحکم نے سعید بن بشیر سے اٹھون نے عبد اللہ
بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور ابو عمر نے انکو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے
اور لکھا ہے کہ اسے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں اور اسکو ابن مسدد اور ابو نعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ میں بیان
کیا ہے یعنی ان سے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھوں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبد اللہ تابعی ہیں واللہ اعلم۔
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب چار تھا۔ انکی طبیعت میں ظرافت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے اور آپ کو ہر پہچا کرتے تھے
ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی بکر نے لیث سے روایت کر کے خبر دی ہے
کہتے تھے مجھ سے خالد بن زید نے سعید بن ابی ہلال سے اٹھون نے زید بن اسلم سے اٹھون نے اپنے والد سے اٹھون
نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی عبد اللہ
نامی تھے جنکا لقب چار تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے آپ نے انکو شراب پینے پر کورسے لگائے
تھے ایک دن وہ (شراب نوشی کے جرم میں) پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کورسے مارنے کا حکم دیا اور کورسے لگائے
گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ سپر لعنت کرے کس قدر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکڑ کر) آتا ہے تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نہ لعنت کرو۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ وہ خدا اور صواب کو دوست رکھتا ہے۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی احمسار - عامری بن قبیلہ عامر بن صعصعہ سے - اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے - اٹھارہ شمار بھسرون میں ہے - بعض لوگ کہتے ہیں مکہ میں رہتے تھے - ہمیں ہبہ اللہ بن عبد الوہاب بن ابی جبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن محمد بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی عثمان قاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ قرظی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن سنان عوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الکریم سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی احمسار سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہوں مگر میں اس دن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اسی جگہ پر تھے - آپ نے مجھے فرمایا اسے جو ان تو نے مجھ سے سخت تکلیف دی میں اس جگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں - ابن مندہ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن ابی جد عار کہتے ہیں اور یہ اوپر گزر چکا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ یہی ہیں - اور بعض لوگ انکو کنانی اور بعض عبیدی کہتے ہیں - اور ابو عمر نے ابن ابی احمسار کو عامری کہا ہے کہ کو یا انہوں نے انکو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونوں جگہ انکا نسب نہیں بیان کیا اور دونوں تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ ابن ابی احمسار ہیں اور بعض لوگ انکو ابن ابی اجد عار کہتے ہیں - اور ان دونوں نے انکو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انہوں نے ایسا نسب نہیں بیان کیا جس سے ان دونوں میں فرق ہو اور باوجود اسکے انہوں نے انکو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لگے ہیں جنہیں سے ہر ایک میں دونوں ہی بیان کرتے ہیں کہ یہ ابن ابی احمسار ہیں اور بعض لوگ انکو ابن ابی اجد عار کہتے ہیں -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی قبیلہ بنی وہبان سے ہیں - انصار کے حلیف ہیں - بدر میں اپنے بھائی خارحہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد میں بھی شریک ہوئے - ان کے بھائی خارحہ کے بیان میں اس سے زیادہ گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے - اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انکا تذکرہ ابو عبد اللہ نے شمشیر (خارحہ سے) کے نام میں کیا ہے اور ابن ابی کولانے حمیر حارحہ سے بیان کیا ہے -

سیدنا، عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خطاب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن نقطہ - قریشی - مخزومی مطلب کے والد ہیں۔ ہمیں براہیم بن محمد اور اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عبیدہ کی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبد العزیز بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے عبد اللہ بن خطاب سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا یہ کہ دونوں کان اور آنکھ میں ان سے انکے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جحفہ میں ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور پوچھا کیا میں تم سے زیادہ تمہارا دوست نہیں ہوں لوگوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں جواب طلب کروں گا یعنی قرآن اور میرے عمرت ترمذی نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن خطاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا، عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ بن ابی عامر ازہب القساری ہیں اسی ہیں۔ ان کے والد حنظلہ وہی ہیں جن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ انکا نسب ان کے والد کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے کیونکہ ان کے والد احد میں شہید ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عبد اللہ سات برس کے تھے۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ اور بقول بعضہ ابو بکر انکی والدہ جویہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول تھیں۔ حنظلہ اسٹلے پاس اس شب کو جبکی صبح کو احد کا مقابلہ ہوا داخل ہوئے اور رات بھرانکے پاس رہے۔ اور صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر انکے پاس گئے حملہ نے اپنی قوم کے چار آدمیوں کو بلا بھیجا اور انکو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہم بستری ہوئے ہیں۔ بعد میں ان سے دریافت کیا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور یہ آسمان داخل ہو گئے پھر وہ برابر ہو گیا تو میں نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور میں نے ان پر گواہی کرادی۔ اور جھیلہ اسی نسب میں عبد اللہ سے حاملہ ہوئیں۔ عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور آپ کو دیکھا ہے۔ ان سے عبد اللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبد اللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مسیب بن رافع اور معبد بن خالد نے عبد اللہ بن یزید خطمی امیر کو فہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس ان کے مکان میں گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہم نے کہا چلو نماز میں ہمارا امام ہوا انھوں نے جواب دیا کہ میں ایسے لوگوں کا امام نہیں بنتا جنکا میں سے ذرا ٹھون عبد اللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہوتے اور اپنے فرس کے صدر مقام میں بیٹھتا اور اپنے گھڑین امامت کرنیکا زیادہ مستحق ہے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور انکو نماز پڑھاؤ۔ عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔ انکو شامیوں نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور اور لوگ مدینہ سے وفدین یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر ان لوگوں نے اسکے ناشائستہ افعال دیکھ کر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن یزید سے بیعت کر لی اور اہل مدینہ نے ان لوگوں کی موافقت کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان لوگوں کی طرف روانہ کیا۔ اسی مسلم کا نام لوگوں نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا۔ اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگوں کو مسکراہ میں شہید کیا اور بہتروں کو قید کر کے بھوکا پیاسا رکھ کر مارا۔ اور عبداللہ بن خنظلہ ان لوگوں میں سے ہیں جو مسکراہ میں شہید ہوئے اور جب لڑائی ہوئی سخت ہو گئی تو انھوں نے اپنے لڑکوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا یہاں تک کہ سب بیٹے شہید ہو گئے اور وہ آٹھ تھے پھر انھوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ یہ فاضل۔ صالح عظیم الشان جسے مرتبہ واسطے عالی خاندان شریف المنسب کسی قاری کو پڑھتے سنا کہ پڑھ رہا ہے ہم من جہنم ہادومن فوتم غواش (ان کے واسطے جہنم کا فرس ہے اور ان کے اوپر اسی کا) اور تھا ہے) (اسکو سنکر) رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا کہ انکی جان نکل جائیگی پھر کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا اسے ابو عبد الرحمن بیٹے جاؤ۔ انھوں نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد سے بیٹھنے سے بچھو منع کر دیا۔ مجھے کیا معلوم شاید میں انھیں میں سے ہوں۔ عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کیواسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈالتے اور اپنی چادر اور پانچہ کا تکیہ لگا کر چھ سو لیتے۔ عبد اللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن خنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب میں بہت اچھی صورت میں دیکھا میں نے پوچھا کیا تم شہید نہیں ہوئے انھوں نے جواب دیا ہاں اور میں اپنے رب سے ملا سنے مجھے جنت میں داخل کیا اور میں جنت کے میوؤں میں سے جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں میں نے پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا انھوں نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جہنم سے کے گرد ہیں اسکی گڑھ قیامت تک نہ کھلیگی اسکے بعد میں بیدار ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن حوالہ ہشتم بن عدی نے انکا نسب ازوت تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک۔ لیکن پسلا زیادہ مشہور ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ آزدی ہوں اور بنی عامر کے حلیف ہوں۔ ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے

لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مخزومی ہیں لیکن یہ کچھ نہیں ہے یہ بلاشبہ اموی ہیں۔ انکو زیاد نے بلاد فارس کا حال مقرر کیا تھا اور مرے وقت زیاد نے انکو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انھیں نے زیاد کی نماز (جنازہ) پڑھائی تھی۔ انکو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد انکی جگہ پر برقرار رکھا۔ اسکو زبیر نے ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعد۔ انکو ابو بکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثنائی میں قبیلہ بنی نمر کے زمرہ میں بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی مقبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ ابن محمد قبا بن بیان کہا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عائذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء نے حرام بن حکیم سے انکا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم ابن خالد بن سعد قریشی انھوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقہاء دست میں خطباء کم ہیں اور مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں عمل اس میں علم سے بہتر ہے اور تمیر ایک ایسا زمانہ آئیگا جس میں خطباء بہت ہونگے فقہاء کم ہونگے۔ مانگنے والے زیاد ہونگے۔ دینے والے کم ہونگے علم اس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا۔ اس آدمی کو (جبکا نسب بھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور انکا نام عبد اللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں خالد کو نہیں ذکر کیا واللہ اعلم الحکایت کہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انھوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اور اگر ابو موسیٰ پر اس تذکرہ کا استدراک کریں جس میں انھوں نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو انکو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انھوں نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اسکے حکم کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن عمرو بن شہاب۔ انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پیچیت کی۔ اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکیڈرو و تہ الجندل (کے پادشاہ) کو لے آیا تھا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کہیت ابو خالد ہے شام کے رہنے والے ہیں۔ انکی روایت کردہ حدیث کو عقبیل بن بدر نے خالد بن عبد اللہ

سلی سے انھوں نے اپنے پاسے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو تمہارے مال کی
تہائی پر تمہیں اختیار دیا ہے کہ بعد موت کے جسکو چاہو دلا جاؤ، تاکہ تمہارے ثواب میں ترقی ہو اور تمہارا ذکر اب نہ داور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن کعب بن عبد الاشمہ بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی قبیلہ بنی
دینار سے ہیں۔ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب بن ادت۔ انکا نسب انکے والد کے بیان میں گذر چکا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپ کو
دیکھا تھا۔ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کا بن حارثہ نے بیان کیا
ہے کہ اسلام میں سے پہلے عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن خباب پیدا ہوئے انکو خارجوں نے شہید کیا۔

خارجوں کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کو فنی ہم مشرکوں کی طرف جا رہا تھا کہ عبد اللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی انکے ساتھ
انکی بی بی بھی تھیں۔ خارجوں نے ان سے پوچھا تم کون ہو انھوں نے جواب دیا کہ میں عبد اللہ بن خباب صحابی ہوں ان
لوگوں نے ان سے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے بارے میں سوال کیا انھوں نے سب کی تعریف کی خارجوں
نے انکو زنج کر ڈالا اور انکا خون پانی میں بہ گیا اور انکی حاملہ بی بی کو جنگی مدت حمل پوری تھی قتل کر ڈالا انکی بی بی نے کہا میں
عورت ہوں تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے ان لوگوں نے انکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ مکہ میں ہوا۔ یہ مسئلہ ان
کے سرداروں میں سے تھے خدا ان سے راضی ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ اور انکے والد صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے
معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان
بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدی کے ابن ابی ذئب
سے انھوں نے ابو اسید براد سے انھوں نے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی
بیان کیا کہ انھوں نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے
تاکہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں وہ کہتے ہیں میں نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے
کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پوچھا کیا کہوں آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ

پڑھا کر و تکویر چیز سے بچالیکا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ۔ بکری بن قبیلہ بنی بکریوں معاویہ سے۔ انکا شمار حجازیوں میں ہے۔ نہ ان سے کوئی مستحدیث ہے اور نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن ابی نوح سے انھوں نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے انھوں نے عبد اللہ بن خزیمہ سے روایت کی ہے (انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ انھوں نے کہا قریش میں کوئی ایسا خاندان نہ تھا جسکے واسطے مسجد حرام میں نشست گاہ مقرر نہ ہو جس میں وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکری بھی ایک جائے نشست تھی اس حال میں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے پیردوں سے ٹک گیا۔ اس کے بعد ایک بڑھا اس کے لہنے کے ارادہ سے آیا یہاں تک کہ اس لڑکے تک پہنچ گیا اور جب اسکو بکریوں کے لئے بڑھا اسکا ہاتھ خٹاک بیٹھ گیا۔ ہننے کہا غالب کمان یہ ہے کہ یہ بڑھا بنی بکریوں سے ہے اور ہم اٹھ کر اُسکے پاس گئے اور پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو۔ اُس نے جواب دیا بنی بکری سے۔ میں نے کہا تمھکو کسادگی نہ ہو، تمھکو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے۔ اسی لڑکے نے کہا خدا کی قسم کچھ تعلق نہیں مگر میرا باپ جب مرا اس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ مان کے پاس کچھ مال نہ تھا لہذا انھوں نے اُس گھر سے پناہ لی اور تمھو یہاں لیکر چلی آئیں اور تمھو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں اور تم میرے بعد باقی رہو اور تم پر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آ کر پناہ طلب کرے یہ گھر اُسکو بچالیکا اب اس شخص نے مجھکو پکڑ لیا ہے اور تمھسے خدمت لیتا ہے اور تمھسے اپنے اونٹ چرداتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹوں کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور تمھکو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب میں نے اس گھر کو دیکھا اپنی مان کی وصیت یاد کی۔ ہننے کہا خدا کی قسم ہم دیکھتے ہیں کہ اس گھر نے تمھکو بچالیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو بچلے یکایک دیکھا کہ اسکے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اسکو اسکے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا جا خدا تمھپر لعنت کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیح بن جعثہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن سبیحہ خزاعی۔ طلحہ اطلحات کے والد بن عمرو بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے۔ انکی والدہ حبیبہ بنت ابی طلحہ عبد ریح بن قیس بن حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل میں حضرت علی کے شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اہل انھوں نے بیان کیا ہے کہ مجھے انکا صحابی ہونا معلوم نہیں

اور ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہو

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خمیر قبیلہ بنی عبید بن عدی بن معتم بن کعب بن سلمہ کے حلیف ہیں۔ خاندان بنی دہمان سے ہیں جو قبیلہ اشجع کا خاندان ہے۔ حارثہ بن خمیر کے بھائی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اسکو ابن اسحاق اور عمرو بن زبیر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔ اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام سیرحائے ہلہ کے ساتھ نقل کیا ہے

اور یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے خمیر خائے عجم کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ۱۰۰ اشع علم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس۔ بعض لوگ انکا نام عبد الرحمن بتاتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور عبد الرحمن کے نام میں انکا تذکرہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خولانی۔ ابی ادریس خولانی کے والدین بھائی ہیں۔ پیشام کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ ابوالدریس کا نام عائذ اللہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوالدریس نے سماعت حدیث کی ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خولی۔ کلیبی نے انکو شریک بدر میں ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے انکو ابن بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرہ میں نمٹنا ذکر کر دیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خشمہ۔ انکا ذکر ابن شامون نے کیا ہے۔ محمد بن سعد و اقدی کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو خشمہ ہے سالمی ہیں۔ انکا نام عبد اللہ بن خشمہ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں۔ احد میں شریک ہوئے اور زبیر بن معاذیہ کے زمانہ تک باقی رہے۔ ابو بکر بن جعانی نے کتاب الاخوة میں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن خشمہ معنی ابی خشمہ کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابو موسیٰ نے جعانی کا کلام ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابو موسیٰ نے ان عبد اللہ اور سعد کو جنکا ذکر ابن جعانی نے کیا ہے اور ان عبد اللہ کو جو اس تذکرے میں مذکور ہیں ایک شخص خیال کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ انھوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبد اللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں۔ اور اسطرح ابو موسیٰ کے سوا اوروں نے بھی انکو سالمی بیان کیا ہے۔ لیکن وہ عبد اللہ اور سعد جو خشمہ کے بیٹے ہیں اور جنکا ذکر ابن جعانی نے کیا ہے وہ

خزرج سے نہیں بن بلکہ وہ دونوں قبیلے اوس کے امری نقیس بن مالک بن اوس کی اولاد میں ہیں اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ سعد بن خثیمہ کے بیٹے ہیں بھائی نہیں ہیں اور یہ مشہور ہے پس اگر ابن جعانی نے سعد بن خثیمہ کو ابن عبد اللہ بن خثیمہ سالی کا بھائی خیال کیا تو یہ انکا وہم ہے۔ کیونکہ سعد بالافتاق اوس سے ہیں اور اگر انھوں نے یہ خیال کیا کہ سعد اوس سے ہیں اور عبد اللہ انکے بھائی ہیں تو یہ بھی انکا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہیں اور انکا ذکر عبد اللہ بن سعد بن خثیمہ کے تذکرہ میں شرح دارہم ہوگا واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیات میں موجود تھے۔ ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے۔ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راہی ہونا مسلم نہیں ہوتا ہے انھوں نے عثمان سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے۔ اسکو بعض متأخرین نے بیان کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں موجود تھے۔ انکو کسی نے صحابہ میں نہیں کہا۔ ان کے نام میں ختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبد اللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہیں۔ انکی روایت حمران اور عثمان سے ہے۔ محمد بن کعب قرظی نے عبد اللہ بن دارہ عثمان کے غلام سے انھوں نے حمران غلام عثمان سے انھوں نے عثمان سے روایت کی ہے۔ کہ انھوں نے وضو کیا اور وضو کو پوری طور پر کیا۔ اور کہا اگر میں نے اسکو ایک یا دو یا تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو میں اسکو تیسے نہ بیان کرتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پوری طور پر وضو کر کے نماز کے واسطے نہیں کھڑا ہوتا ہے مگر خدا اسکے اور دوسری نماز کے درمیان میں جتنے گناہ ہوتے ہیں سب کو بخش دیتا ہے اسکو محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انھوں نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور انکا نام زید بن دارہ بتایا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیان۔ دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیع بن کعب بن حارث بن کعب تھا۔ حارث بن ربیع۔ انکا نام عبد کعب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھا۔ اور بعض لوگ انکا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن ربیع بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکا نام عمرو تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انکا نام عبد اللہ رکھ دیا اور یہ سلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی۔ انکی بیٹی عائشہ عبد اللہ بن عباس کی زوجیت میں تھیں۔ یہ وہی عائشہ بن حنظلہ آپ اور ربیع بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہے اور ہم اسکا سی کتاب میں بشر بن ارطاہ کے

تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابو عمر کی کتاب بیعت میں بیان ہوا اور بعض میں نہیں وارد ہوا اور شاید یہ کتاب سے لکھا ہے۔ لیکن عبد اللہ بن عبد المدا انکی کتاب کے تمام نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اسکا ذکر اسی جگہ ہوگا اور ہم اسکی طرف اشارہ کرینگے کہ ہم اسکو اس جگہ ذکر کر چکے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دہدہ۔ مزنی بن۔ خزاعی بن عبد نهم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے۔ ہجرت کا نسب ابو احمد عسکری نے اس طرح بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن درہ مزنی بن عائد بن طانجہ بن لای بن خلا وہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدہ ابن لاطم بن عثمان بن عمرو۔ مزنی۔ عبد اللہ بن عون بن اربطبان کے دادا اربطبان کے غلام ہیں۔ انکی کنیت ابو بردہ تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام ذال مجہد کے ساتھ ہے۔ اور انکا ذکر خزاعی بن عبد نهم کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیدان بن عمرو بن زمرہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہیں انصار کے حلیف ہیں۔ مالک کا دوسرا نام مجذوم زیاد کے بیٹے ہیں۔ مجذوم کے معنی درشت خوب عبد اللہ بھی مجذوم ہی کے لقب سے مشہور ہیں۔ ردیف میم میں انکا تذکرہ انشا اللہ تعالیٰ اسکا زیادہ ہوگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن راشد کنڈی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن افع بن سوید بن حرام بن شمیم بن ظفر۔ انصاری اور حجازی ظفری غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ جو ہر جگہ

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابی ہریرہ ابی ہریرہ (کے نام سے مشہور ہیں جو عوف بن حارث کے بیٹے ہیں) یہ عبد اللہ انصاری خزرجی خدی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر میں بھی شریک تھے۔ ابو جعفر بن سین نے امین اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبروی انھوں نے ابن اسحاق سے ان انصار کے نام میں جو خانمان خندج سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی ابی ہریرہ بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبد اللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ یزید نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن غفل عامری۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ یہ قول ابو عمر کا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نسیم نے انکا نسب اس طرح بیان

کیا ہے کہ عبد اللہ بن عامر بن ربیع بن سروح بن معاویہ۔ اور بعض لوگوں نے اس طرح بیان کیا ہے (عبد اللہ بن عامر بن صعصعہ
 مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبد اللہ عامر بن مہمل کے ساتھ وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ عامر
 کا قصہ اور انکا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت کا اسکے حق میں بددعا کرنا کتب سیر میں مذکور ہے۔ ابن مندہ نے پورا
 قسط بیان کیا ہے لیکن ابن عبد البر اور ابو نعیم نے اسکو مختصر کرنے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا اسکے نسب میں وہ
 بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اسکے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان
 ایک پشت نہیں ہو سکتی بلکہ چند پشتیں ہونگی جیسا کہ علقمہ بن علائہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیع بن عامر بن صعصعہ
 اور لبید بن ربیع بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ہن ہیں۔ یہ لبید باوجود اسکے کہ انکی عمر زمانہ جاہلیت میں بہت گزر چکی تھی اسکے
 نسب میں عامر کا پنج پشتیں ہیں اور علقمہ کچھ بڑھ کر ہو سکتا ہے کہ عبد اللہ اور عامر میں صرف ایک ہی پشت ہو شاید ربیع اور عامر
 کے درمیان نام انکو نہیں ملے اسوجہ سے انھوں نے خیال کیا کہ عامر ربیع کے والد ہیں واللہ اعلم۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے
 کہ انھوں نے عین مجہ اور دف کے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بن ربیع بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ انکی ماں حضرت زبیر بن عبد المطلب کی صاحبزادی تھیں۔ عروہ بن
 زبیر اور فضل بن حسن ظہری نے اسے روایت کی ہے ابن ابی عمیر نے برید سے انھوں نے عبد اللہ بن ربیع سے روایت کی ہے
 کہ ام حکیم بنت زبیر نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جا رہے تھے یہ اس زمانہ میں
 تھے ام حکیم نے اسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بجاؤ اور آپکی چادر اتر والو چنانچہ یہ دوڑتے ہوئے آپ کے
 پاس گئے کہتے تھے میں نے (جا کر) آپکی چادر پکڑ لی تو حضرت نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ
 کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے اپنے اپنی چادر لپیٹ کر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی ماں کے پاس لیجاؤ اور اسے کہو کہ
 اسکو پہناؤ کہ دو تون تین بانٹ لو اور اسکو اوڑھو۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا اور انکو بنی مطلب سے
 بیان کیا ہے جیسا کہ میں نے (اوپر) ذکر کیا ہے ایسا ہی کئی نسخوں میں دیکھا ہے حالانکہ وہ بنی عبد المطلب سے ہیں (چنانچہ زبیر بن جابر
 نے حارث ابن عبد المطلب کی اولاد کے تذکرہ میں ربیع بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر میں
 بڑے تھے اسکے بعد انھوں نے کہا ہے کہ ربیع بن حارث کے تین لڑکے تھے جو ابو عبد اللہ اور عباس ان سب کی ماں ام حکیم
 بنت زبیر بن عبد المطلب تھیں تینوں صاحب اولاد تھے۔ ابو عمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبد المطلب کے بیان میں
 لکھا ہے کہ وہ نبی سے تین تین اور ربیع بن حارث بن عبد المطلب کو بیاہی تھیں ان سے اسکے بیٹے عبد اللہ اور

کرتے ہیں۔ ابن مسعود اور ابو نعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان میں لکھا ہے کہ انکو ام حاتم اور بعض اہل کفر کہتے ہیں اس کے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہے جسکو وہ عبد اللہ ابن ربیع بن حارث سے وہ اپنی ان سے روایت کرتے ہیں پھر عبد اللہ کے والد ربیع کے ذکر میں لکھا ہے کہ ربیع بن حارث بن عبد المطلب ابو احمد عسکری نے ربیع بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے عبد اللہ بن ربیع بن حارث ہیں۔ ان روایات سے روشن ہو گیا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہیں نہ ان کے چچا مطلب ابن عبد مناف کی اولاد سے۔ انہیں ربیع کی بابت آنحضرت نے (حجۃ الوداع میں) بیان فرمایا تھا کہ پہلا خون جسکو میں معاف کرتا ہوں ربیع ابن حارث کا خون ہے۔ اسکو ہم ربیع کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں اور علم (سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ربیع نقی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابی ناصم نے انکو احادیث میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایک حدیث مروی ہے ابو موسیٰ نے یمن اجازہ خضردی وہ کہتے تھے حسن بن احمد قمری نے یمن خضردی وہ کہتے تھے عبد الرحمن بن محمد بن احمد نے یمن سے بیان کیا وہ کہتے تھے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن محمد بن فورک نے یمن سے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے یمن سے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو بکر بن ابی شیبہ نے یمن سے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ماویہ بن ہشام نے یمن سے بیان کیا انھوں نے سفیان خضردی وہ کہتے تھے ابو بکر بن ابی شیبہ نے یمن سے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ماویہ بن ہشام نے یمن سے بیان کیا انھوں نے سفیان سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبد اللہ بن ربیع رمضان کے علاوہ اور زمانہ میں بھی اپنے ساتھیوں کو نوافل جماعت سے پڑھایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے۔ ابو موسیٰ نے اسکو بہ طور روایت کیا ہے ابن ابی عاصم نے بروایت ابو بکر بن ابی شیبہ انکو احادیث میں ذکر کیا ہے۔ اور اسی حدیث کو انکی روایت سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر نے بیان کیا ہے کہ ان سے ایک روایت مسند (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی) ہے جو صحیح نہیں ہے۔ (سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ربیع نیری۔ کنیت انکی ابو یزید۔ خضری نے انکو وہ حدیث میں ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن ربیع نے یزید بن عبد اللہ بن ربیع نیری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بنی قریظہ نے وہ سستیوں کی طرح دو خطہ دعوت اسلام کے بھیجے انہیں سے ایک کو مٹی سے خشک کیا تھا اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا۔ جس سستی میں مٹی سے خشک کیا ہوا خط چھوچھا وہاں کوگ مسلمان ہوگئے ابو موسیٰ و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ (سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

یہ معلوم ہوا ہے کہ اگر خط خشک کرنا باعث برکت ہے ایک حدیث میں اسکی تصریح بھی وارد ہوئی ہے۔
یہ مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے ہندوؤں سے سب معاف کرتا ہوں اب تک کوئی مطالبہ نہیں ہے۔

ابن ابوربیع نقعی سفیان کے والدین اسے انکے بیٹے سفیان روایت کرتے ہیں (لیکن) انکی حدیث میں اعتراض ہے۔
حمید بن اسود نے ہشام ابن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی
چیز سے اپنے کو شیراب ظاہر کرنا ابوالجوا سے نہیں ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنتے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوربیع بن مخیرہ بن عبد اللہ عمرو بن مخزوم - قریشی مخزومی - انکی ماں قبیلہ ثقیف کی ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکی ماں
اور انکے بھائی عیاش بن ابوربیع کی ماں اسمائیت مخزومین (جو خاندان) ابی مخزوم سے تھیں اور بعض کے نزدیک نبی نسل
بن دارم سے واللہ اعلم یہ عبد اللہ عمر بن عبد اللہ بن ابوربیع شاعر مشہور کے والد ہیں۔ کنیت انکی ابو حبانہ تھیں ہے
انکا نام زمانہ جاہلیت میں کبیر تھا جب یہ مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا انھیں کی بات
ابن زبیری نے یہ شعر کہا ہے

بجیر ابن ذی الریحین ابلس مجلسی
وراح علینا فغسلہ غیر عاتم

ابوربیع کے والد کا نام عمرو تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بعضے انکی کنیت ہی انکا نام بھی ہے۔ مگر اکثر
لوگ انکو عمرو کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے اور انکے بھائی ابوامیہ کا حذیفہ ہے۔ ابوربیع کو ذوالرحمن بھی
کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بزرگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بہت خوبصورت تھے یہی ہیں جنکو
قریش نے عمرو بن غاس کے ہمراہ نجاشی (پادشاہ حبش) کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیوں کو لینے کے
واسطے بھیجا تھا جو حبشہ میں ہجرت کر گئے، تھے بعض لوگوں کے نزدیک یہ تھے کوئی اور تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں
نے عارت بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر میں فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے دونوں کے مارنے
کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علی کو روک دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکو اس واقعہ کی
خبر دی آپنے ارشاد فرمایا کہ جسکو پناہ دی اسکو میں نے پناہ دی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو میں اور اسکے
گرد و لواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا یہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہا بلکہ حضرت
عمر نے صحابہ کی حکومت بھی انھیں کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) خلیفہ ہوئے تو انھوں نے بھی انکو بہت

لے میں جو وصف اور سینہ نوادہ اسکو اپنے میں ظاہر کر کے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے کو عالم کے سخاوت سے معزاد اور اپنے کو سخی
بتائے اور فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کے ایک یہ کہ اپنی بھوئی تعریف کی دوسرے
یہ کہ خدا پر بھوٹ جو ابوربیع نے انے میں دی تھی اسکے دہنے کی نسبت اسکی طرف کی اور یہ کہ ابوربیع نے اپنی بھوئی تعریف کی

واقف رکھا جب حضرت عثمان مخصور ہوئے یہ انکی مدد کیواسلئے آ رہے تھے مکہ کے قریب پہنچ کر سواری سے گر کر مر گئے انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا اور انکی حدیث کی روایت بھی نہیں لوگوں سے ہے۔ ابو القاسم یعنی اعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے ہمیں اپنی سند سے خبر دی انھوں نے ابو عبد الرحمن نسائی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو ابن علی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے عبد الرحمن نے ہم سے بیان کیا انھوں نے سفیان سے انھوں نے اسمعیل بن ابی اسیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبد اللہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا تھا (جب آپ کے پاس مال یا تو آپ نے مجھ کو دیا اور کہا کہ اللہ تمہارا سے مال اور گھر والوں نہیں برکت عنایت کرے قرض کا بدلہ ہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکر گزار ہی کیجائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ سلمیٰ کوئی عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے اسے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور ان دونوں کے سوا اور لوگ انکا صحابی ہوئے انکا رکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ربیعہ سلمیٰ صحابی ہیں اور وہ عمر بن فرقہ سلمیٰ کے ماموں ہیں اور منصور بن معتمر کے چچا ہیں کیونکہ منصور معتمر بن غناب بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اپنے موزن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ شہد ان لا الہ الا اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی جواب میں کہا کہ شہد ان لا الہ الا اللہ اسکے بعد موزن نے کہا شہد ان لا الہ الا اللہ رسول اللہ ہے آپ نے فرمایا شہد ان محمد رسول اللہ اسکے بعد آپ نے اصحاب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا یا تو بکر یا نجرانی والا ہے یا کوئی گھبراہٹ پھوڑنے والا (بادشہین) جب نشیب میں اترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا اور وہیں ایک عربی ہوئی بکری بھی چڑھی تھی (اسکی طرف اشارہ کر کے فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنی مالک کے نزدیک (کیسی) بقتدر ہے خدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔ عمرو بن مہیون اور مالک بن حارث اور علی بن افرود غیر ہم نے اسے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رزق مخزومی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے (لیکن) انکی صحبت اور روایت کا (کچھ) حال معلوم نہیں ہے۔ عمران بن ابی النسر نے عبد اللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق میں اللہ کے نزدیک وہ چنے ہوئے ہیں عرب میں خدا کے برگزیدہ قریش ہیں اور عجم میں اہل فارس۔ ابن مسند

اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی۔ انکا پورا نسب انکے باپ کے بیان میں گذر چکا ہے حسن بن سیمان نے انکو و حدان میں ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے بھی انکی موافقت کی ہے۔ ابو یاسر بن جبہ نے یمن اپنی سفیر سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھ سے بیان کیا انھوں نے کہا تم سے مروان بن معاویہ فزاری نے عبد الواحد بن ابی بنی سے انھوں نے عبد اللہ بن رفاعہ زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک اور دوسری مرتبہ اس سند میں فاعہ کے بیٹے کا نام نہیں ظاہر کیا اور فزاری کے علاوہ اور راویوں نے انکا نام بیان کیا عبد اللہ بن رفاعہ کے بعد بن رفاعہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب عزود احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ ضعف بستہ ہو جاؤ تاکہ میں اپنے پروردگار کا شکر یہ ادا کروں پتا پتا سب لوگ آپ کے پیچھے صفین باندھ کر گھرے ہو گئے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا شروع کی اور کہا اے اللہ میرے ہی واسطے سب تعریف ہے جسکو تو وسعت دے اور جسکو تنگی میں ڈالنے والا کوئی نہیں اور جسکو تو تنگی میں ڈالے اور جسکو وسعت دینے والا کوئی نہیں۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواحہ بن ثعلبہ بن امری القیس بن عمرو بن امری القیس اکبر بن مالک غزوانی ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خندبہ بن انصاری خزرجی حارثی انکی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابو رواحہ اور ابو عمر بیان کی ہے۔ انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اظنا بھی بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ یہ عبد اللہ بن حارث بن خزرج کے سزا سے تھے۔ ہزار اور اصد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرہ القطار (ونجیرا) تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک بجز فتح مکہ اور اسکے بعد کے واقعات کہ یہ اسکے پہلے (یعنی غزوہ موتہ میں) شہید ہو چکے تھے۔ غزوہ موتہ کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ نعمان بن بشیر کے ماموں ہیں۔ حاد بن زید نے ثابت سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے اتنا کہ خطبہ میں آپ نے فرمایا سیدو جاؤ یہ سنتے ہی سجد سے باہر نکلے گئے تھے وہیں (فرز) بیٹھ گئے جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو اپنے اہل سے فرمایا کہ اللہ انکو دہرائے (یعنی دوبارہ خدا اور خدا کے رسول کی پیروی کی خواہش بخاتیر کرے) یہاں تک کہ

پہلے گھر سے نکلنے اور سب کے بعد لوٹے۔ یہ ان نثار و نین سے ہیں جو بنی علیؑ اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انکا عقین کی پہوہ گزینوں
 جواب دیا کرتے تھے بنی علیؑ اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہ میں انہیں سے یہ شعر میں

ان تفرست فیک اعجاز فرسہ
 انت لہنی ومن عیلم شفا عمت
 واللہ لعیلم ان ما خانہی البصیر
 یوم الحساب فقدر زری بہ العتار
 تثبت اللہ ما اتاک من حسن
 تثبت موسیٰ و نضر اکا الذی نفس را

بنی علیؑ اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار کو سن کر فرمایا کہ اسے ابن رواحہ اللہ کو بھی ثابت قدم رکھے۔ شام بن عمرو نے کہا ہے
 کہ اللہ نے انکو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتیٰ کہ آپ شہید ہوئے اور انکے واسطے جنت کے دروازے کھول
 دیے گئے اور میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔ ابوالدرداء کہتے تھے کہ میں اوس دن سے خدا کی پناہ مانگا ہوں میں بن عبد اللہ بن ابی
 کاؤر نکر دن (اذکو بھی مجھے بہت محبت تھی) جب وہ مجھے ملے اور سامنے کھڑے ہوئے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیتے اور
 اگرچہ کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھ دیتے اور مجھے کہتے کہ اسے تو میرے پیچھے ہٹے اور
 پس ہم بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے جتنا خدا چاہتا تھا پھر وہ کہتے کہ اسے تو میرے پیچھے ہٹو مگر وہ میرا ہاتھ نہ
 اپنی سند سے یونس بن بکر بن خیردی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عبد اللہ بن ابی بکر بن
 نے بیان کیا انھوں نے کہا عبد اللہ بن رواحہ غزوہ موہ کی طرف جہاد کے واسطے چلے گئے زمینے انہیں بوقت شب خود اپنے

تضعیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں اذا دیتسنی وحلت علی
 فشا تک فاعنی و فذاک ذم ولا ارجع الے احسن وانی
 بارض الشام مشہور الثوار و روک کل ذمی نسب قریب
 ہناک لا ابالی طلع بسل ولا نخل اسافلہا و اوار
 سیرۃ اربع بعد اشعار
 و جبار المؤمنون و غناد بنی
 انی الرحمن منقطع الاعشار
 حب زید نے ان اشعار کو سنا و دیکر

کہ ہے آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی چنان لاتی میں بھلائی کو چھاننا ہوتا اور خدا جانتا ہوتا کہ میری بعیرت خانیں کرتی۔ آپ بنی میں قیامت کے دن جو شخص کی صفات
 سے فرم کر دیا گیا بیشک قضاوتہ ذر سکون کا کر دیا پس شان فریو کو قائم رکھے جو اپنے آپ کو دردی میں مصلح موسیٰ کو ثابت نہ کرکھا اور اپنی مدد کر گیا انکے بیوی کی مدد کی گئی ۱۲
 انکے شوخہ و انھوں) جب وہ نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو کسا چار ماہ کی مسافت کے لئے مقام حصار کے بھی آئے۔

پس اپنی شان کو دیکھ اہ زخوشا ہو مدنت تجھے دعو ہے میں اپنے چچے ابراہیل کی طرف نہ لوٹوں گا ۱۱
 کہ سلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خواجہ گاہ میں چھوڑ دیا۔ اور کھو پر غز قریب نے ناما توڑ کر خدا کے سپرد کر دیا۔
 اسوقت مجھ نے کسی شوخہ سے پوی کے شاہی کرنے کی کچھ پروا نہی اور نہ ان کو پورے باغ کی چکیچے پھر میں یہی رہیں ۱۲

عبداللہ بن رواحہ نے انکو کوڑے سے دھمکا کر کہا کہ مجھے تیرا کیا نقصان ہے اگر خدا مجھکو شہادت نصیب کرے اور تو (فریسنے) اس کجا دیکھے جو چون پتھر میں چھپا کر گھروٹ جا رہے۔ عبداللہ بن رواحہ نے زید سے خطاب کر کے یہ شعر کہا جو

یا زید زید الیہ مات الذہل ۛ ۛ
تطاول للسیل ہدیت فانزل

میسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھوں نے کہا مجھے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھوں نے عمرو بن زبیر سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب کی جگہ پر ہوں پھر اگر جعفر بن ابی طالب بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار بنیں اگر عبداللہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جسکو پسند کریں اوسکو اپنا سردار بنالیں پس جب لشکر تیار ہو گیا اور اہل لشکر کوچ کرنے لگے تو لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردار و نکورخصت کیا اور انکو سلام کیا جب لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردار و نکورخصت کیا تو عبداللہ بن رواحہ رونے لگے لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ بندہ اپنے کچھ دنیا کی محبت اور اسکا خیال نہیں چھوڑے پر روتا ہوں بلکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سنتے ہیں کہ وہ ان منکم الا وادبعاکان علی ربک حتما مقضیا یعنی تم میں کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر پہنچ کر گمراہ نہ رہے والا نبیؤذکیرونکہ صراط اسی پر ہوگا تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہو پس میں نہیں جانتا کہ بل صراط پر چڑھنے کے بعد پارہا تر نہیں میرا کیا حال ہو۔ مسلمانوں نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ ہے اور وہی تمکو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تمپر نظر عنایت رکھے۔ عبداللہ بن رواحہ نے اسوقت یہ اشعار کہے

کلنی اسأل الرحمن مغفرة ۛ ۛ
وضربة ذات قمرع یقذف النیرا

ادطنہ بیدتی حران مجبنة
بحرہ تھمنہ الاختار والکبدا

میتے یقولوا اذا امر وعمل جدتی ۛ ۛ
یا ارشد اللہ غا زوقد رشدا

پھر عبداللہ مسلمانوں کے پاس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے انکو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہاں تک کہ مقام (بحان میں جا کے فروکش ہوئے (وہاں جا کر) معلوم ہوا کہ ہر قتل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے

لہ اسے زیادہ زید اور نینان (ہمدانی) تک کسی زبان اور رات بہت اگلی خدا تعالیٰ نے ہدایت سے اب (تمہارے) یعنی اب باقیہ والے جو اب تک تو انکے ساتھ چلنا اسے ترجمہ لیکن میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تم لوگوں کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو۔
یا تبارکے ہوے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے گئے ہاتھ میں ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضا کے پار ہو جائے۔
پہاں تک کہ بڑا گھبرائی قبر کے پاس گدہ دین تو کہیں اسے غازی اللہ تعالیٰ نے رخصت کرے اور اسے عنایت کر دیا۔

ساتھ (مقام) آب میں پڑا تو مسلمانوں نے دو دن معافینین مقام کیا اور آپس میں کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس کبھی بھیک اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دین یا تو وہ اور مجاہدین بھیج کر ہزاری مدد کریں گے یا کچھ اور ہی حکم دین گے مگر عبداللہ بن رواحہ نے مسلمانوں کو جوش دلا یا چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہر باقی کی ایک لستی میں بلو شرافت کتے میں رومیوں سے جا ملے پھر مسلمان (دہان سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبدالسلام بن نعمان بن بشر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوئے تو لوگوں نے عبداللہ بن رواحہ کو (سپہ سالاری کیواسے) بلایا۔ (اس وقت) لشکر کے ایک گوشہ میں تھے (فوراً) آگے بڑھے اور اڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ اشعار پڑھے

يا نفس الاقتتلى موتی و بزاحیاض الموت قدسیت و ماتت نعت لقت و ان تغسلی نعلها ہریت و

وان تاخرت نقد شقیقت

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا شاق ہے کیا تجھ کو (اپنی بیوی کا نام لیکر) فلانی کا اشتیاق ہے اسکو طلاق ہے اور فلان فلان غلاموں کا تجھ کو خیال ہے (جہاد) وہ بھی آزاد ہیں اور کیا تجھ کو اپنے بائع محبت (نامے) کا خیال ہے پس وہ بھی خدا اور بڑوں کیواسے (وقف) ہے پھر کہا۔

یا نفس مالک تکرہ میں بختہ اقسام باللہ لئن لسنہ بیدہ طائفۃ اولت کرہنہ

فلان ما قد کنت مطمئنہ اہل انت الا لطفۃ فی شہنہ قد اطلب لکاس و شہ و الیرنہ

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ نے کہا اسکو اس میدان میں گئے انکے تیزہ اگا انھوں نے خون کو اپنے ہاتھ سے پوچھ کر منہ پر ملا پھر دونوں صفوں کے درمیان میں گر گئے اور مسلمانوں سے پکار کر کہا اے مسلمانوں اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو۔ مسلمان حملہ کر کے انکو برابر پچاتے رہے حتیٰ کہ یہ اسی مقام پر انتقال کر گئے۔ یونس بن بکر کہتے تھے ہم سے ابن اسحاق نے بیان کیا انھوں نے کہا ان لوگوں پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ (اس وقت) زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اسکو لیکر بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر اسکو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو گئے یہاں تک کہ انصار کے چہرے متغیر ہو گئے اور انھوں نے خیال کیا کہ عبداللہ بن رواحہ

کا ترجمہ۔ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا جائیگا تو (جی ایک نہ ایک دن مرے گا۔ یہ حوض موت کے (تیار) ہیں انہیں تو بھی) ڈالا جائے گا۔ تیری جو آرزو

دشمنانہ تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کر پکا تو وہ تو خود کو بچو چاہیگا۔ اور اگر تو ان سے (بچے) رہا تو (اللہ) نامراد ہوگا۔

تو تمہارے نفس سمجھے کیا ہوا کہ توجہ کو اپنے کرتا میں خدا کی قسم لہا ہوں کہ تو نہ در زمین داخل ہوگا۔ (خود انہوں سے یا ناشی سے) بہت زمانہ تک تو ایسا ہی رہے گا۔ (اب مانی رک) ہے جو مشک میں ہو۔ تو لگے ہیں۔ اور انھوں نے کہا میں کھینچ لی ہیں۔

کی نسبت میں امر کو برا جانتے تھے وقوع میں آیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس علم کو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا اور اسے پہنچا کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر تینوں آدمی سونے کے تختوں پر جنت میں بلند کر کے دکھائے گئے۔ میں نے عبد اللہ بن رواحہ کا تخت انکے ساتھ دیکھا تو ان سے کچھ پوچھا تو ان کا جواب یہ پوچھا اس دور میں کا کیا سبب مجھے لگا گیا کہ ان دونوں نے بے کھسکے کام کیا اور عبد اللہ بن رواحہ نے کچھ تو دیکھ کے بعد۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ خزروہ موتی جہادی شہیدین ہوئے۔ ان کا ذکر تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ باب کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انکی حدیث مرسل ہے جسکو معمر نے کثیر سے انھوں نے عبد اللہ بن رباب سے روایت کیا ہے یہ ابوہریرہ کا بیان ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علی بن صہم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہیں ایسا ہی انکا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسروں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن قیس بن زائدہ (ہو) اور اسکے سوا بھی لوگوں کے اقوال میں جکا ذکر انکا اپنے مقام پر ہوگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیری بن قیس بن عدی بن سعد بن صہم بن عمرو بن خوف بن بنی۔ قریشی سہمی شاعر انکی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن عذافہ بن مہج عین۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان و جان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانوں کی جو کت تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعر دن میں سے تھے ابن زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن انکے اور ضراد بن خطاب کے اشعار جو ہمیں پہنچے ہیں انکے لحاظ سے ضرار ان سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں انکے کلام میں گرسے ہوئے الفاظ کم ہیں۔ عبد اللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انکا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو جبیر بن وہب اور عبد اللہ بن زبیری بن خیران کی طرف بھاگ گئے۔ جو وقت یہ خیران میں تھے حسان بن ثابت نے انکی بابت یہ شعر کہا

لا تدم من رجلا احبک بغضہ
خیران فی عیش اجد لیس

ابن زبیری نے جب اس شعر کو سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے مسلمان ہوتے وقت انھوں نے اشعار کے جنین سے چند شعر یہ ہیں۔

لہ ترجمہ۔ تو اس شخص کو نہ دور کر جسکے بغض نے جھکو دشہر خیران میں سخت بری زندگی میں پہنچا دیا۔

یار رسول الملک ان لسانی امن اللحم والنعام بما قلت جنتنا بالیقین والبر والصدق	باتق ما فقتت اذا نالو ر فنفسی الشہید انت التذیر و فی الصدق والیقین سرور	اذا چاری الشیطان فی سنن ان ما جنتنا به حق صدق اذہب اللہ فسہ بحمل عننا	ہل ومن مال مثلہ بشور سالم نوره معنی منسیر وانا الرحسار والہیسور
--	---	---	---

مندرجہ ذیل اشعار بھی ان ہی کے ہیں

منع الرقاد بلابل و ہوم یا خیر من حملت علی اوصالہا ایام ہامرنی باخوبے خطہ ذالیوم آمن بالبتی محمد فاختر فی ذی لکب والذی کلابا	واللیل مستلج الرواق بہیم غیراہ مہرج البید عیشوم سہم ونامرنی ہسا مخروم قلبی و مخلصی لعدو مخروم وارحم فانکب راہم مخروم اعطاک بعد محبتہ برانہ	ما اتانی ان احمد لاتی انی لعتنہ الیک من اتی واند اسباب الخوی ویفودنی مضت العداوۃ ونفقت اسبابا وعلیک من تہم الملک علامتہ شرفا ویرمان الالہ خطہم	فیہ فبت کانن مہوم اسدیت اذا فی الغلال لکم امر انوۃ وامر ہم معلوم وانت اداعہ بنتی وعلوم نور اعن و خاتم مہوم
---	---	---	--

ابن زبیری کی اولاد قطع ہو گئی۔ تیون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سہبتا) عمید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر جندی صحابی میں ہنکا ذکر کیا گیا ہے (مگر) صحیح نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے کتبہ بن عطاء جندی سے اس حدیث کو نقل کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابو الولید اسے عباد بن سہام سے جب تو دیکھے کہ صدقہ چھپایا جائے اور جہاد چھوڑ دیا جائے اور آباد ویران آباد ہو جائے بس تم اور قیامت مثل ان دو لہ تجبہ۔ اور خدا کے رسول بیک میری زبان دکھ شہادت سے انہی میں نہ کول کا جوت میں ہلاکت میں تھا۔ یعنی جب میں شیطان کے برہنہ ہی کے راستوں میں چلتا تھا۔ اور جو شخص اسکی طرف جھکا بر باد ہوا لہ ترمبہ میرا نوشت اور چھپان آپکے کتبہ پامان لائین پس میرا نفس گواہ کہ آپ ڈھانچو اے میں۔ جو کہ آپ ہمارے پاس لائے وہ ٹھیک بست ہے اور اسکی شہنی بلند و بان ہے آپ ہمارے پسین بھلائی سچائی بکرتی ہے اور سچائی اور قین ہی میں خوشی ہے۔ خدا سے ہوا ستوگر میں لگا اور ہمارے پاس نرمی اور آسانی لایا اور کتبہ اور غلانی نے نیند دور کر دی تاریکات کے پردے میں۔ مجھے معلوم ہوا کہ احمد نے رات میں میری ملاکی ہوئے میری حالت ایسی گزری کہ یا کہ میں مجاہدین جلا ہونے سے تھی بھٹی سے رات میں اور ان لوگوں میں بہتر ہو کر ترسنت اونہی نے اپنے پوڑو پیر سواریا دینے نامہ عرسکے جس میں سپران باونہی سحر رابہون جیکہ اسکا بید گواہی کی تاریخ میں قبت ہم مخروم جاکرت کا حکم ہے۔ اور میں خوشی کے اسباب کو برعاقب اور سرسراگن جو کچھ ہے۔ حضرت مال بن ادنا کا نام ہے اور کتبہ میرا دل بنی ہے اللہ علیہ السلام پر پانا لیا اور اسکی جو والا محروم ہے شہنی اندکشی اور اسکی سبب ہے۔ اور ہمارے ساتھ ہیں اور انامکی باتیں آگن میں پرانہ پیر والین پچھرا اور وہ اسکی پرک آپ ہم کو پیرا بن اپ ہم گیارہ آیت ہنکا کی نشانیوں کا ہے کھلا ہوا اور خیر موت کی ہر خدا نے جو کچھ بنا کو اپنی برابہ وہ وقت ہنکا کی اور فطکی دل بست بری ہے۔

ذیابہ اور اسکی پاس والی انگلی کھٹرف اشارہ کر کے کہا ہو دیکھتے بہت ہی قریب ہی ابن مسعود اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔
(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ بنی سلعہ اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے میں۔ انکی ماں عاتکہ بنت عبد
ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں۔ انکے اولاد نہیں ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہیں اور زبیر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے والد عبد اللہ اور ابو طالب کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت میں جنگ روم پر گئے
اور اجنادین کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ انکے گرد و میوں کئی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جسکو انھوں نے قتل کیا تھا پھر
زخموں نے انکا خون بہا دیا اور انکی جان نکلی۔ واقعہ یہ ہے کہ رومیوں کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ میں مارا گیا
دو وہی بطریق تھا جسکو عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوئے نکلا عبد اللہ بن زبیر نے
بڑھکرا سکو مار ڈالا اور اسکے سامان کی طرف کچھ نہ متوجہ ہوئے پھر دوسرا بطریق آیا عبد اللہ بن زبیر اسکی طرف بھی دڑے
دونوں میں نیزہ بازی ہوئی تھوڑی دیر کے بعد دونوں نے تلوار میں میان سے نکال لیں پھر عبد اللہ بن زبیر نے اوپر وار کیا
روحی کے کندھوں پر زدہ تھی ایک ہی ہاتھ میں کانکر ٹونڈھوں تک ضرب پھونچا دی اور کہا کہ اسکو بے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں
روحی ایک ہی دار میں جاگ گیا۔ عمر بن عاص نے اٹھو قسم دیکر کہا کہ اب ڈرو انھوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھ میں اب صبر کی طاقت
نہیں ہے۔ جب باہم تلوار میں چلنے لگے اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اسوقت) عبد اللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے انکے گردوں روحی کے
پڑے تھے۔ بنی سلعہ اللہ علیہ وسلم اکو محبت سے میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ
آپ میری ماں کے بیٹے، فرمایا کرتے تھے انکی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہیں ہے۔ بنی سلعہ اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
وقت انکی عمر قریب تیس سال کے تھی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی۔ انکی کنیت ابو بکر ہے۔ انکی دوسری کنیت
ابو نعیم داکے بڑے بیٹے کے نام سے بھی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے تھے جو انکو عیب
لگاتے تھے۔ انکی والدہ اسماء بنت ابی بکر میں تھا نہ میں جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہیں اور انکی دادی صفیہ بنت عبد المطلب
ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی تھیں اور خبیثہ بنت خویلد انکے باپ زبیر بن عوام کی چھوٹی تھیں اور ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا انکی خالہ ہیں۔ ہجرت کے بعد ہاجر مسلمانوں میں سب سے پہلے ہی پیدا ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمے کو
اپنے دہن مبارک میں چبا کر انکے مالموں میں ملا سکے بنی سلعہ اللہ علیہ وسلم کا عاب دہن سب سے پہلے انکے پیٹ میں گیا۔ بنی سلعہ اللہ

علیہ وسلم نے انکے ناما ابو بکر کے نام اور کنیت پر انکا نام اور کنیت رکھی۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ انکی والدہ نے جب ہجرت کی تو یہ بیٹے میں
 تھے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ میں آئے۔ ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے
 کہ ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے وقت تمام مسلمانوں نے اللہ کے پیغمبر کے نعرے بلند کیے اسوجہ سے
 کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے اب انکے اولاد نہ ہوگی۔ انکی پیدائش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی
 یہ بڑے نمازی روزہ دار بہادر تھے۔ جب یہ سات آٹھ برس کے ہوئے انکے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ انکو بیعت کے واسطے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تے دیکھ کر تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت لی۔ انھوں نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد اور حضرت عمر وغیر ہم سے روایت کی ہے۔ اور انکے بھائی عمرو اور انکے دونوں صاحبزادے عامر
 عباد اور عبیدہ سلمانی اور عطاء بن رباح اور عقیل وغیر ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ یمن ابو عمر کا حم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابہ خبر دی
 وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابو حسن بن ابی علی اور بنا کے دو بیٹوں ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے یمن خبر دی
 وہ کہتے تھے ابو جعفر نے یمن خبر دی وہ کہتے تھے ابو طاہر مخلص نے یمن خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے یمن خبر دی وہ کہتے تھے زبیر
 بن ابی بکر نے ہم سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا عبد الملک بن عبد العزیز نے مجھ سے بیان کیا انھوں نے اپنے مامون یوسف بن ماجشون
 سے انھوں نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انھوں نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتوں پر بانٹ دیا تھا ایک
 رات قیام کی جس میں وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جس میں وہ صبح تک رکوع میں رہتے ایک رات سجدہ کی جسکو وہ صبح تک سجدہ ہی
 میں گزارتے۔ احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھ سے بیان کیا انھوں نے زبیر
 ابن ابراہیم تھمیری سے انھوں نے عبد اللہ بن سعید سے انھوں نے مسلم بن بیاق مکی سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ابن زبیر نے
 ایک دن ایک دایا لبا اور رکوع کیا کہ میں نے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ ختم کر دی (مگر) انھوں نے سر نہ اٹھایا۔ ہشیم نے خیرہ
 سے انھوں نے قطن بن عبد اللہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا اظہار برابر روزہ
 رکھتے دیکھا ہے جب نطار کی رات آتی تو دو دو کا ایک پیالہ سگواتے پھر روغن کی ایک قب سگواتے اور دو دو صبر پور و اسے پھر کچھ ایلو منگو کر
 پھر کتے اسکے بعد اسکو پی جاتے۔ دو دو سے قوت حاصل ہوتی روغن سے پیاس مر جاتی۔ ایلو سے سہمہ نموں کے دہن کھجاتے، جس سے
 ابو الفضل بن ابوسعید طبری نے اپنی سند سے ایسی سے موی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابو جعفر نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے علی بن سعید
 نے ہم سے بیان کیا انھوں نے محمد بن جہلان سے انھوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جب تہجد میں بیٹھے تو

اللہ علیہ وسلم ہوا کہ اس قدر کثرت سے بیعت ہوئی کہ میں نے بشرطہ انیس تھیں پورے کیے۔

عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سعد بن ابوسرح - کہ پھر ان افریقیہ میں جہاد کیا تھا جو حیرا فریقیہ کا پادشاہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر مسلمانوں کے مقابلہ کو آیا مسلمانوں کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان تھیر ہوئے۔ عبداللہ نے دشمنوں پر ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرحیہ اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبداللہ مسلمانوں کی ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر پادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی ہیکو مار ڈالا اور انھیں کے ہاتھوں یہ فتح ہوئی۔ انھوں نے جنگ جمل میں اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر ابومسلم بن علی ہے ہانک رانگے بیٹے کا نشوونما ہوا۔ انھوں نے حضرت معاویہ کے اقبال کے بعد انکے بیٹے زبیر کی بیعت سے انکار کیا زبیر نے سلم بن عقبہ مری کو ان کی طرف بھیجا اس نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت نظم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے ٹرٹیکے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور وہ عقیقہ میں مر گیا۔ اور اپنی جگہ پر حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ چھوڑ کر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ مہرم ۶۱۲ء میں ہوا تھا اور اسی حصار میں خانہ کعبہ اور حضرت اسمیل بن ابراہیم تلیل اللہ کے مینڈٹ کے سنگ جو ان کے مذہب میں آیا تھا ٹٹکے۔ یہ محاصرہ زبیر کے مرنے تک برابر قائم رہا زبیر کا انتقال نصف ریح الاول ۶۱۲ء میں ہوا۔ اسکے بعد حصین نے عبداللہ کو بلایا تاکہ اسے بیعت کرے اور انکو ساتھ لیکر شام کو جاو اور پھر کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات میں اُسے دونوں میں کشت و خون ہوا اور گذر کھیاٹے۔ ابن زبیر نے اسکو نامنتظر کیا اور کہا کہ میں خون نہ ممان کر دیکھا حصین نے کہا خدا تمہارا برابر کرے کون شخص تکو ہوشیار و عقلمند خیال کر سکتا ہے۔ میں تو تو خلافت کی واسطے بلاتا ہوں اور تم مجھے لڑائی کی طرف بلاتے ہو۔ عبداللہ بن زبیر کی بیعت خلافت زبیر کے مرنے کے بعد ہوئی۔ اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان انکے مطیع ہوئے۔ انھوں نے خانہ کعبہ کو نئے سرے سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنائیں داخل کر دیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے عبداللہ بن مروان نے حکم دیا کہ صیبا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اب تک اسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبداللہ بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبداللہ اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا اور مصر و شام میں پورا تسلط ہو گیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کر ڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کی طرف روانہ کیا اس نے جا کر مکہ ڈاکو ۶۱۲ء کو عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کر لیا اور خود لوگوں کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا و مردہ کا طواف نہیں کیا۔ جیل بوقیس پر تعلق قائم کی وہاں سے مسجد حرم پر پھیرا تا تھا۔ جب تک ابن زبیر شہید ہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف جمادی الاخری ۶۱۲ء میں عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے۔ خروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے دشمن پہلے اپنی والدہ اسمار کے پاس آئے وہ بجا رہی تھیں عبداللہ نے اپنی مان سے کہا کہ مرنے میں راحت ہے انھوں نے عبداللہ کو جواب دیا کہ شاید تمہارے موت کی آرزو میرے واسطے ہی ہے میں مرنے کو اس وقت تک ہرگز نہیں پسند کرتی جب تک مجھے تمہاری دو حالتوں میں سے ایک نہ ظاہر ہو جائے یا تو تم شہید ہو اور میں تمہیں صبر کر کے خدا کے ایمان کی ثواب کی مستحق ہوں اور یا تم دشمن

پہلے میاں ہو اور میری آنکھ کو ٹھنڈل نصیب ہو عباد اللہ یہ کھام سکر پیس پڑے۔ جس دن عباد اللہ شہید ہوئے اس دن انہی والدہ کے پاس گئے انھوں نے کہا کہ بیٹیا مرنے سے ڈر کر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جس میں ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تم لوگ کی سارے دنیا کی ذلت کے کوڑوں سے بہتر ہے۔ پھر عباد اللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور مسجد حرام میں لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اس طرف شامیوں کے پیر اور کھڑ جاتے تھے (اسی آثار میں) ایک چہرہ سفائی طرف سے آیا اور عباد اللہ کی پیشانی پر لگا انھوں نے سر جھکا لیا اور پیس پڑھا

ولسائے علی الاعقاب تدمی کلومنا
ولکن علی الاعقاب اقتطف الدم

اس کے بعد لوگ ان کے اوپر ٹوٹ پڑے اور انکو شہید کر ڈالا۔ جب شامیوں نے انکو شہید کیا تب کہیں کہیں عباد اللہ بن عمر نے کہا انکی بددعا کے وقت تک یہ کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والوں سے بہتر تھے۔ عیسیٰ بن حربہ نے بیان کیا کہ جب عباد اللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد میں مکہ میں آیا (دیکھا کہ) عباد اللہ کی والدہ دروازہ زد ہو چکی تھیں (پھر آرائیں اور حجاج سے کہا کیا ادس سوار (یعنی عباد اللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہیں آیا۔ حجاج نے اسے کہا کہ اس منافق کا انھوں نے کہا خدا کی قسم وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی سلمہ رحم کر نیوالا تھا حجاج نے کہا تم لوگ جاؤ تم سچیا لٹی ہو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں سچیا لٹی نہیں ہوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف میں جھوٹا اور ہاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو ہم دیکھ چکے اور ہاک زنیوالا تو ہے۔ جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبیدہ۔ ابن زبیر کو سچ تھے۔ ابن عمر عباد اللہ کے پاس سے گذرے یہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے انھوں نے ٹھہر کر سلام کیا اور انکے حق میں دعائے خیر کی اور کہا بخدا جس امت کے بڑے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے۔ یہ ابن عمر نے اسوجہ سے کہا کہ شامی عباد اللہ بن زبیر کو بڑے بڑے ناموں مثل علی منافق وغیرہ ملے یاد کیا کرتے تھے

(سیدنا) عباد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زغب آبادی۔ ابو زرعدستی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور دوسروں نے انکے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ عبدالرحمن بن عوف نے اسے روایت کی ہے انھوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھ پر قہدا جھوٹ باندھے جائے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں کرے۔ ضمیر بن حبیب نے بھی اسے روایت کی ہے۔ انھوں ہی نے قس بن ساعد کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تیوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عباد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالغزی بن قیس قریشی اسدی۔ انکی والدہ قریبہ بنت ایسہ بن مغیرہ ام المؤمنین ام سلمہ کی بہن تھیں۔ یہ عباد اللہ سرداران قریش تھے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان تھے گو لوگ کو آپ سے اجازت لا دیا

کہ لہ ترچہ ہماری ایسے لوگوں پر ہمارے دشمنوں کا خون نہیں کرتا۔ بلکہ ہمارے تدبیر گزارا ہے

لا دیا کرتے تھے۔ ابو بکر بن عبدالرحمن اور عمرو بن زبیر نے اسے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحق ہمدانی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن سلیمان نے بیان کیا انھوں نے ہشام بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن زمرہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے بنی سلیعہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایک بن زعفران نے حضرت صالح علیہ السلام کی اناقت اور اوسکے مارنے والے کا ذکر کر رہے تھے اسی ذکر میں آپ نے فرمایا کہ اوشی مارے کیواسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمرہ کی طرح شریرو قوت در تھا پھر عورتوں کا ذکر کرنے لگا کہ تم میں سے بعض اپنی عورتوں کو مثل غلاموں کے کوڑوں سے مارتے ہیں اور شاید دوسرے وقت اوسے سے ہمبستریوں پھر لوگوں کو خروج ریح پہننے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہتھی ہو جسکو خود کرتے ہو۔ ابو زمرہ اسود بن مطلب کی نسبت ہے جو بدر کی لڑائی میں بھالیت کفر مارا گیا یہ اسود ان لوگوں میں سے تھا جو بنی سلیعہ علیہ وسلم سے ہتھی گیا کرتے تھے چنانچہ بابت یہ آیت نازل ہوئی **وَمَا أَكْفِيكَ الْمَسْتَضْرِبِينَ** یعنی ہم تجھ کو اور محمد سلیعہ علیہ وسلم کی ہتھی کر نیوالوں کے چالیس۔ عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم اندازین شہید ہوئے۔ ابو احمد عمیری نے اسکا ابو احسان زیادہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ عبداللہ کے ایک بیٹا یزید نامی تھا جو واقعہ حمرہ میں مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زحل جہنی سلمہ بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابو سعد بن ربیع سے انھوں نے ابن زحل جہنی سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے ستر بار سبحان اللہ وجمہرہ مستغفر اللہ ان اللہ کان تو ابا فرماتے ہیں بھال میں آپ دو زانون (بیٹھے) ہوتے اور انھوں نے ابن زحل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انھوں نے دیکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے انکا نام عبداللہ بن زحل بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام ضحاک بن زحل (بھی) بیان کیا ہے لیکن یہ دونوں قول صحیح نہیں ہیں کیونکہ عبداللہ تابعی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن زحل اور ضحاک صحیح تابعی ہیں صحیح یہ ہے کہ ابن زحل کا نام معلوم نہیں اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونوں کے سوا ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) عقیلہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر عسکری نے انکو افراد میں بیان کیا ہے۔ ابو بکر بن ابی علی نے حماد بن سلمہ کی سند سے انکا بیان کیا ہے انھوں نے عطاء بن سائب سے انھوں نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا مثل خدا کی راہ میں خرچ کرینے کے ہے۔ یعنی ایک درہم بوض سات سو درہم کے۔ ابو موسیٰ نے انکو ابن مندہ پرستدا کا بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے بھی انکو ذکر کیا ہے مگر انھوں نے (بجائے ابن زبیر کے) ابو زبیر لکھا ہے۔ یہ بعض راویوں کا

ہوئے۔ انہیں کو اذان خواب میں دکھائی گئی تھی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ عبد اللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کریں۔ انکا خواب پہلے سال ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد کبوی بنانے کے بعد ہوا تھا۔ عین میں اسمیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عیسیٰ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تمبی نے بیان کیا انھوں نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے جب صبح کی بول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان سے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہی ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تم سے بلند آواز میں اور جو کچھ تم سے خواب میں کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تاکہ وہ اسکو پکار کر کہدین پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی نماز حضرت بلال سے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی چادر کھینٹے ہوئے آئے اور کہا اُس ذات کی قسم جسے آپ کو جنی کے ساتھ بھیجا ہے وہی ایسا ہی خواب میں دیکھا جیسا کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھ شہ کو یاد رکھو۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن زید وہ بن عبد ربیع ہیں۔ اور تم کوئی صحیح حدیث اسکی روایت سے بجز اس ایک حدیث کے نہیں جانتے ہیں۔ اور عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں اور یہ زید بن تیم کے چچا ہیں۔ اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنی عبد اللہ کے والد کے ہوان میں گزر چکا ہو کہ انکے بیٹے عبد اللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمرو بیان عبد اللہ کے نسب میں کہ خاندان چشم بن حارث بن خزرج سے ہیں صرف ابو عمرو کا وہم ہے (کیونکہ وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکار کے بیان میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن دو احہ پر انھوں نے اور عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربیع بن زید بن حارث بن خزرج اور زید بن حارث بن خزرج دونوں (یعنی چشم بن حارث اور زید بن حارث) جو زبان کے ہیں) سے حبیب بن اساف بن نبید بن عمرو بن جندب بن چشم اور عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربیع بن زید بن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوئے۔ اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ عبد اللہ بن چشم سے نہیں ہیں۔ ابو عمرو کو اسوجہ سے دہوکا ہوا کہ انھوں نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ انھوں نے لکھا ہے کہ خاندان بنی چشم بن حارث اور زید بن حارث سے حبیب (شریک بدر) ہوئے۔ اور انکو چشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبد اللہ بن زید پس ابو عمرو نے انکو بھی بنی چشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ قائل کرتے تو انکو معلوم ہوجاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہیں نہ چشم کی اولاد سے واللہ اعلم۔ ابو عمرو نے اسی نسب کو جسکو ہم نے شروع میں زید تک بیان کیا اور عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے (دگر) انکے نسب میں ثعلبہ کا نام گر گیا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جہنی۔ انکی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ حرم بن عثمان نے معاذ بن عبد اللہ بن حبیب سے انھوں نے عبد اللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جو شخص) چوری کرے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالو اگر دوبارہ چوری کرے اسکا

جسکے معنی سواری اور عورتوں کے تھے بدل دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے مدینہ کی واپسی میں غنائم کی دیکھ بھال انکے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین نے ابن مسدد نے انکو باب لکان میں عبد اللہ بن کعب کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم کا قول درست ہے۔ ابو عمر اور ابن کلبی وغیرہ نے انکی موافقت کی ہے۔ علاوہ اسکے ابن مسدد کو اس بارے میں کچھ مذوری بھی ہے۔ کیونکہ ابن اسحاق نے بواسطہ یونس بن بکر کے عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے لوٹے ہوئے مدینہ آ رہے تھے اور جو مال غنیمت آپ کو ملا تھا وہ ساتھ تھا اس مال کی حفاظت کیلئے عبد اللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو اپنے مقرب کیا تھا ابن مسدد نے جو کچھ سنا اسکو نقل کر دیا مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ ابن مسدد نے نقل کی لفظ کو بدل کے نقل کر دیا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط بن ابی حمیفہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی کی ہیں نے انکے بیٹے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط نے زوا کی ہے۔ بعض لوگوں نے جو انکے بیٹے کو عبد اللہ بن سابط لکھ دیا ہے انھوں نے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں۔ اکثر لوگ انکو ابن سابط اور بعض لوگ عبد الرحمن بن سابط کہتے ہیں۔ انکے والد عبد اللہ صحابی ہیں۔ اور بعض علماء و نسب نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن فرزندان سابط دونوں بھائی بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی نہیں ہیں دونوں فقہ تھے۔ زبیر اور انکے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن سابط کی ماں اور انکے بھائیوں عبد اللہ اور ربیعہ اور موسیٰ اور فراس اور عبد اللہ اور اسحاق۔ اور حارث کی ماں ام موسیٰ بن جو عورت کی بیٹی تھیں۔ اعور کا نام خلف بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا اور ام موسیٰ کا نام ہافرقہا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط بڑے تابعین میں تھے اور فقہ تھے۔ انکے ابن جرج وغیرہ نے روایت کی ہے انکے والد عبد اللہ بن سابط کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور مشہور نسب کے آدمی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عامر کنیت انکی ابو شیمہ ہے۔ انساری ہیں۔ انکا تذکرہ عامر کے نام میں بھی کیا ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ سہل بن ابی خثیمہ کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ انشا اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن مسیب بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انساری دکن بن ابن کا نے انکا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اصل میں یہ قبیلہ بنی سہل ہیں۔ عویم بن ساعدہ کے بھائی ہیں۔ مدینہ کے مذکورہ

ابن۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ذمہ پیدا ہو چکے تھے۔ انہوں نے جو جذبہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس بکریاں ہوں اسے چاہئے کہ مدینہ سے لیکر آنکھ چلا جائے۔ کیونکہ میں نے خدا کی زمینوں میں بلحاظ پانی کے سب سے کم ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی وفات ستائیس ہجری میں ہوئی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ ہندی۔ کنیت انکی ابو محمد ہے۔ انہوں نے حضرت عمر سے روایت کی ہے۔ ستائیس ہجری میں انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے عبد اللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ستائیس ہجری میں انکی وفات ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ افسے عبادہ بن شہی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کتاب خدا (یعنی تورات) میں ایک حمد کر نیوالی اہمیت کا ذکر کرتے ہیں۔ بعد اسکے انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد الغزی۔ انکی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد عقیقین۔ بزرگ شخص تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ یہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہیں بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہوں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب۔ ابوسائب کا نام سیفی بن غابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے قریشی ہیں۔ مخزومی ہیں۔ قاری ہیں۔ اننے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انہیں کی قرأت کے موافق مجاہد وغیرہ قراءت پڑھتے تھے۔ یہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور وہیں عبد اللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے۔ ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا۔ اور مجاہد نے عبد اللہ بن سائب سے پڑھا۔ ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ زمانہ جاہلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک رہتے تھے اور قرآنی نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن سائب تھے۔ ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن سائب بن ابی سائب غابدی مخزومی قاری قبیلہ قارہ کے ہیں۔

کینت انکی ابو عبدالرحمن ہے۔ مہین بیتہ اسد بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو محمد جو ہری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو بکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے بشر بن یوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 مجھے ہوزہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عباد ابن جعفر نے ایک حدیث
 بیان کی۔ جسکی سند ابو سلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن سائب تک پہنچانی کہ عبداللہ بن سائب کہتے تھے میں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے صحن خانہ کعبہ میں نماز پڑھی اور اپنی نعلین مبارک اٹا کر بائیں جانب
 رکھ لیں۔ پھر آپ نے سورۃ مومنوں پڑھنا شروع کی۔ جب حضرت موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپ کو کھانسی آئی اور آپ نے
 رکوع کر دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کتابوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان کہ یہ عبداللہ قاری بن قبیلہ قارہ سے ہے۔ یہ
 ان دونوں کے الفاظ تھے۔ قارہ ایک شہر قبلیہ ہے جسکی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے۔ قارہ کا نام اشج بن سلیم بن ہون بن خزیمہ ان
 سے ہے کہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام دیش بن حکم بن غالب بن عبادہ بن اشج بن سلیم بن ہون بن خزیمہ ہے۔
 اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہذا انکی طرف نسبت قاری تشدید یا کے ساتھ ہوتا چاہئے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور یہ عبداللہ بن خزیمہ
 سے بن قبیلہ قارہ سے نہیں ہیں۔ اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھ (یعنی قرأت سے) ہے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ پھر ابن مندہ اور
 ابو نعیم انکو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور باوجود اسکے انکو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہیں۔ دانش اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ۔ جہنی ہیں۔ انکا شمار اہل بصرہ سے ہے۔ ان سے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تکوین باتوں (یعنی قیل و قال اور کثرت سوال۔ اور بربادی مال) سے منع کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
 (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ۔ ہمدانی ہیں۔ مجھول شخص ہیں۔ انکو ابن ابی غنیمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ماجہ نے محمد بن سعد سے انھوں
 نے عبداللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسا ہی ہو
 جانے کی وجہ سے تندرست آدمیوں کی طرح کام نہ کر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو خدا اسکی ایسا ہی کرے گا کہ وہ
 کا کفارہ کر دے گا اور اسکے اعمال زائد رہیں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ عبدی بن قبیلہ غنیمہ سے
 (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

سدوسی بن۔ عمیر سدوسی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عبداللہ سدوسی سے روایت
 کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ انکا ذکر اپنے تمام پرائشا اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ۔ بن معمر بن انس بن اذہ بن رباح بن عبداللہ ابن قریظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ ان کا نسب کھلی نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کے نسب میں معمر اور عبداللہ کے درمیانی نام گرا دئی ہیں۔ یہ قریشی ہیں۔ عدوی ہیں۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رباح میں مل جاتے ہیں۔ یہ عمر بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ امہ بنت عبداللہ بن تمیر بن اہیب بن خذافہ بن جمح ہیں۔ ابن اسحاق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سراقہ اور ان کے بھائی عمر و بدرین شریک ہوئے تھے موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بدرین نہیں شریک ہوئے اور احد اور اسکے بعد کے مشاہدین شریک ہوئے۔ اسکو ابو عمر نے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے نقل کر کے انکا بدرین شریک ہونا بیان کیا ہے۔ عمران تھان نے قتادہ سے انھوں نے عقبہ بن و شاح سے انھوں نے عبداللہ بن سراقہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (رمضان میں) کچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہ تو پانی ہی سہی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے۔ انھوں نے عمران سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے عقبہ سے انھوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان میں) کچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہ تو پانی ہی سہی! انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سرجس۔ مزنی ہیں۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ نبی مغموم کے حلیف تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی۔ اور آپ نے انکے واسطے استغفار کیا تھا۔ انکا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے عاصم احوال اور قتادہ نے روایت کی ہے۔ عاصم کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن سرجس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ اور یہ صحابی نہ تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ انکا صحابہ میں بغیر اختلاف کے ذکر ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے مذہب پر جو صحابی ہونے میں لقار اور رویت اور سماع کو کافی سمجھتے ہیں صحابی میں لیکن عاصم نے میرے خیال میں صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جسکی طرف تھوڑے سے تلماس گئے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن مذہب نے اپنی سند سے عبداللہ ابن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے عاصم سے انھوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے "اے اللہ تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور گھر میں خلیفہ ہے۔ اے خدا سفر میں ہمارے ساتھ رہ۔ ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت ضرور سفر کی سختی اور لوٹنے کے

رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے پناہ مانگتا ہوں۔" انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ازدی ہیں۔ شامی ہیں۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بحیر بن سعد سے انھوں نے خالد بن معدان سے انھوں نے عبداللہ بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدائے بھگوان کے لئے اور وہان کی خورتین اور لڑکے اور تہیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے بھگوان کو اور وہان کے لڑکے اور تہیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر کے میری مدد کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سعد انصاری کے تذکرے میں لکھا ہے اور ان دونوں نے اس تذکرے کو نہیں لکھا۔ اور ابو عمر نے دونوں تذکروں کو لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ اسلمی ہیں۔ مدنی ہیں۔ انکی روایت واقفی کے پاس ہے انھوں نے ہشام بن غاصم اسلمی سے انھوں نے عبداللہ بن سعد اسلمی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات میں اس قدر طے ہوتی ہے جتنی دن میں نہیں ہوتی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصاری ہیں۔ حرام بن حکیم کے چچا ہیں۔ اور بعض لوگ انکو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہیں۔ انکا شمار شامیوں میں ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ اس میں مقدمہ پیش کے سردار تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو انکے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد یحییٰ عبد الوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسیم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ نے علاء ابن حارث سے انھوں نے حرام بن حکیم سے انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اُن چیزوں کو) پوچھا جن سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت تھلے (تو کیا پھر غسل کرنا چاہئے) آپ نے (اُن چیزوں کو) بیان کر کے جن سے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب میں (فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے۔ تم اسکی وجہ سے اپنی شرمگاہ دھو ڈالا کر داور جس طرح نماز

نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کر لیا کرو۔ یقیناً بن ولید نے بھیرا بن سعد سے انھوں نے خالد بن معدان سے انھوں نے
 عبد اللہ بن سعد القناری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھ کو ملک فارس اور
 اور وہان کی عورتیں اور لڑکے اور بچھیا اور اموال عنایت کئے اور خدا نے مجھ کو ملک روم اور وہان کے لڑکے اور بچھیا اور
 اور مال دیا اور قبیلہ جمیر سے میری مدد کی، ابو احمد عسکری نے انکی ذکر کیا ہے اور انکو قبیلہ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان
 کیا ہے اور انکو ذؤیب بن شعثم بن قریظ عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکی تذکرہ میں
 اس حدیث کو نہیں ذکر کیا ہے اور انکا جنگ قادسیہ میں شریک ہونا اور ان سے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت
 کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبد اللہ بن سعد زوی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم
 نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابو عمر نے انکو دو تذکروں میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم
 (سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن خثیمہ بن مالک بن حارث بن نخط بن کعب بن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن نوف سے ہیں اسکو ابن مندہ
 نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن جبیب نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بیٹے ہیں سعد بن خثیمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نخط
 بن کعب بن حارث بن سلم بن امری لقیس بن مالک بن ادس کے۔ یہ اور انکے والد اور دادا صحابی ہیں۔ ان کے والد بدر
 کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انھوں نے مغیرہ بن حکم سے
 روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن سعد بن خثیمہ القناری سے پوچھا کہ کیا تم رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے، انھوں نے جواب دیا ہاں اور سعیت عقبہ میں بھی۔ اور اسوقت میں اپنے
 والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن مسری نے رباح سے انھوں نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے
 عبد اللہ سے پوچھا کہ کیا تم بدر میں شریک تھے، انھوں نے جواب دیا ہاں بلکہ سعیت عقبہ میں ہی اور میں اسوقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابو عمر
 کہتے ہیں کہ روایت میں اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک حفظ اور ضبط ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
 میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابو عامر عقدی اور ابو احمد زبیری اور ابو داؤد طیالسی اور ابو عاصم نے
 رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھون کی روایتوں میں ہے کہ میں نے عبد اللہ سے پوچھا کیا تم بدر میں شریک
 ہوئے تھے، انھوں نے جواب دیا ہاں بلکہ سعیت عقبہ میں بھی، اور میں اسوقت اپنے والد کا ردیف تھا،

(سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ بن ابی سرج بن حارث بن جبیب بن جزیلہ ابن مالک بن حنبل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں

یہ قریش فخر اہل عربین سے ہیں قریش بطاح میں سے نہیں ہیں۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ عثمان بن عفان کنیاغی بھائی ہیں انکی والدہ نے حضرت عثمان کو دو وہ پلا یا تھا۔ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور آپ کی خدمت میں بہ کتابت کیا کرتے تھے۔ پھر یہ مرتد ہو کر مشرکین مکہ سے مل گئے تھے اور ان سے بیان کیا کہ میں محمد کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھ کو عزیز حکیم لکھاتے، میں پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہاں ہر ایک ٹھیک ہے۔ جب مکہ فتح ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن خطل اور متقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپے ہوئے تھیں۔ عبداللہ ابن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے انکو پوشیدہ کر دیا یہاں تک کہ جب مکہ میں اطمینان ہو گیا وہ انکو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے امان کے خواستگار ہوئے۔ آپ بہت دیر تک خاموش رہے۔ پھر آپ نے درخواست منظور کر لی۔ جب عثمان علیہ گئے آپ نے اپنے گرد پیش والوں سے فرمایا میں اس وجہ سے خاموش تھا تا کہ تم میں سے کوئی شخص اٹھ کر اسکی گردن اڑا دے۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میری جانب کیوں نہ اشارہ کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہ ہونا چاہئے۔ اور یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے اور پھر انہی کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوئی جس سے انکو ملامت کی جاتی۔ یہ قریش کے دشمنوں اور بزرگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت عثمان نے ۲۵ھ میں انکو مصر کا سر دار مقرر کیا۔ اور خدا نے انکے ہاتھ پر انساریتہ کو فتح کیا فتح بہت بڑی تھی۔ اس میں سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال۔

اس فتح میں انکے ساتھ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے۔ یہ قائدانہ نبی عامر بن لوی کے شہسواروں میں تھے اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے ہمینہ پر تھے۔ اور اس حکم انکی جتنی لڑائیاں ہوئیں ان سب میں شریک رہے۔ جب حضرت عثمان نے انکو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کر سیکے اور انکی مخالفت اور انکے انتظام بگاڑنے میں کوشاں ہوئے عبداللہ بن سعادت نے افریقیہ کے بعد سرزمین نوبہ میں حبشیوں سے جنگ کی اور انھوں نے انکو ایسا پست کر دیا جسکا اثر آج تک باقی ہے۔ اور انھوں نے جہاد صواری سمندر میں روم تک کیا تھا۔ اور جب لوگوں نے حضرت عثمان پر نزعہ کیا تو یہ مہر بن سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کر کے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا اور اسے سے چلے۔ ادھر سائب پر محمد ابن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کر کے وہاں سے انکو ہٹا دیا اور خود مہر بن سائب کو سر دار بن گئے۔ اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے انکو قسطنطنیہ کے

اندرا داخل ہوئے روکا۔ وہ عسقلان چلے گئے اور وہیں اقامت کی یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے قننوں سے بچنے کے لئے رملہ میں سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے۔ ہم ان لوگوں اور واقعات کو تاریخ کامل میں کامل طور سے درج کر چکے ہیں۔ عبد اللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری عمل نماز کو کرنا۔ چنانچہ انھوں نے (ایک دن) فجر کی نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور العاديات پڑھی اور دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور دہائی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال کر گئے۔ انھوں نے نہ حضرت علیؑ کی بیعت کی اور نہ حضرت معاویہؓ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہیں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے انکی وفات عسقلان میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افریقیہ میں ۳۳۰ یا ۳۳۱ میں انکا انتقال ہوا۔ اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ تک زندہ رہے اور ۳۵۰ میں انتقال کیا۔ لیکن پہلا قول اصح ہے۔ انکا تذکرہ تیسوں نے لکھا ہے۔ میں کتابوں کو ابن مندو اور ابو نعیم نے انکے نسب میں غلطی کی ہے کیونکہ ان دونوں نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے پھر ان دونوں نے بیان کیا کہ جذیہ بیٹے زین نصر بن مالک کے خالاکہ وہ مالک کے بیٹے ہیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ وہ قریشی ہیں خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہیں۔ انکے باپ اور بیٹے نہیں ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہئے۔ زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر ہیں انکا بیان ہے کہ نامر بن لوی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوئے۔ اور حسل بن عامر سے مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے۔ پھر زبیر نے نصر بن مالک کی اولاد کو کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیہ یعنی شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی حبیب ابن شحام ہیں۔ اور حبیب بن جذیہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے زبیر اور ابوسرح پیدا ہوئے اور ابوسرح بن حارث بن حبیب بن جذیہ بن مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوئے اور سعد سے عبد اللہ بن سعد پیدا ہوئے اور یہ عبد اللہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ ابن زبیر کے کلام کا ما حاصل ہے۔ اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن سفیان بن خالد بن بیدر شاعر بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف۔ انکی کنیت ابوسعد جو اجد اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے واپسی میں انتقال کر گئے۔ ابو سعید بن خدیج کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے قبیلوں کا کفن دیا۔ انکا تذکرہ غسانی نے تاریخ

سے نقل کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ۔ اشہلی بن۔ انکی اولاد نہیں ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے تروی سے نقل کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وفدان اور بعض عمرو بن وندان بیان کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ اور وفدان بیٹے ہیں عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ انکے والد کو سعدی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انھوں نے قبیلہ سعد بن بکر میں دو دہیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبد شمس میں ملجاتے ہیں۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ عطاء خراسانی نے عبد اللہ بن محیریز سے انھوں نے عبد اللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان سب میں سب سے کس تھا۔ وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حاجتیں پوری کیں اور بھکو فرو دگا پھر چھوڑ دیا۔ پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے۔ آپ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے میں نے عرض کیا بھرت منقطع ہو گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی یا بھرت منقطع نہوگی۔ انکی وفات شہہ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی ہیں۔ اموی ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تغیب۔ انکا نام جاہلیت میں حکم تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے جواب دیا کہ حکم، آپ نے فرمایا تمہارا نام عبد اللہ ہے۔ یہ جاہلیت میں گھنا جانتے تھے اسوجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھا دیں۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر میں شہید ہوئے۔ زبیر کہتے ہیں کہ غزوہ حوٹہ میں شہید ہوئے۔ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور یہی زیادہ مشہور ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ ازدی ہیں۔ شامی ہیں۔ حمص میں رہتے تھے۔ انسے عثمانہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونوں صحابی ہیں) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے واسطے ایک دن روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے بقدر سو برس کے راہ کے دور کرتا ہے۔ عبد اللہ بن سفیان کہتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جسکو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انکا تذکرہ شیون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن عمارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی بن ہاشمی ہیں۔ انکا ذکر صحابہ میں ہے لیکن انکا صحابی ہونا اور آپکو دیکھنا صحیح نہیں ہے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے (اور یہ کبیر اسن تھے) کہ انھوں نے کہا ایک یہودی کچھ خرمے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے خولہ بنت حکیم سے خرمے قرض لیکر اوسکو دیدیئے انی آخرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفیان بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ سلمہ بن عبد الاسد کے بھتیجے ہیں اور ہبیار بن سفیان کے بھائی ہیں۔ ان دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ یرموک میں شہید ہوئے۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کے چچا زاد بھائی ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبد اللہ کے چچا ہیں

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ ابن محمود ثقفی نے اجازت اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر بن سلیمان نے زید بن حیان سے انھوں نے ابو امیہ سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے عبد اللہ بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگھڑی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اسوجہ سے میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان میں چڑھے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سفیان تھی۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اس روایت میں سفیان بن عبد اللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہو جاتی ہے بقسم والد کے ذکر کے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام بن حارث - اسرائیلی بن - انصار کے حلیف تھے۔ قبیلہ بنی قنیقار سے ہیں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نام جاہلیت میں حصین تھا جب یہ مسلمان ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ اس وقت مسلمان ہوئے ہیں جب آپ مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان سے دو نون بیٹوں یوسف اور محمد اور انس بن مالک اور رازہ بن اونی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یوسف بن مہر نقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو یوسف تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو حجاب یعنی یحییٰ بن یعلیٰ نے عبدالملک بن عمیر سے انھوں نے عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت کر کے بیان کیا۔ انھوں نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے شہید کرنا چاہا، عبداللہ بن سلام آئے۔ حضرت عثمان نے اسے پوچھا تم کیوں آئے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ تمہاری مدد کو آئے ہیں۔ حضرت عثمان نے کہا، لوگوں کے پاس جا کر ان کو مجھے ہٹا دو اور تمہارا باہر رہنا میرے واسطے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ پھر عبداللہ بن سلام لوگوں کے پاس گئے اور کہا، لوگو میرا نام جاہلیت میں فلان تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میری بابت قرآن میں بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ وہ شہادت ہدین بنی اسرائیل علیٰ مثله فامن و استکبرتم، میری حق میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت بھی میرے ہی بابت ہے کہ قل کف باللہ شہیداً بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب بیشک خدا کے غضب لگے تو اور میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہیں جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوئے۔ سو تم اس شخص کے قتل میں خدا سے ڈرو خدا کی قسم اگر تم انکو قتل کر ڈالو گے تو فرشتے تمہاری ہمایاں سے بھاگ جائیں گے۔ اور خدا کی نذر تم لوگوں پر کھینچ جائیگی پھر قیامت تک میان میں نہو گی۔ باغیوں نے کہا اس یودی کو مار ڈالو۔ اور ان لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا۔ راوی کہتا ہے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیش نے معاویہ سے انھوں نے ابن صالح سے انھوں نے ربیعہ سے انھوں نے یزید سے انھوں نے ابو ادریس خولانی سے انھوں نے زید بن عمیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا جب معاویہ نے جبل کی وفات کا وقت آیا۔ لوگوں نے اسے کہا اسے ابو عبدالرحمن بھلو وصیت کیجئے۔ انھوں نے کہا جھکا اٹھا کر بٹھا لو۔ پھر انھوں نے کہا کہ علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے اسکو پالیتا ہے۔ اور تم علم کو کیا شخصوں وغیر یعنی ابوالدرداء اور سلمان فارسی اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام کے پاس طلب کرو

عبداللہ بن سلام وہ شخص ہیں جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ زرارہ بن اونی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے، میں بھی آپ کے دیدار کرنے والوں میں گیا۔ جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا، پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہیں ہیں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ رسول کو پھیلا اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو۔ عبداللہ بن سلام کی وفات ۳۳ھ میں ہوئی۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام بن عمیر یعنی عبداللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہیں۔ معززین صحابہ میں سے تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لشکروں کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ صرف ابو احمد نے انکی صحابیت اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انکے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ انکی غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدنی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی وفات ۸۰ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارث بن ضبعہ بلوی ہیں۔ عجلانی ہیں۔ انصاری اوسی ہیں یہ قبیلہ بلوی سے ہیں اور انکے حلف انصار کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی والدہ انیسہ بنت عدی تھیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکو ابن زبیر نے شہید کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دارقطنی اور ابن مالک لاکا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوئے تو یہ اور محمد بن زیاد دونوں ایک ہی عبا میں لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا آئے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد میں شہید ہوا میں چاہتی ہوں کہ اوسکو لے آؤں تاکہ اوسکی نزدیکی سے مانوس رہوں۔ آپ نے انکو لانے کی اجازت دی عبداللہ بہت ہی جسم تھے اور مجزر بہت ہی دبیلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونوں برابر رہے۔ لوگوں کو ان دونوں کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کے عمل نے ان دونوں میں مساوات کر دی۔ ابن اسحاق نے ان لوگوں کے بیان میں (جو بدر میں شریک ہوئے) ذکر کیا ہے

کہ انھار کے قبیلہ اوس سے عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدوی بن عجلان بنی مجید بن زید کے حلیف اشیر بن
 ہوئے) اور احد میں شہید ہوئے۔ موسیٰ ابن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن
 زید قبیلہ بنی عجلان سے ہیں یہ انصاری ہیں۔ بدر میں شہید ہوئے۔ لیکن انھوں نے انکا بلوی ہونا نہیں بیان
 کیا۔ حالانکہ بنو عجلان بلوی ہیں۔ اور یہ نسب کے سب بنی عمرو بن خوف کے حلیف ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
 (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ مرادی ہیں۔ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت
 پایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امین ابی سلیط۔ اسکے والد بدری تھے۔ اور انکے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہیں
 انھوں نے بالوگدھون کے گوشت کمانیکی مانعت میں حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے
 (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان بن اکیہ۔ لیشی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ محمد ابن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیہ نے اپنے والد سے
 انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے
 حدیث سنا ہوں لیکن جس طرح میں سنتا ہوں اسکو اسی طرح نہیں ادا کر سکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے۔
 آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کر دو تو کچھ حرج نہیں ہے
 پھر اسکا ذکر حسن (بصری) کے سے لیا ہے ہوا۔ انھوں نے کہا اگر یہ نہ ہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔ اسکو ابن مندہ
 نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن
 سلمہ طبرانی نے یعقوب سے انھوں نے عبد اللہ بن سلیمان بن اکیہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے
 انکے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اسکا ذکر حرف سین میں گذر چکا ہے لہذا ابو نعیم اور ابن مندہ
 کے بیان پر تہ سلیمان صحابی ہون گے نہ عبد اللہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے
 (سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان مزنی ہیں۔ ابن ابی نعیم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بنی بن عمرو بن سنان بن نبشہ بن سلمہ کے خاندان
 بنی لطم بن عثمان بن عمرو سے۔ یہ علقمہ بن عبد اللہ مزنی کے والد ہیں۔ بصرہ میں فروکش ہوئے۔ انکو ابن مندہ

نے عبد اللہ بن عمرو کے نام میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر جذامی ہیں۔ انکی کنیت ابوالاسود تھی۔ ان کے والد سندر زبنا ع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے سندر اور انکے بیٹے عبد اللہ صحابی ہیں۔ انسے انکے بیٹے اور ابو انخیر یعنی مرشد بن عبد اللہ مزنی اور ربیع بن لقیط نے روایت کی ہے۔ ابن اسیر نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو انخیر نے انسے بیان کیا کہ انھوں نے ابن سندر سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ سلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کو خدا بخشدے اور قبیلہ تہجیب نے خدا اور اُسکے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ ابو انخیر نے پوچھا اسے ابوالاسود کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ تہجیب کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے! انھوں نے جواب دیا ہاں، ابو انخیر نے پوچھا کیا لوگوں نے تمسے اسکی روایت کی ہے انھوں نے کہا ہاں، اور عبد اللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ انکے والد زبنا ع جذامی کے غلام تھے انھوں نے انکے والد کو خسی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا۔ آپ نے زبنا ع کو سخت ملامت کی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف۔ انصاری ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ انکی والدہ امیمہ تھیں جو حسان بن وحداح کی زوجیت میں رہ چکی تھیں۔ انھیں کے بارے میں آیت "اذا جاء رک المؤمنات یا لعنک" نازل ہوئی۔ اسکی روایت ابن ہب سے ابن اسیر سے انھوں نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ انکو یہ خبر پہنچی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبد اللہ اپنے والد سہیل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں۔ امین ابو یاسر بن ابی حبسہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے عبد اللہ بن سہیل بن حنیف سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے یا مکاتب کی گاہِ خلاصی میں مدد کی خدا اسکو اس دن سایہ میں رکھے گا جس دن آسکے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مسندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم

نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع - انصاری ہیں - اشہلی بن خاندان بن زعمور بن عبدالاشہل سے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ ریحان سے ہیں اور بنی عبدالاشہل کے حلیف ہیں۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں۔ اوس بن سہل کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے انکو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل اور ان کے خلفائین سے بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ امین ابو جعفر بن سہیم نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل سے بدر میں شریک ہوئے) روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابو موسیٰ نے ابو نعیم سے انکی سند سے ابن شہاب تک روایت کر کے بیان کیا۔ کہ یہ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ تھا ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جبکا ذکر ہے رافع بن سہل کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ خیبر میں شہید ہوئے ہیں ہون۔ ابو موسیٰ کا کلام ختم ہو گیا۔ ابن اسحاق نے ان لوگوں کے بیان میں جو غزوہ خندق میں شہید ہوئے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہیں شہداء خندق میں تھے۔ واللہ اعلم۔ میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابو عمر نے بعض لوگوں سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہیں ہے اسوجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبدالاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ اور اکثر کہ اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہیں۔ اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالیں اسی کتاب کے متعدد مقاموں پر ذکر کر چکے ہیں واللہ اعلم۔ اور یہ عبداللہ وہ نہیں ہیں جسکا ذکر اس تذکرہ کے بعد آویگا کیونکہ جبکا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید بن جو حویصہ کے بھتیجے ہیں خاندان بنی حارث بن حارث بن خزرج سے۔ یہ اور جبکا ذکر ابو عمر نے کیا ہے حارث بن خزرج میں ملجائے ہیں پس یاد عبداللہ ازادہ بن سہل سے علیحدہ ہیں اور یاد دونوں ایک ہیں اختلاف نسب سے الگ الگ ہو گئے ہیں۔ اور انکا نسب انکے بھائی رافع بن سہل کے تذکرہ میں مذکور ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید۔ انصاری بن۔ حارثی بن۔ یہود نے خیبر میں انکو شہید کر ڈالا تھا۔ یہ عبد الرحمن کے بھائی اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہیں۔ اور انہیں کی وجہ سے قسامت ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکر بن یونس سے ابن اسحاق سے انھوں نے زہری سے انھوں نے بشیر بن ابی جہشان یعنی بنی حارثہ کے غلام سے انھوں نے سہیل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ عبد اللہ بن سہل خیبر میں شہید ہوئے۔ یہ خیبر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے چکانے گئے تو یہ ایک چشمہ میں ملے انکی گردن توڑ کر کسی نے انکو اوتھین ڈال دیا تھا۔ ان لوگوں نے ان کو دفن کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو انکے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ اسکی روایت امام مالک نے موطا میں ابو لیسے یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن سہل سے انھوں نے سہل بن حنیف سے کی ہے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے یونس کی سند سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے زہری سے انھوں نے بشیر بن ابی جہشان سے (یعنی بنی حارثہ کے غلام سے) انھوں نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انھوں نے اس سند میں دو جگہ غلطی کی ہے ایک ابی جہشان میں۔ حالانکہ وہ بشار ہے۔ اور باقی بشار کے لڑکے ہیں۔ اور دوسری سہل بن حنیف میں۔ حالانکہ وہ سہل بن ابی خثیمہ ہیں۔ اسمین کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور تعجب ہے کہ انھوں نے امام مالک کی حدیث کو شہادت میں پیش کیا کہ اسکو امام مالک نے موطا میں ابو لیسلی سے انھوں نے سہل بن حنیف سے نقل کیا ہے یا وجودیکہ موطا میں اسکے برخلاف ہے۔ کیونکہ انھوں نے سہل بن ابی خثیمہ کو ذکر کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث میں نام بھی نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جوین نے بیان کیا ہے اسکو یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے کتاب المغازی میں نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن بشار ہیں۔ جس طرح کہ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ کو کہاں سے دہوکا ہو گیا شاید کاتب نے یسار یا کے ساتھ لکھ دیا ہو۔ جسکو انھوں نے حارثیوں نے خیال کر لیا ہو۔ لیکن موطا کی حدیث اسکی خبر ہمیں فتنان جوہری نے اپنی سند سے تعنبی تک دی۔ انھوں نے مالک سے انھوں نے ابو لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل سے انھوں نے سہل بن ابی خثیمہ سے روایت کی ہے کہ انکو انکی قوم کے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے اگر خبر دی کہ

عبداللہ بن سہل مار کر چشمہ میں ڈال دیئے گئے۔ یہودیوں نے آکر کہا کہ خدا کی قسم تمہیں نے انکو مارا ہے۔ اور وہ
آخر تک بیان کی۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث میں ذکر تک نہیں ہے۔ و اللہ اعلم۔ اور امام مالک نے
اسکی روایت یحییٰ بن سعید سے انھوں نے بشیر بن ایسا سے بھی کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

ابن سہل بن عمرو بن عامری بن قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ انکے
اور انکے بھائی ابو جندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبدمناف تھیں۔ اور ابوناب بن عسزیر
بن قیس بن سوید تھی ان دونوں کے مادر زاد بھائی تھے۔ ابن مندہ انکو صحابی بتاتے ہیں۔ انھوں نے
انکا ذکر کتاب المغازی میں کیا ہے۔ انکا روایت کرنا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ابن مندہ نے اسکو ابن اسحاق
سے نقل کیا ہے۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ انکی کنیت ابو سہل تھی۔ انھوں نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی۔ وہ فق
بیان ابن اسحاق اور واقفی کے پھر یہ مکہ میں لوٹ کر آئے۔ اور انکے والد نے انکو کیکر قید کیا۔ اور دین کے
بارے میں انکو بہت ستایا مجبوراً انھوں نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا۔ حالانکہ انکا دل اسلام کی طرف سے مطمئن
تھا۔ پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر میں گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپانے ہوئے تھے۔

اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں اترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے مل گئے۔ یہ بدر اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ یہ بزرگ
صحابہ میں سے ہیں۔ اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہوں میں سے ہیں۔ یہ اپنے بھائی ابو جندل سے بڑے تھے۔ انھیں
فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے ایمان لی تھی۔ انھوں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے والد کو ایمان دینگے؟ آپ نے جواب دیا
کہ وہ خدا کی امان سے بے خوف ہیں انکو چاہئے کہ ظاہر ہو جائیں۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دابوں سے
فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو انکو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی
ہیں۔ اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتا۔ عبد اللہ انھوں نے اپنے والد کے پاس گئے اور انکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم وہ بڑا پے اور بچپن میں نیکو کار
تھے۔ عبداللہ مسلمانہ بعمر ۳ سال جنگ یمانہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو۔ ابو جندل بن سہیل کے بھائی ہیں۔ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے صرف ابن مندہ نے انکا دوسرا تذکرہ لکھا ہے۔ اور انہیں ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کیا کہ انھوں نے شرکا بدر کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عاصر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے اتھی کلامتہ۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان عبد اللہ کو مکر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہیں۔ ایک میں عبد اللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ میں عبد اللہ بن سہیل ابو جندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم کا کہنا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں ٹھیک ہے لیکن انھوں نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکو مکر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہیں۔ حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخوں میں نے دیکھا ہے کہ انھوں نے تین تذکرے انکے نام کے لکھے ہیں۔ باوجودیکہ سب ایک ہی ہیں۔ جنہیں سے دو اوپر گزر چکے تیسرے تذکرہ کو میں اسکے بعد بیان کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے عبد اللہ سے علاوہ ہیں۔ اسکے قائل ابن مندہ ہیں۔ اور انھوں نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ان لوگوں میں دو جنوں نے حبشہ کو ہجرت کی عبد اللہ بن سہیل (بھی) ہیں۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ عبد اللہ وہی پہلے اور دوسرے شخص ہیں اسمین کوئی (شک) شبہ نہیں ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انھوں نے انکا ذکر (ایک جگہ) شرکا بدر میں دیکھا۔ اور مہاجرین حبشہ میں نہیں دیکھا اور دوسری جگہ انکا ذکر مہاجرین حبشہ میں دیکھا تو انکو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھنے میں بہت خوبی کی ہے کہ انھوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کر دیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید۔ انصاری ہیں۔ حارثی بن قبیلہ بنی حارثہ سے۔ صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ لیث بن سعد نے عقیل سے انھوں نے نہہری سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے عبد اللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاث کے اذن کے بارے میں سوال کیا جنکا ذکر اس آیت میں

یستاذم الذین ملئت ایمانکم الایہ عبد اللہ بن سوید نے کہا ان ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے میں کچھ حرج نہیں: ابو احمد
عسکری نے کہا ہو کہ بعض لوگوں کا بیان کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں اور کہا ہو کہ یہ اپنی چوٹی ام حمید سے روایت کرتے ہیں
وہ ابو حمید ساعدی کی بی بی تھیں اسے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سید ان سلمیٰ۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے انھوں نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے کہ انھوں نے انکے پیچھے ناز پڑھی اور کہتے تھے کہ میں ابو بکر صدیق سے روایت کرتا ہوں
عظیم کے پیچھے بھی ناز پڑھی ہے اسکا ابن شاہین نے محمد بن سعد کا تب واقعہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیلان۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسے قیس بن ابی حازم نے روایت کی۔ حافظ ابو علی نیشاپوری نے انکا نام لکھا ہے۔
قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا سبحان
تم لوگوں پر فتنے اس طرح اتر رہے ہیں جس طرح پانی برستا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا
ہے سیلان کی سینکسور اور یائے تختانیہ ساکن ہے وہ صحابی ہیں انکی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انھوں نے سیلان سے
روایت کی ہے۔

(سیدنا) محمد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو۔ بنی سمیعہ سے ہیں پھر خزرج میں داخل ہوئے سرداران انصار میں سے ہیں
ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن شبل سرداران انصار میں سے ایک شخص تھے اور ان لوگوں میں تھے جو تمام حصہ میں
فروکش ہوئے۔ بیعة الرضوان میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبد اللہ عبد الرحمن بن شبل کے بھائی تھے ابن
ابی عاصم اور ابو عمرو اور ابن شاہین وغیرہم نے انکا تذکرہ لکھا ہے ابن عیسیٰ نے انکا تذکرہ اپنی سند سے ابو بکر بن ضحاک
ابن مخلد تک خیر دی وہ کہتے تھے ہمہ محمد بن عوف نے بیان کیا ہے کہتے تھے ہمہ محمد بن اسمعیل بن عباس۔ نے اپنے
والد سے انھوں نے نصیب سے انھوں نے زرع سے انھوں نے فریر بن عبید سے روایت کر کے خیر دی کہ وہ کہتے تھے زرع
ابن حمیر نے بواسطہ عبد اللہ بن شبل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے ایک شخص کا نام لیکر فرمایا کہ
یا اللہ اسکو لعنت کر اور اسکے دل کو بہت برا دل بنا دے اور اسکے پیٹ کو چہن کی آگ سے بھرا دے۔ ان کی وفات حضرت
اسماویہ کے زمانے میں ہوئی۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن شبل احمسی۔ انکے صحابی ہونے میں کلام۔ ۲۵ھ ہجری میں بعد خلافت حضرت عثمان جہاد کرنے کے لیے آذربایجان گئے تھے وہ ان کے لوگوں نے ان شرائط کو پورا کر دیا جنہر حضرت حذیفہ سے اور ان لوگوں سے صلح ہوئی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا اور طبری نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سبیل غزہ آذربایجان میں جبکہ ان لوگوں نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبد اللہ نے اہل وقان اور تتر اور ملیسان پر شہنشاہ مارا اور ان مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگوں کو قید کیا پھر آذربایجان والوں نے صلح کی درخواست کی لہذا انھوں نے ان لوگوں سے صلح کر لی۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن شخیر بن عمرو بن کعب بن وقان بن حریش۔ نام انکا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عامری بن کعب بن ربیعہ قبیلہ بنی حریش سے ہیں جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہے صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ہمیں عبد الوہاب بن ہبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن سنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو القاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی ابو علی حسین بن صفوان بروعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر سے انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہمارے باپ ہیں اور آپ بہت افضل ہیں اور آپ ہمارے محسن ہیں اور آپ بڑے ہمان نواز ہیں غرض ان لوگوں نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپ نے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے میں نہ آؤ۔ ہمیں اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے قتادہ سے انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے اس وقت آپ اللکم النکاح پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ میرا مال وہی ہے جو تو خیرات کر جائے یا کھا کے ختم کر دے یا پہن کر ختم کر دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن شداد بن اسامہ بن عمرو وکاشہور نام ہادی بن عبد اللہ بن جابر بن بربن ہتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن

عبدمنہا بن کنانہ کنانی لیشی ثم القناری۔ انکے دادا کو ہاداس ہوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ شب کے وقت جانور کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے ان عبد اللہ کے والد کو شہاد بن ہاداد کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں۔ یہ عبد اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے انھوں نے اپنے والد سے اور حضرت عمر سے اور حضرت علی سے روایت کی ہے۔ اسے شعبی نے اور اسمعیل بن محمد بن سعد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شہیدہ۔ انکا شمار اہل طائف میں ہوا انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ اسے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی ہے مغیرہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن ابی شہیدہ کے ہمراہ ایک باغ میں گیا وہاں ایک ہیری کا درخت بہت بلند تھا میں نے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انھوں نے کہا مگر اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کا اس کا شہت ہیری کا درخت کاٹ ڈالے اسے اللہ کے لیے جہنم میں گھر بنا دے گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن قانع نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن ابی شہیدہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی قسی کا نام تقیف ہو تقیف ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر جیل۔ کنیت ابی ابو علقمہ ہے۔ انکا نسب سجیلی بن یونس شمری نے بیان کیا ہے انکا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے اور شہار انکا تابعین میں ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام عمرو ہے کنیت انکی ابن ام مکتوم ہے قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لوی سے ہیں۔ انکا نسب ابو موسیٰ نے ابن شہین سے اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوہ بدر کے دو برس بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے انکی بیانی چلی گئی تھی غزوہ قادسیہ میں شریح تھے اور جہنہ انھیں کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آئے اور وہیں وفات پائی حضرت عمر کے بعد انکا ذکر نہیں سنا گیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں انکو مدینہ پر حلیفہ بنایا تھا انکے نام میں اختلاف ہے انکا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام میں ہو گا اور وہیں انکے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالیٰ کی جائیگی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح بن انس بن رافع بن امر القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ اجدین اپنے والد شریح کے ہمراہ حاضر تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب مذہری۔ یہ انھیں عبد اللہ کے بھائی بن جنکا ذکر پہلے ہوا یہ اُسے چھوٹے بن انکا ذکر انکے بھائی کے تذکرہ میں ہو چکا ہے جو کافی ہے شہاب بن عبد اللہ کی نسل بہت جلد ختم ہو گئی۔ یہ زبیر کا قول ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب۔ انکا شمار اہل خمس میں ہے۔ انکا نام ابن ابی داؤد نے عبد اللہ رکھا ہے۔ خالہ بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن شہاب نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپکے اور دشمن کے درمیان میں آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافروں سے لڑ رہے تھے وحشی انکی گھات میں بیٹھا ہوا تھا پس یکایک اُسے انھیں شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے اٹھ سائے کتیس کافروں کو قتل کر دیا حضرت حمزہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیخ محارب بن ابی داؤد نے انکا نام عبد اللہ بتایا ہے۔ اسے عاصم بن بکیر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں گئے اور اپنے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا تمہیں فخر دے گا کہ کسی عورت کا دوشا ہوا دودھ نہ پلانا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی شیخ نے اسے سوا اور کوئی حدیث روایت نہیں کی انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم البجاری احب بن اور اُسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک ہوئے اور یوم جس میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ بن خلف۔ انکا نسب انکے والد کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے فرمایا ایک لشکر اس گھر (یعنی کعبہ) پر چڑھائی کرے گا وہ لشکر جنگل میں دھس جائے گا بعض لوگوں نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے اور بعض لوگ اسکو سند کہتے ہیں۔ اسے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جو بھلائے انکے اپنے امیہ ہیں۔ یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے انکا حاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین نے انکو مارا دی ابن زبیر نے بھی اسے کہا کہ میں نے اپنی بیعت سے نکو آزاد کر دیا تم امان قبول کر لو مگر انھوں نے کہا کہ اللہ ہمیں آپکے ساتھ آپکے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ میں تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انھوں نے امان نہ قبول کی۔ یہ بھی اسکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

ابن صفوان کے بھائی ہیں۔ یہ اور اس کے والد اور اس کے بھائی سب صحابی ہیں جب یہ اور اس کے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو ان دونوں کا نام عبد العزی اور عبد نوح تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن رکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

صنابجی۔ اسے علماء ابن یسار نے روایت کی ہے۔ ابن ابی خنیس نے بھی بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ان کا نام عبد اللہ یا ابو عبد اللہ بیان کیا جاتا ہے اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبد اللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہیں ابو عبد اللہ کا نام عبد الرحمن ہے اور ان کا نام عبد اللہ ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابو علی ایسے اسم بن علی ابن شیبہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطار سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ صنابجی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینا بھی نکلتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہوتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب سمت الراء میں آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہے تو شیطان اس سے لجاتا ہے اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور نیز اسے عطار نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہے اور کھانا کھاتا ہے اس کے منہ سے نکلتا ہے بن اس کے بعد پوری حدیث انھوں نے ذکر کیا۔ اور امام مالک نے موطا میں زید بن اسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ صنابجی بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں ان کا نام عبد الرحمن بن عسلیہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملے اور عبد اللہ صنابجی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں ابن معین نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ انکی حدیث مرسل ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ عبد اللہ صنابجی سے اہل بیت روایت کرتے ہیں مگر یہ کہ صحابی ہوں مگر میرے نزدیک وہ ابو عبد اللہ بن عبد اللہ اور ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ صنابجی جنہوں نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں سنی نام انکا عبد الرحمن بن عسلیہ ہے کیفیت انکی ابو عبد اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور صنابج بن اعمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو لوگ صنابج بھی کہتے ہیں انکی حدیث یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں (قیامت کے دن) سب امتوں سے اپنی امت کے زیادہ ہونیکا اثر کر دنگا پس لوگ باہم پیرتے یعنی قتال کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عبداللہ

ابن صیاد - انکا تذکرہ ابن شاپین نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صائد کے بیٹا تھا اسکے والد یہودی تھے یہ نہیں معلوم کہ کس زمانہ میں
 ہیں۔ اسکی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جبال تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکا تھا ایک چشم تھا
 اور مختون تھا اسکی اولاد میں سے عمارہ بن عبد اللہ بن صیاد اپنے مسلمانوں میں سے تھے سعید بن مسیب کے شاگرد تھے
 اسے امام مالک وغیرہ نے روایت کی جو کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابو نعیم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم نے
 عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عمر نے زہری سے انھوں نے
 سالم سے انھوں نے ابن عمر سے روایت کر کے خبری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپ کے
 ساتھ آپ کے صحابہ بھی تھے حضرت عمر بن خطاب بھی تھے ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قیلہ کے پاس تھے یہ
 اُس زمانے میں کم سن تھا اسے بالکل خبر نہیں ہوئی یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹ پر ہاتھ مارا
 اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے سفیان بن ولیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم نے عقبہ بن ابی معمر سے انہوں نے ابو نصرہ سے انھوں نے ابو سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے
 ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا
 اماں یہ ہوتا ہے کہ ایک رستی لیکر درخت میں ہانڈیوں اور اُس سے گلا گھونٹ لون بوجھا اسکے کہ لوگ میری نسبت یہ
 باتیں کہہ رہے ہیں کیا کوئی شخص ہے جو میرے حالات نہ جانتا ہو کیا تم نہیں جانتے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نہیں فرمایا کہ وہ جبال لاولد ہوگا اسکی کوئی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں اور کیا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ جبال لاولد ہوگا اور مدینہ میں داخل ہوگا مگر میں خاص مدینہ کا رہنے والا ہوں اور
 اب تک جا رہا ہوں ابو سعید کہتے تھے کہ اسے اسی قسم کی بہت سی باتیں کہیں یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید
 اس پر جھوٹ جوڑا جاتا ہے پھر اسے کہا کہ اے ابو سعید اللہ میں تم سے ایک کچی بات بیان کرتا ہوں واللہ میں جبال کو
 پہچانتا ہوں اور اسکے والد کو بھی پہچانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے میں نے کہا تیری خرابی ہو۔
 یہ تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

تین کتابوں کے میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ وہ جبال تھا جیسا کہ اسی حدیث میں بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد
 کی وفات مدینہ میں بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لے آیا تھا تو صحابی
 ہی کیونکہ اسے حضرت کو دیکھا اور حضرت سے باتیں کہیں اور اگر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا تو صحابی نہ ہوگا مگر

صحیح یہی ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جنہن حضرت عمر بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے
 رہے اور اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان چاتا رہتا۔ واللہ اعلم
 (سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن ویرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیس بلوی انصار کے حلیف ہیں پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف
 ہوئے حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی۔
 (سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمہ بن مالک بن سلمہ بن عجمہ الغزوی بجلی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ یزید بن عبد اللہ بن ضمہ نے اپنی بہن ام قیس
 بنت عبد اشہر بن ضمہ سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ضمہ سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھا اور آپ کے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے ان میں اکثر لوگ یمن کے تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اس پہاڑی کی طرف سے ایک شخص آئے والا ہے جو تمام اہل یمن سے بہتر ہے پس سب لوگ
 اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس ایک جریر بن عبد اللہ اس سے براہ راست
 جب وہ آئے تو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے ان سب نے سلام کا جواب دیا
 پھر حضرت نے اپنی چادر اٹکے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اسپر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے اور تھوڑی
 دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جا چکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج ہننے جو کیفیت آپ کی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے
 ساتھ نہیں دیکھی آپ نے فرمایا ہاں وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمہارے پاس ہی قوم کا بزرگ آئے تو اسکی عزت کرو۔
 انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا کہ انکی اولاد میں صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبد اللہ بن ضمہ ہی تھے
 (سیدنا) عجمہ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق فلضری۔ بدر میں شریک تھے یہ زہری کا قول ہے اور عروہ نے کہا کہ عبد اللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف
 تھے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے
 قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے ۴۰۰ ہجری میں شریک ہوئے تھے۔ یہاں چھ آدمیوں میں تھے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہجری کے آخرین قبیلہ معصل اور قاسم کے چند آدمیوں کے پاس بھیجا تھا تاکہ انہیں علم دین سکھائیں اور قرآن اور شریعت
 اسلام کی تعلیم کریں چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجع میں پہنچے رجع حجاز میں ایک شہر ہے جو قبیلہ نذیل کی ملک تھا اسوقت نذیل نے
 ان لوگوں پر تاخت کی اور بے وقابی سے انہیں قتل کیا ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں۔ عاصم بن ثابت۔ مرثد بن ابی مرثد

نجیب بن عدی - خالد بن بکیر - زید بن دثنہ - عبد اللہ بن طارق پس مرثدا اور خال اور ناصم تو وہیں مقتول ہو گئے اور
 ضیب اور عبد اللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا ان کافروں نے انہیں قید کر لیا اور انکو نکلنے کے لیے جب مقام طہران میں پہنچے
 تو عبد اللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھوڑ لیا اور اپنی تلوار ہاتھ میں لی کیفیت دیکھ کر کافرانے سچھے ہٹ گئے اور انکو
 پتھروں سے مار کر قتل کر دیا اور وہیں مقام طہران میں انکو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر میں انکا تذکرہ کیا جو - انکا
 تذکرہ تینوں نے لکھا جو -

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انکا نسب اوپر انکے والد کے نام میں گزر چکا ہے یہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج کی
 شاخ میں مالک بن نجار سے - کینت انکی ابو مجیب ابو نام انکا عبد اللہ بن ابی طلحہ ہے - انس بن مالک کے اخیالی بھائی ہیں
 مان ان دونوں کی ام سلیم بنت طحان ہیں - یہی ہیں جنکا ذکر اس حدیث میں ہے ہمیں سخی بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا
 وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد الرحمن بقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن ہارون نے ابن عون سے انھوں نے
 ابن سیرین سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ اپنے
 کسی کام سے گئے انکے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو انھوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال جو ام سلیم نے
 کہا پہلے سے اچھا ہوا اور کھانا انکے سامنے رکھا ابو طلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے بیستری بھی کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے
 کہا کہ اس لڑکے کو دفن کر دو صبح کو ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپ نے پوچھا کہ
 کیا تم شب کو اپنی بی بی کے پاس بھی رہتے ابو طلحہ نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ بیمار
 تو مجھ سے ابو طلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیا دو پس میں آپ کے پاس آئے لے گیا ام سلیم نے
 میرے ساتھ کچھ چھو ہائے بھی کر دیے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چھو ہارون کو لیا چہا یا اور اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے
 منہ میں دیدیا اور اسکے تالو میں لگا دیا اور اسکا نام عبد اللہ رکھا اور بعض روایتوں میں اس طرح ہے کہ جب ابو طلحہ (بیستری سے)
 فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اسے ابو طلحہ دیکھو فلان لوگوں نے فلان لوگوں سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب
 کرتے ہیں تو یہ نہیں دیتے ابو طلحہ نے کہا یہ انہیں مناسب نہیں جو ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمہارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک
 خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا لے لیا حضرت انس کہتے تھے کہ انصاریوں کو نبی نوحوان عبد اللہ بن ابی طلحہ سے افضل تھا
 علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور انہیں سے اکثر لوگوں نے علم کی

روایت کی ہو عبد اللہ حضرت علی کے ہمراہ عین بن شریک سے آئے ان کے دونوں بیٹوں اسحاق اور عبد اللہ نے روایت کی
 ہو یہ عبد اللہ فارس بن شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا کہ عین بن عبد اللہ نے ولید بن عبد الملک سے
 پائی اور وہ بچہ یعنی انکا بھائی جسکا انتقال ہو گیا تھا ابو عمیر تھا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزاج فرمایا کرتے تھے اور (ہذا
 بن) فرماتے تھے کہ اسے ابو میر مختار الال کیا ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

عقاری یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ اصحاب حدیث سے ہیں انکا انکے بارے میں بہت سخت اختلاف ہوئے انکا
 ذکر طہفہ کے نام میں کیا ہے۔ انکی حدیث بہت منظر پر ہے ابن ابی ذریب نے حارث بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو سلمہ
 ابن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ بن طہفہ کے ایک بیٹے سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپکے یہاں بہت سے یہاں آجاتے تو آپ فرماتے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے یہاں کو لے جائے
 اسکے بعد انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن انیس بنی تفتق بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ انے اعلیٰ بن اشدق سے
 روایت کی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لیکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انے مہمانی کیا اور عادی اور فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو پھر صبح کے وقت بنی عامر کے لوگ بھی انکے پاس پہنچ گئے اور وہ
 سب مسلمان ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے عامر کے ساتھ بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں کرنا چاہتا
 انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو یوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بلوی۔ انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عتزی۔ بنی عدی بن کعب کے حلیف ہیں انہیں قبیلہ میں ایک شخص خطاب تھے اُن سے اور
 انے حلیف کی دوستی تھی۔ یہ قبیلہ عتیزین وائل سے ہیں جو بکر بن وائل کا بھائی تھا بکر بن وائل ربیعہ بن نزار کا شہر قبیلہ
 اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی کعبہ بنی مذحج سے تھے۔ یہ عبد اللہ بن جبک لقب اکبر ہے۔ یہ اور انے والد رسول خدا صلی
 علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں طاہر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر

لکھا ہوا اور انھوں نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک ہی عبد اللہ اکبر اور دوسرے عبد اللہ اصغر۔ زبیر بن بکارس نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہوا انھوں نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہے جنکا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عمری حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف تھے یہ انھیں عبد اللہ کے بھائی ہیں جنکا ذکر اوپر ہوا ان عبد اللہ کا لقب اصغر ہے کنیت انکی ابو محمد ہے اور قبیلہ عترہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں بن مین کے قبیلہ رند حج کے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عترہ مین کا ایک قبیلہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ستم ہجری میں پیدا ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انکی عمر پانچ برس کی تھی ابو نعیم نے کہا ہے کہ پانچ برس کی تھی انکی والدہ وہی ہیں جو انکے بھائی کی والدہ تھیں یعنی لیلی بنت ابی حشمہ بن عبد اللہ ابن عویج بن عدی بن کعب۔ ان دونوں کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ میں تھے انھیں عبد اللہ بن عامر نے زید بن عمرو بن خطاب کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے زید اس لڑائی میں مقتول ہوئے تھے جو عدی بن کعب میں ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان میں تھی اشعار

ان عبدی لیسلا البقیع تکشفوا عن رجل صریح
مقاتل فی الحرب الرفع اور کہ شوم بنی مطیع
شعیب نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی میں سب سے بڑے تھے خبر دی
ایہ عمر کہتے تھے کہ نسب انکا انکے حلیف قبیلہ کی طرف ہے اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ بن ابویاسر بن ابی جہر نے اپنی
سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ہاشم نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انھوں نے زیاد سے جو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انھوں نے
عبد اللہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر میں آئے اسوقت میں بچہ تھا
کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبد اللہ یہاں آؤ میں تمہیں چیز دے دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انکو کیا دینا
چاہتی ہو انھوں نے کہا میں اسکو ایک چھوٹا ادینا چاہتی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسنو اگر تم ایسا کرو گی
تو ایک چھوٹا تمہارے ذمہ لکھ لیا جائیگا۔ عبد اللہ بن عامر کی وفات ہشتمین ہوئی۔ نکات مذکورہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زبیر بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عیشی۔ حضرت عثمان بن عفان کے ماموں کے

بیٹے ہیں حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریم اور اروی کی والدہ ام کلثوم بیضا بنت عبدالمطلب
 ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی تھیں اور ان عبدالمطلب کی والدہ دجاہ بنت اساد بن صلت سلیمہ ہیں۔ یہ عبدالمطلب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے تھے
 حضرت نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہو اور حضرت نے انہیں لڑکے کا عہد اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب
 ذہن نکل لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت طیکنا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً
 پانی نکل آتا تھا بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے انکو سلمہ ہجری میں بعد ابو موسیٰ کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا
 اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی انکو حاکم کر دیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو انکی عمر چوبیس یا پچیس برس
 کی تھی انھوں نے خراسان پر فتح کر لیا اور اطراف فارس و جستان و کرمان و زاہستان کو جو غزنیہ کے متعلقات سے فتح کر لیا تھا
 انھوں نے لشکر کشی کر کے ان تمام مقامات کو فتح کیا انھیں کی حکومت میں کسری یزدگرد قتل ہوا۔ انھوں نے نیشاپور سے بطور
 شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احترام باندھا اور مدینہ میں حضرت عثمان کے پاس پہنچے حضرت عثمان نے ان سے کہا کہ اپنے
 قرابت والوں سے اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انھوں نے بہت مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیے سب انکی تعریف کرتے تھے
 بعد اسکے پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہیں جنھوں نے عامر بن عبد القیس کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انھیں نے
 بصرہ میں بازار بنائی تھی کئی گھنٹوں لیکر انھوں نے گرا دیے اور وہاں بازار بنا دی انھیں نے سب سے پہلے بصرہ میں اونی
 چبہ پہنا تو لوگوں نے کہا دیکھو امیر نے سوہار کی پستین پہنی ہو پھر انھوں نے سرخ جبہ پہنا۔ انھیں نے سب سے پہلے مقام عرفہ میں
 حوض بنائے اور وہاں نہر پونچائی۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انھوں نے حضرت عثمان کی
 شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چلے گئے مکہ میں انھیں طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ نے وہ لوگ شام
 جائیکا ارادہ رکھتے تھے انھوں نے کہا نہیں بلکہ بصرہ جاؤ وہاں بیٹے بہت کچھ بنایا جو اور وہ زر خیز زمین ہو اور وہاں بہت سے
 مرد ہیں چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ حمل میں یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک ہوئے جب ان لوگوں کو شکست ہوئی
 تو یہ دمشق چلے گئے اور وہیں یتیم رہے صفین میں انکا کوئی ذکر نہیں سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت
 کر لی اور خلافت انکو سپرد کر دی اور حضرت معاویہ نے بشر بن ارطاة کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہ سے کہا
 کہ بصرہ میں کچھ لوگوں کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر کریں گے تو وہ مال جاتا رہیگا چنانچہ تین برس کے لیے
 حضرت معاویہ نے انکو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبد اللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے
 میرے دادا مصعب بن ثابت سے انھوں نے حضرت بن قیس سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عامر سے روایت

اگر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہی ابن عامر کی وفات
شعبہ اور بقول بعض شعبہ میں ہوئی انھوں نے عبد اللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ ان سخی لوگوں میں سے تھے جنکی تعریف
کی جاتی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عامر بن لویم۔ انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن لویم کے نام میں آیا گا ابو نعیم نے انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو کے نام میں کیا ہے اور
کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن عامر کہتے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عائد ثمالی۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن عبد جو اور بعض لوگ عبد الرحمن بن عائد کہتے ہیں اور بعض لوگ
انکر عبد بن عبد کہتے ہیں یحییٰ بن جابر نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عائد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے صحابہ کے اصحاب
میں سے تھے صفحہ ان بن عمر نے عبد الرحمن بن ابی عوف حریشی سے انھوں نے عبد اللہ بن عائد ثمالی سے روایت کی ہے کہ
انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں کسی بات پر قسم کھاؤں تو ضرور اسکو پورا کروں الخ
انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عائد بن قرظ۔ بعض لوگ انکو ابن قرظ کہتے ہیں صحابی ہیں عمرو بن عثمان اور محمد بن اسلم نے ابن خمیر سے انھوں نے
عمرو بن قیس سکونی سے انھوں نے عبد اللہ بن قرظ سے جو صحابہ میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے
یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن آدمی کی ناز لائی جائیگی اگر اسنے کامل طریقہ سے
ناز ادا کی ہو تو فہما ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائیگی اس حدیث کو حوہ بن شیح اور ابوالقی یعنی ہشام بن عبد الملک نے
ابن خمیر سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے ابن عائد بن قرظ سے روایت کیا ہے اور امام ابن عائد کا نہیں لیا اور ولید بن
شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہشیم بن خارجہ نے ابن خمیر سے انھوں نے عمرو بن عائد بن قرظ سے اسکو روایت کیا ہے
اور ابن مہنا نے اسکو ابن خمیر سے انھوں نے عمرو بن عائد بن عمرو سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ ہمہ اور انکا تذکرہ ابن ہند اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

خیر الامۃ ابن عم البنی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابو العباس جو قریشی ہیں ہاشمی ہیں۔ رسول خدا

کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند بالون میں تمام لوگوں سے فوقیت رکھتے تھے اے پہلے جس قدر احادیث ہو چکی تھیں
 اگلے علم میں اور علم فقہ میں جبکی لوگوں کو ضرورت رہتی ہو اور علم میں اور نسب میں اور تاویل میں پسنے کسی کو نہیں دیکھا کہ اسے
 زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گذشتہ حدیثوں کا علم رکھتا ہو یا ابو بکر و عمر و عثمان کے فیصلوں کا علم اسے زیادہ رکھتا ہو
 یا شعر و عربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم اسے زیادہ رکھتا ہو یا لوگوں کو جن باتوں کی ضرورت ہو ان باتوں میں
 اسے زیادہ مضبوط رائے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھے تھے اور سوافقہ کے اُسدن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن
 تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب میں جس عالم کو دیکھا کہ اُنکے پاس بیٹھا اُسے ضرورت کے
 سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے اسے کوئی بات پوچھی اُسے اُنکے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہیں میں نے طاؤس سے
 کہا کہ تم اس لڑکے یعنی ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور بھنے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ میں نے ستر آدمیوں کو
 صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر میں اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف
 رجوع کرتے تھے اور عمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنی
 رخساروں میں آنسو بہنے کی جگہ پوشیدہ چہرے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اسکے کہ وہ زیادہ تھے۔ انکو حضرت علیؑ نے بصرہ کا
 حاکم بنایا تھا چنانچہ یہ وہاں رہے مگر قبل شہادت حضرت علیؑ کے یہ وہاں سے چلے آئے تھے اور حجاز میں لوٹ گئے تھے
 حضرت علیؑ کے ہمراہ جنگ مہین میں شریک تھے اور اس جنگ میں یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر اور حضرت علی اور معاذ بن جبل اور ابوذر سے روایت کی ہے اور اسے حضرت عبد اللہ بن عمر
 اور انس بن مالک اور ابوالخلیل اور ابوامامہ بن سہل بن صیف اور اُنکے بھائی کثیر بن عباس اور اُنکے بیٹے علی بن عبد اللہ
 ابن عباس اور اُنکے قلاموں عکرمہ اور کریم اور ابو عبیدنافذ نے اور عطاء بن ابی رباح اور مجاہد اور ابن ابی بلیدہ اور عمرو
 ابن دینار اور عبید بن عمیر اور سعید بن سبیب اور قاسم بن محمد اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار اور عروہ
 ابن زبیر اور علی بن حسین اور ابوالزبیر اور محمد بن کعب اور طاؤس اور وہب بن بنہ اور ابوالضعی اور بہت سے لوگوں نے
 علاوہ اُنکے روایت کی ہے۔ ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابو خلیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث اور ابن امیہ نے قیس بن حجاج سے نقل کر کے
 بیان کیا ترمذی کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونوں روایتوں کا ایک ہے قیس بن حجاج نے
 قیس صنعانی سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس اگر میں تم لوگوں میں مروں تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو۔ اسکے فرمانے کے بعد اٹھ شب سے زیادہ زندہ نہیں رہے کہ انکی وفات ہو گئی [اللہ تعالیٰ انہر حمت کرتے] انکے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی پس (اسے میں) ایک سفید چڑیا آکر اُنکے کفن میں لکھس گئی اور وہ چڑیا اُنکے کفن سے نہیں نکلی یہاں تک کہ وہ بھی اُنکے ساتھ مدفون ہو گئی۔ جب قبر کی مٹی برابر کر دی گئی تو محمد ابن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مر گیا۔ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی اُس وقت انکی عمر تیرہ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا کہ پندرہ سال کی تھی۔ انکی وفات (بمقام) طائف ششہ ہجری میں ہوئی اُس وقت انکی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ انکی عمر اسی سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ انکی وفات ششہ ہجری میں ہوئی اور بعض اسکے قائل کہ انکی وفات ششہ ہجری میں ہوئی۔ مگر یہ قول خلافت جمہور جو یہ اپنی دارِ ارضی میں نہر و خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہندی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آؤٹ تھے انکا سینہ ابھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا (گفتگو میں) فصیح و بلیغ تھے (حضرت) عثمان مجوس ہونے لگے۔ اسی سال میں انھوں نے حج کیا تھا۔ یہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے تو انھوں نے اسی کے متعلق (یہ اشعار کہتے تھے اشعار

ان یاخذ اللہ من ثننی نورہا ففی لسانی وقلبی نہما نور
قلبی فکی و عقلی غیر ذی دخل و فی فی صا ربہ کالسین ما نورہ
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سینا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن خزوم بن یقطیہ بن مرہ بن کعب لوی۔ قریشی خزومی۔ انکی کنیت ابو سلمہ ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچو پھپھی کے لڑکے تھے۔ انکی والدہ برہ بنت عبد المطلب ہیں اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور (حضرت) عمر بن عبد المطلب کے رضاعی بھائی ہیں اس لیے کہ ان بچوں کو ثویبہ نے جو کہ ابی ہب کی باندی تھیں دو دودھ پلایا تھا۔ پس انھوں نے پہلے عمر و رضی اللہ عنہ کو (دودھ) پلایا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکے بعد ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو۔ ابو سلمہ ان لوگوں میں ہیں جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں (چچ) انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ ابن شدہ نے بیان کیا ہے کہ (حضرت) ابو سلمہ غزوہ بدر اور احد اور حنین اور بیت سے غزوات میں شریک تھے پس غزوہ بدر سے واپس آکر مدینہ میں عرسے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے (حضرت) ام سلمہ کے خاوند تھے۔ انھوں نے دس آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارہویں شخص ہی تھے۔ اسکا ابن اسحاق نے اسکا تذکرہ کیا ہے میری آنکھوں سے وہ شقی منی (ترکیچہ و انین) میری زبان اور میرے قلب میں آنکھوں کی روشنی سے وہ دیکھتا ہے میری

پوشیا سے اور میری عقل سے جو وہ سالم ہو اور میرے منہ میں برہنہ تلو اور اگر طرح انکا شمشیر ہو

موتی ہیں لہذا آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ پس بعد قبض روح انکے اہل و عیال چھیننے (اور کچھ زبان سے نکالنے لگے) تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفسوں کے لیے خیر کے سوا کوئی دعا نہ کرو۔ اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ اُسکے بعد آپ نے دعا کی کہ اے خداؤ! کریم تو ابوسلمہ کی مغفرت کرا اور انکے درجہ کو ہدیہ میں بلندہ کرا اور انکے بعد انکے باقی ماندہ میں (کوئی) خلیفہ کرا اے رب العالمین میرے لیے اور انکے لیے مغفرت کر مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کی وفات بعد غزوہ احد کے ستھ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ انکی وفات ستھ ہجری جمادی الاخری کے مہینہ میں ہوئی تھی اور ابو عمر کا بیان ہے کہ انکی وفات ستھ ہجری میں بعد غزوہ بدر کے ہوئی تھی اور ابن اسحاق کا یہ قول ہے کہ انکی وفات بعد (غزوہ) احد کے ہوئی تھی۔ لوگوں کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بی بی ام سلمہ سے ماہ شوال ستھ ہجری میں نکاح کیا حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت جب قریب پہنچا۔ تو انھوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ میری اہل سے بہتر شخص کو بنا پس اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا خلیفہ انکی بی بی ام سلمہ پر بنا دیا جسکے باعث وہ تمام مسلمانوں کی مان ہو گئیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد عمر و سلمہ و زینب و درہ کے نگہبان و محافظ ہو گئے۔ انکا تذکرہ تینوں کتابوں میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے یہ کہا ہے کہ ابوسلمہ (غزوہ) بدر اور احد اور غزوہ حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے پھر بعد اسکے یہ بیان کیا ہے کہ انکی وفات مہینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسوقت ہوئی جبکہ وہ غزوہ بدر سے واپس آئے پس جو شخص کہ غزوہ بدر سے لوٹ کر مر جائے تو وہ غزوہ حنین میں کیونکر شریک ہو سکتا ہے اس لیے کہ غزوہ حنین ستھ ہجری میں ہوا ہے۔ پس انکا یہ قول کہ غزوہ بدر سے واپس آنے کے بعد انکی وفات ہوئی اس میں شبہ ہے۔ اس لیے کہ وہ غزوہ احد میں شریک تھے اور انکے بعد انکی وفات ہوئی جیسا کہ میں نے اسکو ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی وفات ستھ ہجری میں بعد (غزوہ) بدر ہوئی تھی۔ اور غزوہ بدر ستھ ہجری کے رمضان شریف میں ہوا تھا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عونت بن الحارث بن انصاری خزرجی سالم کا پیٹا چونکہ بڑا تھا لہذا لوگ انکو جلی کہتے تھے۔ عبد اللہ انصار بن معزنا اور شریف تھے۔ انکے والد عبد اللہ بن ابی یزید وہ ابی جو ابن سلول کے ساتھ شہر رہتے تھے سلول قبیلہ خزاعہ کے ایک عورت کا نام تھا وہ ابی کی والدہ تھیں ابی کے لڑکے عبد اللہ بن ابی منافقین کے سردار تھے۔ احمد ان عبد اللہ بن ابی کے لڑکے (حضرت) عبد اللہ بن عبد اللہ بن فضل اور بہترین صحابہ میں تھے۔ انکا نام (قبل اسلام کے) جہاب تھا ایسی وجہ سے انکے والد ابو جہاب کے ساتھ پکا لڑکے جاتے تھے جب یہ اسلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھ دیا۔ یہ غزوہ بدر اور غزوہ احد اور کل غزوات میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ قبل اسلام کے قبیلہ خزرج کے لوگوں نے اتفاق کر کے انکے والد عبد اللہ بن ابی کو اپنا سردار بنا لیا تھا۔ اور اپنے کل کاموں کا دارمدار انہیں کے سپرد کر دیا تھا۔ پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو لوگ اس معاہدہ سے لوٹ گئے اور اتباع چھوڑ دیا۔ پس انکو انکی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشک کرنے لگے اور دلیپن فحاق رکھنے لگے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے آنحضرت سے غزوہ بنی مصطلق میں یہ کہا تھا۔ **لئن رجعنا الی المدینۃ لیخربننا الاعراب منہا الاذل** تو انکے لڑکے عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا کہ تم خدا کی وہی ذلیل و خوار جو اور آپ غالب و معزز ہیں۔ یا رسول اللہ اگر آپ مجھکو اُسکے قتل کے لیے حکم دین تو میں فوراً اُسے قتل کر دوں اس حالت میں کہ اللہ آپ بھی جانتے ہیں کہ قبیلہ خزرج میں مجھے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا نہیں تھا مگر میں اس سے خوف کرتا ہوں کہ آپ کسی مرد مسلمان کو اُسکے قتل کا حکم دین پس وہ شخص اُسے قتل کر دے اور میرا نفس اُسکو نہیں دیکھ سکے کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا ہوا دیکھے یہاں تک کہ میں بھی اُسے قتل کر دوں پس میں ایک مومن کو ایک مسافر کا فرسہ عوض میں قتل کر دوں جسکے ہاغت میں جہنم میں داخل ہو جاؤں۔ اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قتل نہیں کرو، بلکہ اُسکی اچھی طرح خدمت کیا کرو۔ جب تک میرے ساتھ رہیگا میں بھی اُسکے ساتھ نرمی کیا کروں گا۔ پھر اُسکی زیبت نہیں آئیگی کہ لوگ یہ گفتگو کریں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (پھر گزرا ایسا نہوگا) تم اپنے والد کے ساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب انکے والد مرے تو اُنکے بیٹے (حضرت) عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی ہر خواہش کی کہ آپ اُنکے جنازے کی نماز پڑھا دیں۔ جہنم اسمیل بن علی وغیرہ نے خبر دی ان سبھوں نے اپنی اپنی سندوں سے ابو یسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع بن ابی عریب سے روایت کریں کہ خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنا قمیص (مبارک) دین کہ میں اُس میں اپنے والد کو کھٹاؤں اور آپ اُنکے جنازے کی نماز پڑھا دیں اور اُنکے لیے دعا سے مغفرت کریں پس اپنے اُنکو پنا قمیص دیا اور یہ فرمایا کہ چھتھم لوگ (فہم وغیرہ) فارغ ہو جاؤ تو مجھکو خبر دیدینا۔ چنانچہ انہوں نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے پس جب آنحضرت نے اپنے نماز پڑھانیکا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے اُنکا دامن پکڑ کر کھینچا اور پوچھا کہ کیا اللہ عزوجل نے آپکو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا جو آپ نے جواب دیا کہ مجھکو دونوں باتوں کا اختیار ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ نے) ہاں ہے تم ان لوگوں کے لیے طلب استغفار کرو چاہے نہیں کرو اُسکے بعد اپنے اپنے نماز پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ترجمہ اگر ہم عینہ لوٹ کر جائیگے تو جو ہمیں باعزت ہے وہ ذلیل ہو جائے گا۔

والاصل علی احد منہم مات ابد اولاً تقم علی قبرہ پس اُسکے بعد اپنے سنا فختین پر نماز پڑھانی چھوڑ دی ابن مندہ نے بیان کیا جو کہ
غزوہ احد میں عبد اللہ بن عبد اللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے حکم دیا تھا کہ چاندنی کی ناک بخوالین
اور ابو نعیم کا بیان ہو کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سے نقل کر کے روایت کی ہو وہ
کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندنی کا ہوا لو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہی
قول مشہور ہو اور قول متاخرین یعنی ابن مندہ کا یہ قول کہ انکی ناک کٹ گئی تھی (فقط) وہم ہو۔ حضرت عبد اللہ زندہ رہے یہ ہٹکا
کہ عیاض کے دن بعد خلافت حضرت ابو بکر میلہ الکذاب کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ۔ اعشی مازنی۔ انکا تذکرہ ہمزہ کے باب میں گزر چکا ہو۔ عبد اللہ واسے ناموں میں سب سے پہلے انھیں کا ذکر
ہوا جو اس لیے کہ انکے والد عبد اللہ عور کے لقب سے مشہور تھے۔ انسے معمر بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو کھیلے بن
صدقہ کے والد تھے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ بن ابی امیہ۔ مخزومی۔ یہ بھائی تھے (حضرت) ام سلمہ کے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ ایک
گروہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ مگر اسمین شہسہ جو اس لیے کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ بوجہ انکی صغرتی کے انکا صحابی ہونا میرے
مزدویک صحیح نہیں۔ عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے اسے حدیث روایت کی ہو۔ بہن عبد الوہاب بن ابی
نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے
یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہشام بن
عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ بن مخزومی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے
کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپ اُسکو پسینے ہوئے تھے اور آپ پر
کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔ اُسکو ابن شامین نے بیان کیا جو اور انھوں نے کہا ہو کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
اسوقت انکی عمر آٹھ سال کی تھی۔ انسے مروی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ خبر میں
بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
زندہ رہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ مگر ابو موسیٰ نے یوں بیان کیا ہو۔ عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن امیہ

لے ترہہ اور (اسے نبی) اگر انہیں سے کوئی مر جائے تو تم اسکی نماز پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو ۱۲

پس انھوں نے اُبی کو اُمیہ سے بدل دیا اور اسکو عبد اللہ ثانی کے ساتھ کرویا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ صحیح وہ ہے جسکو میں نے اول ترجمہ میں بیان کیا ہے اور انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثابت بن قیس بن ہشیش انکی کنیت ابو ربیع ہے۔ انصاری ہیں۔ واقسی اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عبادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اسے ابو ربیع ہم تمہارے بارہ میں مجبور ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے۔ واقسی اور کلبی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ عبد اللہ مرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قمیص میں کفنا یا۔ واللہ اعلم۔ عسانی نے اسکو ابو عمر پر استہراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان۔ یہ عبد اللہ (حضرت) ابو بکر صدیق کے ارٹکے ہیں۔ انکا پورا نسب انکے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے تذکرہ میں لکھا جائیگا اور یہ اسما بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ قتیلہ تمیمین جو کہ قبیلہ بنی عامر ابن لوی کی ایک عورت تھیں۔ یہ عبد اللہ وہی ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد حضرت ابو بکر کے پاس غار میں ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبریں پہنچایا کرتے تھے۔ آپ دونوں حضرات غار میں تین شب ٹھہرے تھے۔ اس میں بعض لوگوں کے اور احوال بھی ہیں۔ عبد اللہ جوان و بہادر آدمی تھے جب رات کو خبر لیکر جاتے تو تمام رات وہیں غار میں آپ دونوں حضرات کی خدمت میں رہتے۔ اور سحر کے وقت اٹھ کر راستہ راجلہ آتے کہ صبح ہوتے ہوئے قریش میں پہنچ جاتے اور تمام دن وہاں رکھ جاتے جن ہاتوں کو سنتے خوب خیال کر لیتے۔ جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو ان بھروسہ لیکر پھر آپ حضرات کی خدمت میں پہنچ جاتے۔ یہ عبد اللہ غزوہ طائف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے پس انکو وہاں ایک تیر لگا کہ جبکو ابو بکر نے لفظی نے چلا با تھا تو انھوں نے اُس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی پھر گیا مگر بعد میں پھر زیادتی پس اسی زخم سے اپنے والد (حضرت) ابو بکر کے شروع خلافت میں انتقال کر گئے۔ یہ واقعہ باہ شوال ۱۱ھ ہجری میں ہوا تھا۔ یہ قدیم الاسلام تھے۔ انکا شریک ہوتا فتح مکہ اور غزوہ حنین اور طائف کے سوا اور کسی غزوہ میں نہیں سنا گیا انھوں نے ایک چوغہ کو سات دینا دین اس ارادہ سے خرید کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دفن کے جائیگا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دفن نہ کیے گئے تو انھوں نے اسکو اپنے لیے رکھ لیا تاکہ انھیں دفن کیے جائیں مگر جب انکی موت کا وقت قریب پہنچا تو انھوں نے لوگوں کو منع کرویا۔ کہ جبکو انھیں ہرگز لگانا اگر انھیں کوئی بھلائی ہوتی تو نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کفنا لے جاتے۔ یہ بعد ظہر کے دفن کیے گئے اور انکے جنازے کی نماز اسے والد نے

بڑھائی انکی قبر میں انکے بھائی عبد الرحمن اور عمر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اترے تھے اس جگہ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا اور قبل میں ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا اور ابو موسیٰ نے یہاں پر انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب - انکا تذکرہ ابن ابی حاصم نے احادیث میں بیان کیا ہے۔ یزید بن ہارون نے کہا ہے کہ عبد اللہ ابن عبد اللہ بن عمر (اپنے والد) عبد اللہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ سعید بن جبیر نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت (حجۃ الوداع میں) عرفہ سے چلے تو اپنے اپنے پیچھے سے شور و غل اور اعراب میں لڑائی کی آواز سنی تو آپ انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو خاموشی اختیار کرو شورا اور غل میں کوئی بھولتی نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمہ اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد اللہ بن ابی مالک - یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے انصار میں خندان بنی عوف بن خزرج سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی مالک غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔

ابن کہتا ہوں جیسا کہ میں نے سنا ہے ایسا ہی انکو یونس بن بکر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر وہ ہم سے ایسے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے وہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن ایسا ہی اسکو ابن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے و نیز اسکو سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ تینوں نے یعنی یونس اور بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگوں میں جو غزوہ بدر میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے وہ شخصوں کو بیان کیا ہے ایک تو یہی عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی مالک ہیں جو کہ انھوں نے خلاف کیا ہے۔ درست نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عجمہ اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد الرحمن الثعالی شہلی - یہ صحابی ہیں اور ان سے حدیث بھی مروی ہے ابن ابی عمیر بن ابی الرجام نے کتابہ میں اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عمیر تک فریڈی کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اسمعیل بن ابی شیبہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہتے تھے کہ ہم لوگوں کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس ہم لوگوں کو عبد بنی عبد اللہ شہلی میں

نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ جس وقت آپ سجد کرتے تو آپ اپنے دست مبارک کو کپڑے پر رکھتے
انکا تذکرہ ابو عمر اور ابویوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عہد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن۔ انکی کیفیت ابو روح ہی خشیعی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کبھی تکے اب میں کیا جائے گا
ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عہد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق پر غزوہ طائف میں شہید ہوئے انکے تذکرہ کو فقط ابن مندہ کے ایسے ہی شکر لکھا ہے
میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اولاد میں جو طائف کے دن شہید ہوئے وہ عہد اللہ
بن ابی بکر میں تھے وہ اپنے صحابہ کے ہیں نہ پوتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عہد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الممدان۔ عبد الممدان کا نام عمر تھا وہ بیٹے بن دیمان کے دیمان کا نام مزید تھا وہ بیٹے بن قطن بن زیاد بن
احارث بن مالک بن رجبہ بن کعب بن احارث بن کعب بن عمرو بن عکشمہ بن حارثی ہیں۔ وہ بکر بن عبد اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اسکو بکری نے بیان کیا ہے پس (جب یہ حاضر ہوئے) تو اپنے ان سے پرچھا کہ تمہارا
نام کیا ہے۔ تو انھوں نے عرض کیا کہ عبد اللہ ہے اور انہیں بلکہ تم عبد اللہ ہو جب حضرت معاویہ انکو جانا دیکھیں میں انکو
(حضرت) علی سے متاثر کرنے کیلئے تھے تو وہ ان (انکو بکری بن ابی اوطاہ) سے قتل کر دیا۔ اسوقت حضرت علی کے لشکر کے
سرور عبد اللہ بن عباس تھے۔ اور یہ عبد اللہ بن عباس کے داماد تھے پس انھوں نے انکو قتل کر دیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عہد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغافر۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنالی سے انھوں نے عبد اللہ بن فاف سے بکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس وقت میرے صحابہ کا ذکر کیا جائیگا تو انکی برائی نہ بیان کرو اور جب علم
نجوم کا تذکرہ ہو تو کوئی دخل نہ دو اور جس وقت قرآن کا تذکرہ ہو تو تم لوگ کہو کہ اللہ عزوجل کا کلام ہے اور مخلوق ہے۔ اور
جو اسکے خلاف کہے وہ کافر ہے۔ انکا تذکرہ ابویوسف نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عہد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن بعض نے یون بیان کیا ہے عبد اللہ بن مالک اور بعض نے یون کہا ہے عبد اللہ بن عبد بن

مالک بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن عفار بن طیل کے۔ یہ عبد اللہ بن علی اللہ کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہوئے تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں جو جانور تمہوں کے اوپر ذبح کئے جاتے تھے انکا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ (مطلقاً) گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حویرث تھا۔ یہ اسکا ذکر کر دیا ہے یہ غزوہ خنین کے دن شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن اسد بن عذی بن غنم بن کعب بن سلیمان بن حارث بن خزیمہ بن معدی کلبی۔ انصاری بن خویمہ بن سلی بن کنینہ انکی ابو یحییٰ ہے غزوہ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور اصحاب میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن ہلال۔ انصاری۔ انکا شمار اہل قبایم میں ہے بشر بن عمران نے جو اہل قبایم سے تھے روایت کی ہے کہ مجھے میرے مولیٰ عبد اللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکے لئے دعا فرمائیے اور برکت مانگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہیں بھولتی۔ بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبد اللہ ذات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو انکی سسرور ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے بالوں کی کثرت کے بسبب انکے بال علیحدہ نہیں کئے جاسکے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے انکے والد کا نام صرف عبد بن عبد اللہ تھا انکی والدہ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بن ہلال ہیں عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ہلال کے والد تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبد ہلال۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہیں شمالی بن کنینہ انکی ابو اعجاز ہے شمالی ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے لیلیہ نے صفوان بن عمرو سے انھوں نے عبید بن عمرو بن عوف حبشی سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد شمالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا اگر میں قسم کھاؤں تو سچ ہوگی تو میری امت کے سوا کبھی سے پہلے صرف چند لوگ جنت میں داخل ہوئے جن میں ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب سداہ انکی اولاد اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہو گئے ان سے ایک حدیث اور بھی مروی ہے اسکا تامل بن عیاض نے صفوان سے

روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ عبد الرحمن بن عاصم سے اور وہ عبد اللہ بن عبد شمس سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور سب نے کہا ہے کہ ان عبد اللہ کی کنیت ابوالحجاج ہے شمالی ہے اور ابن مندہ نے انکو عبد اللہ شمالی لکھا ہے اور بیان کیا کہ انکو عبد الرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بعض لوگ انکو عیس کہتے ہیں انصاری ہیں۔ بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بدر میں اور اسکے بعد کے تمام شاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ غزوہ بدر میں انصاری کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبد اللہ بن عیس بھی شریک تھے انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ یہیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خزرج کے خاندان بنی زید بن الکلب بن ثعلبہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عبد اللہ بن عیس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بن عیس نہیں ہیں یہ خزرجی ہیں اور ابو عیس اسی ہیں یہ دونوں انصاری ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے لوگوں نے انکا نسب ہمیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جو کہ اس شاہد اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے اس تذکرہ میں نہ کیا کہ جلیف ہیں اور پہلے تذکرہ میں اسکا ذکر نہیں دیکھا حالانکہ اس قسم کے اختلافات بہت ہو کرتے ہیں بعض علما ایک شخص کو ایک قبیلہ کا جلیف لکھتے ہیں اور بعض اس شخص کو اسی قبیلہ سے لکھتے ہیں والد علم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عقیق عسکری کے انکا تذکرہ افراد میں لکھا ہے اور ابو بکر بن علی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاروی سے انھوں نے یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تمیمی سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عقیق سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے ارادہ سے نکلے پھر اپنے اپنی زمین انگلیان ملا لیں اور فریاد کرے پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اللہ سے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اور کسی طرح مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا کوئی شخص لڑائی میں مارا جائے تو اسکا بھی انجام جہاد

ہوگا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عتقر یہاں لکھا ہے عبد اللہ بن عتقر کے نام میں آیا گا۔
(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبان انصاری عبد لباتی بن قلع نے انکا یہی نام بتلایا ہے۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھوں نے ابو احمد زہری سے انھوں نے کثیر بن زید سے انھوں نے مطلب بن عبد اللہ سے انھوں نے ابن عتبان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی بی بی کیساتھ (خلوت میں) تھا آپ کی آواز سنکر میں نے جلدی کی (اور قبل از فراغت اٹھ کھڑا ہوا) اور میں نے غسل کر لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسی حالت میں تمہیں غسل کی ضرورت نہ تھی) غسل تو انزال سے واجب ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے صلح کے نام میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ واقعہ انکا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ عتبان کا ہے عبد اللہ بن عتبان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ عبد اللہ کا نام کس میں لیا گیا۔ ابو جعفر زہری نے ذکر کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے عبد اللہ بن عتبان کو عراق سے جزیرہ کبیرت بھیجا تھا اور وہ مقام نصیبین کبیرت جو نضافات موصل سے ہر گز تھے اور وہاں کے لوگوں سے صلح کی تھی اب نہیں معلوم کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ کینت انکی اہلیس ہے۔ ذکوانی بن بدنی بن النعمان بن عبد اللہ بن عمر نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شہاب نے انکا ذکر صحابہ میں لکھا ہے اور انھوں نے ان عبد اللہ اور عبد اللہ بن عتبہ بن سعید کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انھوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ سالم سے وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے ہم عبد اللہ بن عتبہ کے ہمراہ مقام یریم میں گئے تھے یریم مدینہ سے بیس فرسخ ہے وہاں ہم نے نماز میں قصر کیا تھا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن سعید زہری ججاری ہیں۔ انکا سلسلہ کے چچا عبد اللہ بن سعید کے ذکر میں آیا ہے انکا بیٹے حمزہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات یاد ہے انھوں نے کہا ہاں مجھے یاد ہے کہ میں پانچ لچھ سال کا تھا اپنے چچے لیکر انہی گروہ میں تھا لیا اور میرے ساتھ تھا پھر او میرے لئے اور زہری اولاد کیلئے ہرکت کی دعا فرمائی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ عقیل نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ تابعی ہیں کہ میں یہ تاہم میں کے اعلیٰ طبقہ میں تھے یہ والدین عبد اللہ بن عتبہ بن سعید قبیلہ مدنی کے جو زہری کے استاد تھے حضرت عمر بن خطاب نے عبد اللہ بن عتبہ بن سعید کو عامل بنایا تھا۔

۱۵۰ حکم یہ نہیں ہو گیا اور صرف ذول پر عمل نہ ہو جائے گا لہذا ہوا اور ہر قبیلہ کا یہی ہے۔

السنن علی عبد اللہ بن عبد الرحمن اور محمد بن سیرین اور عبد اللہ بن معین۔ ذرا ہی ہے روایت کی ہے۔ بخاری نے
 انکا ذکر کیا ہے میں کیا ہے اور عقیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابوہ اس حدیث کے جو ابو اسحاق سلیم نے عبد اللہ بن عتبہ بن
 مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بخاشی کے پاس بھیجا ہم فرمایا سی آدمی سے تھے
 جن میں ابن مسعود اور جعفر (طیار) بھی تھے جعفر نے کہا تھا میں آج تم سب کی طرف سے (بادشاہ سے) گفتگو کروں گا عقیلی نے کہا ہر
 اگر یہ حدیث صحیح ہو تو انکی ہجرت حبش کی طرف ثابت ہو گئی یہ ہر کہ ابو اسحاق نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عتبہ سے اٹھون سے
 ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاشی کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ تینوں نے
 لکھا ہے میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے عبد اللہ کو عامل بنایا تھا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبد اللہ صحابی تھے کیونکہ
 حضرت عمر کی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ برس بعد ہوئی پس اگر یہ صحابی نہ ہوتے اور رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی حیات میں انکی عمر زیادہ نہ ہوتی تو حضرت عمر انکو عامل نہ بناتے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عتیق انصاری۔ جابر بن عتیق اسی کے بھائی ہیں جو مالک بن معاویہ کی اولاد سے ہیں یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں
 جنہوں نے ابو رافع بن ابی اسحاق پیروی کو قتل کیا تھا۔ انکا نسب ابن مسعود اور ابوہم نے اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں
 اعتراض ہو جبکہ وہم اخیر مذکورہ میں لکھینگے اور ہم انکا صحیح نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ اور ابن ابی جابر نے کہا ہے کہ یہ
 والد ہیں جابر اور جعفر فرزند ان عتیق کے انکی حدیث انکی بیٹے کے پاس اور کعب بن مالک اور عبد الرحمن بن کعب کے پاس ہے۔ جابر نے
 واقعہ مسلمہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابو جعفر بن سیرین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن کعب سے اٹھون سے ابن اسحاق سے اٹھون سے
 محمد بن ابی ایوب بن حارث ثقفی سے اٹھون سے محمد بن عبد اللہ بن عتیق اٹھون سے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرے گا اسکو پھر اپنے اپنی انگلیاں یعنی انگوٹھے اور
 انگشت ٹھہراتے اور وہ میان کی انگلی کو ملایا۔ اور کہا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کمان میں بعد اس کے کہا پھر وہ اپنی
 سواری سے گر کر مرے گا۔ کہ اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو یا اسکو کوئی جانور کاٹ کھائے اور جائی تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو
 یا وہ زمین مرجائی تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو اور جو شخص مارا جائے اسکا خاتمہ بھی پیر ہو گا یہی ہیں جنہوں نے
 رافع کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا انکی بیوی میں کچھ ضعف تھا جب اسکو قتل کر کے زمین سے اٹھائے تو گریبے اور اس کے پیر میں
 ہڈی آگئی لہذا ساقی انکا لٹکا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لگائے اپنے لٹکے پیر پر ہاتھ پیر دیا یہ کہتے تھے مجھے
 ایسا معلوم ہوا کہ گویا اس میں کبھی درد تھا ہی نہیں یہ لوگ جب واپس ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے

تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگوں کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تمہارے چہرے کا میاں اب ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہو میرا خیال ہے کہ یہ
 اور ان کے بھائی بدر بن شریک تھے اور اس میں کسی کا اختلاف ہی نہیں کہ عبد اللہ بن عیتک احد میں شریک تھے۔ ہشام کہی
 اور ان کے والد محمد بن سائب کا ہے کہ عبد اللہ بن صفین بن علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یامو
 میں شہید نہیں ہوئے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ جابر بن عیتک کے بھائی نہیں ہیں جابر کے بھائی کا نام حارث ہے مگر
 پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ جن لوگوں نے ابن ابی حنیفہ کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگوں نے
 کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اس کے تھے ابن اسحاق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں
 اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے کہ عبد اللہ بن عیتک قبیلہ اس سے نہیں ہیں اور جابر بن عیتک کے بھائی نہیں ہیں۔
 انکا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن عیتک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ
 قبیلہ خزرج سے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہ نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا ہے
 باقی سے جابر بن عیتک کا تو دو بیٹے ہیں عیتک بن قیس بن ہمیشہ بن سارث بن ایسہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن
 عمرو بن عوف کے جو قبیلہ اس کی ایک شاخ ہے ابن اسحاق وغیرہ نے بھی قبیلہ اس کا نام اس طرح بیان کیا ہے پس یہ
 عبد اللہ جابر کے بھائی نہیں ہو سکتے۔ اسکی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قبیلہ اس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور
 قبیلہ خزرج کے لوگوں نے ابو رافع کو قتل کیا اس میں اہل سیر کا اختلاف نہیں ہے۔ ابو موسیٰ نے اس تذکرہ سے پہلے عبد اللہ بن
 عیتک بن عیتق کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کے تذکرہ میں یہی حدیث لکھی ہے جو اب میں بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے بخاری نے نقل کیا ہے
 میں روایت کی ہے ابو موسیٰ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عیتق کے تذکرہ میں لکھا ہے اس میں شک نہیں کہ بعض کا ہونے
 یا راویوں نے عیتک کو عیتق کے معنی کا فہم کو الفون نے دال تجہا ہی صحیح ہے اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہیں ہے اس کے صحیح ہونے کی
 تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ عیتق بن کعب بن قیس بن ہمیشہ بن سارث بن ایسہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن
 معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ خلیفہ بن خیاط اور عبد اللہ بن ابی داؤد کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جہر فرزدان عیتک کے والد ہیں انکی غلطی ہے
 کیونکہ یا لغرض اگر یہ قبیلہ اس سے ہوتے تو ان کے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عیتک کے بیٹے ہوتے ہیں اور زیادہ لوگ
 اس طرف ہیں کہ جابر بن عیتک ہی کا نام جہر ہے یہ دونوں وہ شخص نہیں ہیں اور اگر یہ عبد اللہ قبیلہ خزرج سے ہوں تو جہر
 اس میں کلام نہیں کہ جابر اور جہر کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ دونوں انصاری سے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ بن عیتق (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہے عوف بن خزرج کے خلیفہ ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ

ابو عسیر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عثمان بن عیسیٰ یعیس لوگ انکا نام عبد الرحمن کہتے ہیں۔ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے عبد اللہ بن عثمان بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے ایک عورت سے جو قبیلہ ثقیف سے تھی { قتادہ کہتے تھے کہ لوگ انکو معروف کہتے تھے اگر انکا نام عبد اللہ بن عثمان نہ ہو تو میں نہیں جانتا کہ انکا کیا نام تھا } روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن ہا عشت ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کیلئے ہے بعض لوگوں نے انکا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اور پڑھ چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرز بن کعب بن لوی۔ قریشی تھے کینت، ابو بکر لقب، صدیق۔ مال کی کنیت ابو قحافہ اور نام عثمان۔ والدہ ام ایمن بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرز۔ ابو قحافہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام ام ایمن بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرز تھا مگر یہ غلط ہے ایسے کہ اس صورت میں وہ ابو قحافہ کے بھائی کی بیٹی ہو جائیگی اور اہل عرب بیانی کی بیٹی سے (زمانہ جاہلیت میں بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابو بکر غازی نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہجرت میں بھی ساتھ تھے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے اور انہیں حضرت عمر و عثمان و علی و عبد الرحمن بن عوف و ابن مسعود و ابن عمر و ابن عباس و خدیفہ و زید بن ثابت وغیرہم نے روایت کی ہے انکا نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں عبد اللہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرز کہتا تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا گھر والوں ہی نے انکا نام عبد اللہ رکھا انکا لقب انکا کنیت بھی ہے عتیق کیونکہ تسمیہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں حسن و جمال کی وجہ سے لوگ انکو عتیق کہتے تھے لیکن ابن سعد اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور زہیر بن کعب اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انکا نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا تھا کہ

کہ تم آگ سے خدا کے قیاس لینی آزاد کئے ہوئے ہو۔ ہیں ابراہیم بن محمد بن ہرآن نقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو علیٰ خزندی کہ
خزندی وہ کہتے تھے جیسے اسحاق بن یحییٰ النعمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن
یحییٰ بن طلحہ نے اپنے چچا اسحاق بن طلحہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر (اکبر) نے انھوں نے
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم آتش جہنم سے آزاد ہو اسی دن سے انکا نام عتیق ہو گیا
حدیث میں سے بھی مروی ہے اور مروی ہے طلحہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔ انکا لقب صدیق اسوجہ سے ہے کہ ہم سے
ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اپنا ذکر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید مضر زاد ابو علی
صاحب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد بن جہان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مفضل بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے سمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے
عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے
صبح کو لوگوں سے بیان کیا کہ لوگ جو ایمان لائے تھے اسکو سکر ذنہ میں پڑ گئے اور مرد ہو گئے حضرت ابو یونس نے کہا کہ میں اس سے رپالم
بیدار تھیں باقی ہیں انکی تصدیق کرتا ہوں ہر صبح شام آسمانی خبروں میں انکی تصدیق کرتا ہوں پھر معراج کی کیوں نہ تصدیق کریں

اسی وجہ سے انکا نام ابو بکر صدیق مشہور ہو گیا اور محمد بن طلحہ نے یہ اشعار لکھے ہیں

وکیفیت صدیقہ کل حاجر سواک لیسلی ہائسہ غیر منکر مستفت الی الاسلام والحمد للہ شاہد وکنت جلیسالی العریض المشہر

حضرت صدیق کا اسلام ابو بکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں (پہلی) سرداران قریش سے تھے اور انہیں ہرگز
تھی انکی تالیف کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں دیت کے فیصلہ انھیں کے متعلق تھے جب یہ کسی بات کی ذمہ داری کہتے تو

قریش اسکو مانتے اور انکی ذمہ داری کا پاس رکھتا کرتے اور اگر کوئی اور ذمہ داری کہتا تو اسکی بات نہ مانتے تھے پھر جب اسلام کا دور
آیا تو انھوں نے اسلام کی طرف سبقت کی انکے ہاتھ پر بہت لوگ اسلام لائے اسوجہ سے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے تھے اور انکی طرف

مائل تھے یہاں تک کہ عشرہ ہشرہ کے پہنچ آدمی انھیں کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں جیسا کہ ان کے ناموں میں بیان کیا جائیگا۔ ایک
جماعت علما کی اس طرف ہے کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے ابن عباس بھی بروایت شعبی اسی کے قال ہیں اور حسان

بن ثابت نے بھی اپنے شعر میں اسکی بیان کیا ہے اور عمرو بن عبسہ اور ابراہیم نخعی وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔ ہیں ابو سعید بن عیینہ نے
اپنی سند سے پونس بن کبیر تک خزندی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبد اللہ بن جحسین

لکھ کر تمہارے (ابو بکر) آپ کا نام صدیق رکھا گیا اور آپ کے علاوہ اور ماجریں ہیں۔ اپنے اپنے نام سے کہ وہ بھی اپنے نہیں ہیں پکارتے جاتے ہیں۔

آپ نے اسلام کیوں سبقت کی اسکا اللہ شاہ ہے اور آپ قریش میں نبی کے ہندشیں تھے ۱۲

تمہی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جسکو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ غرضتوں سے ضرور ہوا اس
 ابوبکر کے کہ میں نے جو وقت اسے ذکر کیا انہیں کچھ بھی تر دو نہیں ہوا۔ ہمیں حافظ ابوالقاسم بن علی بن حسین نے کتابت خبر دی وہ
 کہتے تھے مجھ سے مرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل
 بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن بشر بن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالصلی صوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم
 محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بنیاب بن جابر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یوسف نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نافع بن عوف بن ابی ایوب نے جو خالد بن عرفطی کی اولاد سے تھے ابن داہب بنی عیسیٰ بن یزید سے روایت
 کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان کرتے تھے کہ میں (راکت ان) کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عدو بن فضل بنی وہان بیٹھا
 ہوا تھے ایسے ہی ابی اعلیٰ نے پاس آیا اور اسے پوچھا کہ ابو طالب خیر تمہارا کیا حال ہو زید نے کہا اچھا حال ہے ایسے ہی پوچھا کہ کیا
 تم اپنا مقصود پا گئے زید نے کہا نہیں مگر جستجو میں ہوں اور یہ شعر پڑھا کہ کل دین یوم القیامت الا باقضی اللہ بہ وہ اچھا بتاؤ تو یہ شی جنکا
 انتظار ہم میں سے ہون گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابوبکر کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار
 زیادہ مبعوث ہون گے بعد اسکے میں اور قبہ بن نوفل کے پاس گیا انکی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت اڑتا تھا میں ان سے
 جا کے ملا اور سب حال اسے جا کر بیان کیا انہوں نے کہا ہاں اب میرے ہتھیے اہل کتاب اور علماء سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جنکا
 انتظار ہم میں سے ہے اعلیٰ خاندان سے ہون گے میں نے اسے واقف ہون تمہاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں ہے حضرت ابوبکر کہتے تھے میں
 کہا میری چچی کیا بات کہتے ہیں انہوں نے کہا جو انکو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے چنانچہ جب
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمیں قاسم نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح نصر المدنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بنی محمد بن علی بن عمر غازی مینشاوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن حسن رازی نے کہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوشامی اسامیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابوعقوب زریں صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن ادیس زہبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم
 یعنی یحییٰ بن حمید لکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبد اللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو خالد نے عبد العزیز بن معاویہ
 جو عتاب بن سید کی اولاد سے ہے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو داؤد طباطبائی نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے
 زید سے انہوں نے خالد بنی سے انہوں نے عبد اللہ بن سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے (اک مرتبہ) میں گیا اور تیرہ ہجرت کے ایک شیخ کے بیان یہاں ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب ماویہ
 میں تیرہ سو تین قیامت کے روز ہوا اسے جبرائیل نے حکم دیا ہوا اور سوا ملت حقیقہ کے ہلاک ہو جائیگے۔

کہ وہ آنحضرت کے صحابی تھے جنہیں ابو جعفر یعنی علی بن ابی طالب نے اپنی سند سے بوس بن کبیر کو خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں خدا کے حکم کے منتظر تھے پس پھر یثرب میں علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے آپ کو حکم پہنچایا کہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں کفار قریش سب جمع ہوئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچایا چاہی جو رسول آئے اور انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے مکان میں شب کو نہ رہیں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جبکہ آپ گھومتے تھے تو تمام کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپ نے ایک شاک لیکر سب کے سروں پر ڈال دی اللہ نے اس وقت انکی بیانی نازل کر دی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت عقبہ کے دو مہینے بعد جو بیت کی تھی جس زمانہ میں یہ بیت ہوئی ہے وہ زمانہ آیات شریفہ کا تھا اور آپ شروع بیع الاول میں مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابو بکر (بیت دنوں سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جلدی نہ کرو میں ہوں کہ اللہ کسی اور کو بھی تمہارے ساتھ کرے چنانچہ جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ملی تو آپ حضرت ابو بکر کے تشریف لے گئے وہ سو رہے تھے آپ نے انہیں جگایا اور انھیں فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت ملگئی ہے حضرت ناسخ کرتے ہیں میں نے اس وقت ابو بکر کو دیکھا کہ بار سے خوشی سے اس کے آسوا کل پڑے بعد اس کے دونوں چلے یہاں تک کہ غار میں پہنچے پھر وہیں رہے۔ انہیں قیام کیا۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد کو خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے جام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت کی کہ خبر دی کہ حضرت ابو بکر نے کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غار میں آیا کہ مرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کا زون میں سے کوئی شخص اپنے پیروں کے نیچے نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ لے گا حضرت نے فرمایا کہ اسے ابو بکر ان دو آدمیوں کی طرف تمہارا کیا خیال ہو چکا ہے ساتھ انہوں نے۔ جہن ابوالقاسم حسین بن عبد اللہ بن مجذوب بن صہری تغلیب دشتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب علی بن حیدر بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد بن علی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلام مصعبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن خیر بن سیاہان بن حیدر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن احمد دورق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی کہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو ابو بکر کو اکثر لوگ پہنچاتے تھے جو شخص راہ میں ملتا اور پوچھتا کہ اسے ابو بکر یہ تمہارے ہمراہ کون شخص ہیں تو حضرت ابو بکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ جہن ابوالفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن علی بن ہریران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن علی بن محمد ہارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن

حمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد یعنی ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 بختہ اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے بزار بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر نے میرے
 والد سے ایک ہماری تیرہ درہم میں سول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجیے کہ وہ اسکو میرے مکان میں پہنچا دین میرے والد نے کہا
 یہ نہ گانا وقتیکہ آپ مجھے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجیے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے چلے اور آپ
 آئے ہوا تھے حضرت ابو بکر نے فرمایا (اچھا سنو میں بیان کرتا ہوں) ہم بہت ترسے اندھیرے سے چل دیے تھے پھر ہم آمدن
 اور اس شب بزار جا گئے رہتے یہاں تک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس بر آیا۔ میں نے عرض کیا کہ نظر ڈالی
 کہ اگر کہیں سایہ معلوم ہو تو وہاں قیام کریں مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اس کے قریب گیا تو دیکھا کہ اس کے نیچے سایہ ہو گیا ہے وہ جس کے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صاف کی اور ایک بوستین آپ کے لیے بچھا دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ لیٹ جائیے
 (چنانچہ آپ لیٹ رہے) بعد اُس کے میں دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب میں تو نہیں آتا اتفاقاً مجھے ایک چرواہا ملیا
 بیٹے پوچھا تو کسکا چرواہا جو اُسے قریش کے ایک آدمی کا نام دیا جسکو میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیری بکریوں میں
 کچھ دودھ بھی ہو اُس نے کہا ہاں بیٹے کہا کیا تو مجھے دودھ دے گا اُس نے کہا ہاں بیٹے میں اس سے کہا کہ دودھ دے تو اُس نے ایک
 بکری کے پیر باندھ بیٹے اس سے کہا تو اُس نے اپنے ہاتھوں کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک برتن تھا جس کے پتھر
 پیر باندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ مجھے دودھ دیا میں نے دودھ اسی طرف میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ خوب کھنٹا
 ہو گیا بعد اُس کے میں اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا میں جسوقت آپ کے پاس پہنچا تو آپ بیدار ہو چکے تھے
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکو آپ پی لیجیے چنانچہ آپ نے پیایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض کیا کہ اب چلنے کا وقت
 آ گیا بعد اُس کے وہاں سے چلے اور لوگ ہماری جستجو میں چاروں طرف چھوٹے ہوئے تھے مگر میں سراقہ بن مالک بن حشتم کے
 ہوا کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دوڑا گئی حضرت نے فرمایا کچھ نہ کرو اللہ ہمارے
 ساتھ ہو یہاں تک کہ جب وہ ہمارے قریب آ گیا اور ہمارے اور اُس کے درمیان میں ایک یاد دہیز سے کاٹھنسل ہو گیا یا تین نیرہ کا
 فصل ہو گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دوڑا گئی اور ہمارے پاس پہنچ گئی اور میں نے دیا حضرت ابو بکر کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا
 واللہ میں اپنے خیال سے نہیں روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو باندھ
 ہی اور فرمایا کہ اے اللہ تو سب سے بڑا اور بڑا ہے جس طرح تجھے منظور ہو پس اسکا گھوڑا شکم تک دھسن گیا حالانکہ زمین بڑی سخت
 تھی سراقہ گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کے غم کا نتیجہ ہے اب آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے اس
 حالت سے نجات دے خدا کی قسم اور لوگ جو میرے پیچھے آ چکی جستجو میں آ رہے ہیں ان سے میں آپ کی خبر چھپاؤں گا اور یہ میرا کیش ہے؟

اس میں سے ایک تیر نکال لیجئے عنقریب آپ کا گذر فلان مقام پر میرے اوٹھوں اور بکریوں پر ہو گا آپ ان میں سے بقدر ضرورت کے لے لیجئے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انکی کچھ ضرورت نہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعائی تو اُسکا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں آپکے ساتھ ہی ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے لوگ راستوں میں آ کر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پر بیٹھے ہوئے تھے خدم اور لڑکے راستے میں چلا جتا کرہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جا رسول اللہ جا محمد پھر لوگوں میں باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کسکے یہاں رہا ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آج شکوہ کو توبی بخار کے یہاں اترونگا جو عبدالمطلب کے ماموں ہیں میں آج انکی عزت افزائی کرونگا حضرت بکتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص ہاجرین میں سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو نبی عبدالدار کے بھائی تھے پھر ابن مکتوم بن ابیہ نے جو نبی فہر کے بھائی تھے بعد اُسکے حضرت عمر بن خطاب میں سواروں کے ساتھ آئے، لوگوں نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارادہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر آپکے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت تشریف لائے میں کئی سورتیں بفصل کی پڑھ چکا تھا اسرائیل (راوی) نے بیان کیا تو کہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حار سے تھے، یحییٰ بن یساف بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ قطبان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاکب بن اسمعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے کثیر یعنی ابواسمعیل نے جمع بن عمیر سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب انوار ہو۔

ہمیں ابوالقاسم یعنی حسین بن ابیہ اللہ بن محفوظ بن صصری ثعلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب یعنی علی بن چہدہ بن جعفر عینی اور ابوالقاسم یعنی حسین بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء عینی نے خبر دی کہ توحید

حضرت صدیق کا بدر
وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوعبداللہ یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی انصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی غنیمہ بن سلیمان بن چہدہ نے وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد ابی عطاری نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسعر بن کریم نے ابوعون سے انھوں نے ابوصالح عینی سے انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اور حضرت ابوبکر صدیق سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خبر دی ہے رسول خدا نے محمد

پدر کے دن فرمایا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہیں جو لڑائی میں شریک ہیں۔ ہمیں ابو جعفر بن سین نے اپنی سند سے یونس بن بکر سے انفقوان نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہو گئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنا دین آپ اسی میں رہیں اور آپ کے قریب آپکی سواریوں کو بٹھا دین اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائیں پس اگر اللہ ہمیں فتح دیدے اور ہمیں غالب کر دے تو یہ ہمارا عین مقصد ہو گا اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ کر جو لوگ باقی رہ گئے ہیں اُن سے بلائیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہت تعریف کی اور انکو دعویٰ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنا دیا گیا اس میں آپ تھے اور حضرت ابو بکر تھے کوئی اور نہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے اُسکے وعدہ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرماتے لگے کہ اسے اللہ اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہو جائینگے تو پھر تیری عبادت کوئی نہ کرے گا حضرت ابو بکر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں اتنی ہی مناجات کافی ہے اللہ نے جو وعدہ نصرت آپ سے کیا ہے اسکو پورا کرے گا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہے کہ اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور حدیبیہ میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بٹھا جھنڈا تہوک کے دن نصرت ابو بکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن انکو رسول خدا صلی نے سو دست عنایت فرمائے تھے حضرت ابو بکر ان لوگوں میں تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگوں کے قدم چھپے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد سراج نے خبر دی جو جرج بن احمد بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے حامد بن اہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد اللہ بن جعفر

رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عید اللہ بن عمرو نے زید بن ابی ایسہ سے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے عمارت ابن حارث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے جناب بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن میں خدا کی طرف برات کرتا ہوں اگر میں تم میں سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بنایا ہوں اگر میں کسی کو خلیل بنانا تو ابو بکر کو خلیل بنانا میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا ہے جس طرح اُس نے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا۔ عبد اللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمیں ابو القاسم

یعنی علی بن محسن توخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید یعنی حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی ہمارے نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے ابو شیبہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ بلبلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن حارث ثقیفی سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے
 میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تم نے مشرکوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے
 دیکھا ہو بیان کرو انھوں نے کہا ایک روز حقیق بن ابی مہیط آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز پڑھ رہے تھے
 اسے اپنا کپڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے سے ہٹا کر اسے ہٹا کر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اسے میں حضرت ابو بکر
 آگئے اور انھوں نے اسکا شانہ پکڑ کر اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا بعد اُسکے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے لوگو
 کیا تم ایسے شخص کو قتل کیے ڈالتے ہو جو کتا چرکے میرا پروردگار اللہ اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہے
 ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن منصور صحیح عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے عیین ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس ہنسی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی بصر بن احمد بن خلیل
 مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن جریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیب بن
 سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمن بن حمیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے
 اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 (ایک دن) فرمایا کہ ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں طلحہ جنت میں ہیں
 زبیر جنت میں ہیں عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں سعید بن زید جنت میں ہیں ابو عبیدہ بن
 جراح جنت میں ہیں - ہمیں عمر بن محمد بن عمر بن طرز دو غیرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ
 ابن مجبتہ قاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہاشم یعنی محمد بن ابراہیم نبطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ بن
 سعدان کہ ایسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن روید کندی نے حمید بن انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
 جنیبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابن اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لیکر آئے اور کہا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور
 فرماتا ہے کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہہ دیجیے کہ میں ان سے راضی ہوں - نیز ہمیں ابن شہیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن
 داؤد بن کثیر بن وفدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سواد بن عبد اللہ عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ
 بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مسلمانوں کو عتاب
 کیا سوا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے کہ انہیں کچھ عتاب نہیں ہوا اور سب کے لیے عتاب

الا انصرفه فقد نصره الله اذا خرجوا الذين كفروا ثانی انہما فی الغار۔ ہمن ابوالقاسم نعیش بن سعد بن علی فقیہ سے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمن ابو محمد بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابو الحسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ہبید اللہ بن محمد
 ابن اسحاق بن جبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن عبد اللہ بن محمد نعوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمن ابوالجہم یعنی علاز بن
 موسیٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمن سوید بن مصعب نے عطیہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے
 بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو وزیر زمین پر آسمان کے وزیر تو
 جبریل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے وزیر ابوبکر و عمر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا
 اور فرمایا کہ علیین کے رہنے والے نیچے والوں کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر و عمر علیہما السلام
 میں سے ہیں اور وہ اسی لائق ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر زبیر اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ اسلم نامے اور
 انھوں نے سات غلاموں کو چہرہ راہ خدا میں عذاب کیا جاتا تھا مول لیکر آؤ کیا ان لوگوں میں سے حضرت بلال اور عامر
 ابن فہیرہ ہی تھے جنکا ذکر اپنے مقام پر کیا جا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر پر اور ان کے ایمان و تقویٰ
 بڑا وثوق اور اعتماد تھا اسی وجہ سے جب آپ سے بیان کیا گیا کہ ایک بیل سے کلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسپر میں ایمان لانا ہوں وہ
 ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ ہمن ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابراہیمی یعنی محمد بن یحییٰ
 تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمن
 شعبہ نے سعید بن ابراہیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کو حضرت ابو ہریرہ سے یہ روایت
 نقل کرتے ہوئے سنی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار ہونے لگا تو اس
 بیل نے کہا میں اس لیے نہیں بیٹا گیا میں تو زمین جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ اس موقع پر میں ایمان لانا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی ابوسلمہ کہتے تھے کہ اس وقت ابوبکر و عمر وہاں موجود ہی نہ تھے ہمن
 ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے
 تھے ہمن ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابوطاہر حبیب اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمن علی بن عبد اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمن ابویابر یعنی زید بن عبد العزیز بن جہان نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمن محمد بن عبد المنذر بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمن حافا بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہمن ترجمہ اگر تم نبی کی مدد کرو (تو پھر پرواہ نہیں) اللہ نے انکی مدد کی جبکہ کافروں نے انہیں نکال دیا انکی ہمدردی اور تمنا
 جب وہ دونوں غار میں تھے ۱۲

سب سے ہشام بن سعید نے عمر بن اسید سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہر لوگ
 میں یہ چہرہ ہوا کرتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اس امت میں سب سے بہتر ہیں اور بعد آپ کے ابو بکر ہیں بعد ان کے
 عمر ہیں اور علی بن ابی طالب کو تین بائیں ایسی دی گئی ہیں کہ اگر وہ مجھے ملتیں تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے پسند ہو تیں
 (وہ تین بائیں یہ ہیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انھیں جھنڈا دیا
 اور ان کے سوا مسجد سے سب کے دروازہ بند نہ رہا۔ بہن ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن خلا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل
 صلح نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن قتادہ سے انھوں نے
 حضرت انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوہ) احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر و عمر و عثمان تھے
 تو وہ پہاڑ پہننے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھیر جا تیرے اوپر ایک نبی ہوا اور ایک صدیق ہوا اور وہ شہید ہیں۔ ہمیں ابو البرکات حسن
 ابن محمد بن ہبہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشاء ثقفی نے محمد بن خلیل بن فارس قیس نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں فقیہ ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن القاسم
 ابن معروف نے وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن داؤد
 قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھوں نے حارث سے انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے
 روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ابو بکر و عمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں میرا
 جنت کے سردار ہیں یعنی تمام اولین و آخرین کے سوا انبیاء و مرسلین کے اے علی ان دونوں سے اسکو نہ بیان کرنا
 نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی فضیل بن
 سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن
 منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن محمد حاربی نے جویر سے انھوں نے ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے قول
 یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کی تفسیر میں روایت کیا جو کہ صادقین سے مراد ابو بکر و عمر ہیں نیز فقیہ
 ابوالقاسم کہتے تھے ہمیں فضیل بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 اللہ تعالیٰ کے قول یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے ساتھ جو جاؤ ۱۱

حضرت ابو بکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابو بکر پر فضیلت دی جاوے اور دین مطلق ان لوگوں میں
تھے جنہوں نے حضرت ابو بکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی پس حضرت عمر درہ لیے بیوسے آئے اور جن لوگوں نے ان کو حضرت
ابو بکر پر فضیلت دی تھی انکی طرف متوجہ ہوئے اور درہ سے انکو مارنا شروع کیا یہاں تک لوگ اپنے پیروں سے بچانے لگے
پس جاوے نے کہا کہ اسے امیر المؤمنین ٹھہرا جائیے اللہ عزوجل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہم آپ کو حضرت ابو بکر پر فضیلت
دیں حضرت ابو بکر آپ سے فلاں بات میں افضل ہیں فلاں بات میں افضل ہیں یہ سن کر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ
لوٹ گئے پھر دوسرے وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت میں بعد نبی کے
سب سے افضل ابو بکر ہیں جو شخص اس وقت کے بعد اسکے خلاف کہے گا وہ فقیر ہی ہو اسکو وہی سزا دی جائیگی جو مغتری کو دی جاتی
ہو۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے کہ ہے غیثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے سے بلال بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے
والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے سے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے سے ہرسان نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے
نزال بن سبرہ ہمالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ریاک دن اپنے علی کو خوش خوش دیکھا تو پہنے کہا کہ اسے امیر المؤمنین
ہے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہی میرے بھی
اصحاب ہیں ہم نے کہا حضرت ابو بکر کی حالت بیان کیجئے انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جنکا نام خدا نے صدیق رکھا ہے جبریل
کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز میں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے خلیفہ تھے آنحضرت نے
چھاری دینی پیشوائی کے لیے منتخب فرمایا تھا پس ہم انکی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہو گئے۔

حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کا علم

ہیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر
حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے بھی بن مغیرہ بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام
سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے حضرت عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ اسے پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں کون شخص لوگوں کو فتویٰ دیتا تھا انہوں نے کہا ابو بکر و عمران دونوں کے علاوہ اور میں کسی کو نہیں جانتا۔
ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مرقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابو بکر بن مرد
نے بیان کیا وہ کہتے تھے سے و علی بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد

ابن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے فلح بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سالم یعنی ابوالنضر نے علی بن
 حنین اور بشر بن سعد سے انھوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے دنیا و آخرت کے درمیان میں اختیار دیا ہے وہ کہ چاہے دنیا میں
 رہے چاہے اللہ کے یہاں چلا جائے) پس حضرت ابو بکر رونے لگے ہلکوانکے رونے سے تعجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تو ایک شخص کا حال بیان کر رہے ہیں کہ اُسے اختیار دیا گیا ہے اس میں رونے کی کیا بات ہو مگر (بعد میں) معلوم ہوا کہ وہ شخص
 خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ابو بکر ہم سب سے زیادہ اسکا علم رکھتے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ اسے ابو بکر تمہارے
 سب لوگوں سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنے مال سے میرے اوپر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو
 جانی دوست بناتا تو انھیں کو بناتا مگر اخوت اسلامی و محبت ایمانی (کافی) ہو خبردار مسجد میں سب کے دروازے بند کر دو سوا
 ابو بکر کے دروازے کے۔

ہیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن ابی الحسن بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی خلیل

حضرت صاحب یق رضی اللہ عنہ
 کا زہد اور تواضع اور سخاوت

بن ہبہ اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن محمد بن حسن بن قاسم بن درستویہ نے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے
 مجھے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد الوارث
 ابن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے اسلم کوفی نے مرہ سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک مرتبہ
 حضرت ابو بکر نے پانی مانگا تو شہد کا شربت انکے سامنے لایا گیا جب وہ اسکو اپنے منہ کے قریب لے گئے تو ہٹا لیا اور رونے
 لگے یہاں تک کہ انکے اصحاب بھی رونے لگے پھر وہ سب توجہ ہو گئے مگر حضرت ابو بکر چپ نہ ہوئے اسکا وہ اور زیادہ رونے
 لگے یہاں تک کہ لوگوں نے خیال کیا ہم اس رونیکا سبب بھی اسے نہ دریافت کر سکیں گے مگر بعد اسکے وہ چپ ہو گئے تو لوگوں نے
 کہا کہ اسے خلیفہ رسول بنا آپ کیوں رونے انھیں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے ہلکا
 دیکھا کہ آپ کوئی چیز ہٹا رہے ہیں حالانکہ وہ ان کوئی چیز نہ تھی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا چیز ہے جو جسکو آپ ہٹا رہے
 ہیں حالانکہ یہاں اور کوئی چیز نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہے میرے پاس آئی ہو میں اس سے کہا کہ میرے پاس سے
 ہٹا جا تو وہ ہٹا لئی پھر آئی اور کہنے لگی کہ اچھا اگر آپ مجھ سے بچ گئے تو بچ گئے مگر آپ کے بعد والے لوگ مجھے ہرگز نہ بچیں گے

ہم نے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہیں دنیا نے مجھے لجا سے تیز ابو محمد کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے
 خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید یعنی احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الطیب یعنی محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن
 حسن بن درید نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم نے اصحعی سے روایت کر کے خیردی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر کی عادت تھی
 کہ جب انکی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ تو مجھے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہو اور میں ان سب لوگوں سے
 زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہوں یا اللہ مجھے اس سے بھی بہتر کر دے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہیں اور جن
 باتوں کو یہ لوگ نہیں جانتے انکو بخشدے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اسکا مواخذہ مجھے کر۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے
 خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن عمر قندی نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن طبری نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو الحسن بن بشران نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قریشی نے خیردی وہ کہتے تھے
 ہم سے زید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے
 ابو السفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابو بکر کے مرض (وفات) میں انکی عبادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا کیا ہم
 کسی طبیب کو بلائیں کہ وہ آپ کو دیکھے حضرت ابو بکر نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہو لوگوں نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا حضرت
 ابو بکر نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ انی ^{لہ}فعال لما ارید۔ ہمیں ابو العباس احمد بن عثمان نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبدالکریم بن
 احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خیردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خیردی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خیردی وہ کہتے تھے ہم سے میمون بن اسحاق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے احمد بن عبد الجبار عطار دی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے انھوں نے ابو صالح سے
 انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے
 مال نے اسقدر نفع نہیں پہنچا یا جسقدر ابو بکر کے مال نے نفع پہنچا یا پس ابو بکر روئے اور کہا کہ میں اور میرا مال سب یا رسول اللہ
 آپ ہی کا ہو۔ نیز ابو سعید کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خیردی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت
 کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیہ ان تبارکوا الصدقات ^{لہ} نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگوں کے سروں پر
 لا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اور حضرت ابو بکر اپنا کل مال بہت پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول خدا

۱۰ ترجمہ میں چاہتا ہوں کہ تاہوں مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ جو ۱۲ سورہ پوری آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ تم لوگ

صدقہ ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہو اور چھپا کے دو تو وہ تمہارے لیے اور بھی بہتر ہو ۱۲

نسلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے حضرت ابو بکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اس کے رسول کے
 وعدہ کو حضرت عمر نے یہ دیکھ کر حضرت ابو بکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جائے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائیں
 جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہیں آپ ہمیں ہم سے سبقت لیجاتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو علی ترمذی نے ہارون بن عبد اللہ
 بزاز سے انھوں نے فضل بن وکین سے انھوں نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے والد سے
 انھوں نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صفا
 دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال بھی تھا میں نے اپنے دل میں (اپنے دل میں) کہا آج میں ابو بکر سے سبقت لیجاؤنگا پس
 میں اپنا نصف مال لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کس قدر چھوڑ آئے میں نے کہا
 اور ابو بکر اپنا کل مال لے آئے حضرت نے پوچھا کہ اسے ابو بکر اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے انھوں نے کہا اللہ اور
 رسول کو ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں میں نے (دل میں) کہا کہ ابو بکر پر میں کبھی سبقت نہ لیجا سکونگا۔ یہیں ابوالقاسم بن علی بن حسن
 دمشقی نے اجازہ خبروی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ظہری نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن
 بیان کیا وہ کہتے تھے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سیدان نے ہشام بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے
 روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر جس وقت اسلام لائے اس وقت پاس چالیس ہزار روپیہ تھا سب انھوں نے اللہ کی راہ میں
 خرچ کر دیا اور سات فلام آزاد کیے جن پر اللہ کی راہ میں عذاب کیا جاتا تھا انھوں نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن
 فہیرہ کو اور زہیرہ کو اور نندیہ کو اور نہدیہ کی لڑکی کو اور بنی مویل کی لڑکی کو اور ام عبیس کو۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھے
 میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم و آج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے
 مجھے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن اسحاق بن احمد بن شیبہ ہمارے نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمعیل بن صالح بن قوام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جبریل بن جراح
 کشانی نے بخارا میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشید بن حجاج بن شداد مراد بن انھوں نے ابو صالح خستاری سے روایت کر کے
 بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک نابینا بڑھیا کی خبر گیری کیا کرتے تھے بڑھیا نے کہا کہ کسی تمام میں رہتی تھی اسکے لیے
 پانی بھر دیتے تھے اور اسکے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آئے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کاموں کو کر گیا ہو
 جب آتے ہی واقعہ پیش آتا پس حضرت عمر تاک میں بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر سے بولتے تھے جو برابر اس بڑھیا کے پاس جاتے
 تھے بلا کر وہ اس بڑھیا سے میں خلیفہ تھے حضرت عمر نے سب انکو دیکھا تو کہا قسم خدا کی وہ آپ ہی تھے۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے

مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضیل بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے جنیب بن عبد الرحمن سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنی پوتھی انیس سے سنا وہ کہتی تھیں کہ حضرت ابو بکر تین برس ہم لوگوں کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں اُنکے پاس لیجاتی تھیں اور وہ انکا دودھ دودھ دیتے تھے۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے مورق سے انہوں نے ابو سعید معلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سبب سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرحمن بن عیصی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن عمر نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یعنی بروز دو شنبہ تاریخ ۱۲۔ بیچ اولیٰ سلمہ پھری کو اس وقت انکا مکان مقام سنح میں تھا انکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث ابن خزرج سے تھیں وہاں انہوں نے مالون کا ایک حجرہ بنا لیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ میں آئے بعد خلافت کے مقام سنح میں سات مہینے رہے برابر پیادہ پایا کرتے تھے اور کبھی سوار ہو کر آتے تھے مدینہ میں آکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے پھر عشا کی نماز پڑھا کر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریاں دودھ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی سے کہا کہ اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہینگے حضرت ابو بکر نے جو اسکو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی میں اب بھی تمہیں دودھ دیا کرونگا میں امید کرتا ہوں کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت میں تغیر نہ آئے گا چنانچہ برابر ان لوگوں کو دودھ دودھ دیا کرتے تھے کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہو کہ میں تیرے لیے گائے کی آواز بولوں یا چیخوں جس بات کو وہ پسند کرتی وہی اسے کرتے اُنکے تواضع کے بہت حالات ہیں جنہیں سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت صدیق
کی خلافت

ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبہ اللہ شقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشاء نے خبر دی
ابن خلیل بن ذار بن قبیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن علاء
مصعبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن معروف بن ابی حبیب نے خبر دی

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابو بکر ہوں اس قوم کو سزاوار نہیں ہے کہ کوئی دوسرا انکی ابا بت کرے
 نیز اسمعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابو علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے
 والد نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبر بن مطعم نے خبر دی کہ اس کے والد جبر بن مطعم بیان کرے مجھے کیا ایک
 عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گام کیلئے آئی آپ نے اسے پوچھ کر دیکھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ تباہے اگر میں آؤں اور آپ کو
 پیادوں حضرت نے فرمایا اگر تھے پیادے تو ابو بکر کے پاس جانا ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو شیبہ نے
 عبد اللہ بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید بن مسعود بن سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو بکر یعنی احمد بن مرویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن محمد بن یوسف بن یوسف نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبد اللہ بن ابی بکر بن ابی اسحاق نے
 حسن بصری سے انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ابو بکر کو مقدم فرمایا اور انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھانی حالانکہ میں وہاں موجود تھا کہیں گیا نہ تھا اور میں صبح تھا مریض نہ تھا اگر آپ
 چاہتے تو مجھے مقدم فرماتے پس ہنسی دینا وی مری کیلئے اس شخص کو پسند کر لیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی ماری
 کیلئے منتخب فرمایا تھا ہمیں ابوالقاسم یعنی عیسیٰ بن صدیق بن علی نقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عیسیٰ بن صدیق
 بن علی نقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمعیل بن احمد بن محمد بن قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد
 بن احمد بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہمیں اسحاق ازرق نے سلمہ بن عیسیٰ سے انھوں نے یحییٰ بن ابی ہند سے انھوں نے زبید بن عیسیٰ بن شریط سے انھوں نے سالم بن عبد
 جو اصحاب صحفہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض جب سخت ہو گیا تو آپ پر ہوشی طاری
 ہونے لگی جب آپ کو ہوش آیا تو اپنے فرمایا کہ بلال سے کہو اذان دین اور ابو بکر سے کہو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے
 والد نرم دل آدمی ہیں کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر حضرت نے پوچھا کہ نماز قائم ہوگی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میرے والد
 نرم دل آدمی ہیں کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین عورتوں کے مثل ہو بلال کو حکم دو کہ
 وہ اذان دین اور ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں اسکا بعد پھر حضرت کو اتفاق ہوا تو اپنے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہوگی تو لوگوں نے کہا ہاں حضرت
 نے فرمایا کسی کو نماز میں اسپرٹیک لگا کر جاؤ لگا پس بریرہ امین اور ایک اور شخص آیا اور وہ آنحضرت کو پکڑا کے لچلے آپ کے دونوں پیر
 پر کھینچے ہوئے جاتے تھے پھر لوگوں نے لپکا کر آپ کو حضرت ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دیا حضرت ابو بکر نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر آپ نے انہیں

کے یعنی بر طح حضرت یوسف کے ہمنشین عورتوں میں زیناں سے حضرت یوسف سے ایسی بات کہتی تھی جب لوگ انکار لہی منظور نہ کر سکتا تھا ایسی ہی بات تھی کہ وہ بھی ہو ۱۳

گروہ انصار گیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو سکھ دیا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں پس تم میں سے کس
 شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ وہ ابو بکر پر شہادت دے کہ وہ ابو بکر پر شہادت دے کہ وہ ابو بکر پر شہادت دے کہ وہ ابو بکر پر شہادت دے
 کریں۔ ہمیں قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب ابو بکر علی بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہم سے ابو الحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہم سے ہشام بن سعید بن مسلم نے اپنے ابا خالد سے اٹھین نے زبیر بن جیش سے اٹھون نے حضرت عبد اللہ بن سعید سے روایت کر کے
 بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصاری نے اپنی راہی سے رجوع صرف حضرت عمر کے کلام سے کیا اٹھون نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں تباہ
 ابو بکر کی یہ حکم ملا تھا یا نہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں سب لوگوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا پھر تم میں سے کس کا دل اس بات کو گوارا
 کرتا ہے کہ جس جگہ پر انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیا ہو وہاں سے انکو ہٹا دے سب نے کہا کہ ہم میں سے کسی کا دل بھی اس بات کو
 گوارا نہیں کرتا ہم خلیفے مغفرت چاہتے ہیں حضرت عمر کی یہ گفتگو حدیث صحیح میں وارد ہوئی ہے وہ حدیث بہت بڑی ہے ہم نے اسکو بوجہ طویل
 اور مشہور ہونے کے ترک کر دیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو تمام مکہ میں زلزلہ پڑ گیا اس کیفیت کو ابو قحافہ نے سنا تو چچا
 کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ابو قحافہ نے کہا بڑا سادہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا لوگوں نے
 کہا تھا کہ بیٹے ابو قحافہ نے کہا کہ کیا نبی عبد مناف اور بنی نضیر اس بات پر رضی ہو گئے لوگوں نے کہا ہاں ابو قحافہ نے کہا جو چیز خدا کے اسکا کوئی
 فیئہ والا نہیں حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر سب سے عمر بن خطاب نے بیعت کی تھی یہ بیعت تمام شریفہ میں ہوئی اس میں جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
 ہوئی پھر بیعت عام ہوئی اور بنی ہاشم اور بنی مرثدہ اور بنی عوام اور خالد بن سعید بن حاس اور عبد بن عباد اور انصاری بیعت علیؓ سے ہوئے پھر
 بعد سنت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بیعت کر لی سوا سعید بن جبہ کے کہ اٹھون نے کسی سے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ مر گئے
 ان تمام لوگوں نے موافق صحیح حدیث کے پندرہ مہینہ کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

۱۱۰ بیسار یہ حدیث جامع شریک مست جو در صحیح بخاری میں بھی مروی ہے کہ حقیقت نزدیک را یہ حدیث مروی ہے اور وہ حدیث صحیح ہے جس کو شیخ دلی اللہ محدث دہلوی نے
 از الہ الخفا میں اہرق متعدد نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے تین دن کے بعد بیعت کر لی تھی اس کے صحیح ہونے اور چہ بیعت بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہو چکی وجوہ اگر کسی کو تفصیل
 دیکھنا ہو تو ہمارے کتاب تفسیر اسلام کی طرف رجوع کرے۔ ششم بیان دو ایک باتوں نقل کی جاتی ہیں (۱) چہ بیعت کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جائے تو
 حضرت مرتضیٰ کا چہ بیعت تک نہ پھر لازم آتا ہے کہ نام بحق اور حضرت صدیق جلیلیہ امام کی بیعت کرنا یقیناً خطا ہے اور اس خطا پر چہ بیعت تک تہ نہ ہونا حضرت رضی
 کی شان سے بہت ہے (۲) اس چہ ماہ میں حضرت مرتضیٰ برابر اپنی وقت نہ دین حضرت صدیق سے ملے ہونگے پس در صورت بیعت کرنے کے کسی قسم کا سوال تفسیر
 در بیعت نہ آتا ہے بلکہ کہ وہ نہ ہوا بہت بعد (۳) اور لیا صحیح میں وارد ہے کہ حضرت صدیق جلیلیہ نے حضرت علیؓ کو کہا کہ ہاں میں لوگ انکو بلا لای تو حضرت صدیق
 نے کہا کہ اس میں تم سے کچھ نہیں ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کو تفریق دلو اور انکو بیعت نہ کرنا ہے میں ایسا نہیں چاہتا پھر اٹھون نے بیعت کی اور اٹھون نے بیعت

حضرت ابو بکر صدیق نے قرین کے قتال میں بڑا کارناما کیا جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سونے سینان سے انھوں نے عثمان بن عفیرہ سے انھوں نے علی بن زبیرہ سے انھوں نے ہمارے بن عمرفزاری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پامنا اس سے بھلا لطف حاصل ہوتا اگر جب کوئی اور شخص مجھے حدیث بیان کرتا تو میں اسے حلف دیدیتا اگر وہ حلف لیتا تو میں اسے تصدیق کرتا اور مجھے ابو بکر نے بیان کیا اور ابو بکر سے تھے (اس لیے میں نے حلف نہیں لیا) انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بے لنگے دو رکعت نماز پڑھے پھر اس سے استغفار کرے تو اللہ اس کا گناہ بخشتیتا ہے۔

حضرت صدیق کی وفات ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۱ھ ہجری کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطابؓ کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات دشنبہ کے دن بعد زوال آفتاب

اور جنس لوگوں نے کہا ہے کہ شنبہ ۱۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ابو بکر کی ولادت واقعہ میل کے دو برس اور کچھ دن کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس و چند ماہ بعد وفات پائی عمر ۶۳ برس تھی وہ ایک سفید قد جسم لاغر تھا رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رنگین ظاہر تھیں آنکھیں انور جلتوں کے تھیں پیشانی بلند تھی جنا اور ذیل کا غضاب لٹکا کرتے تھے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے اولاد کے والدین بھی اسلام لائے تھے خیر بنی صحابی ہیں اور ان کے والدین بھی صحابی ہیں اور بیٹے بھی صحابی ہیں رضی اللہ عنہم۔ ابو محمد نے کہا ہے کہ میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حنین بن نفیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابو بکر اور حارث بن کواہ ایک خزیرہ کھاتے تھے جو حضرت ابو بکر کے درمیان آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ امین ایک سال کی سیال کا نہ ہر پڑا ہوا ہے اور ہم اور آپ ایک ہی دن میں گئے حضرت ابو بکر نے اس سے ہاتھ اٹھایا مگر اس کے بعد دونوں برابر علی سے یہاں تک کہ سال ختم ہونے تک ایک ہی دن میں دونوں کی وفات ہوئی۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنی سند کیساتھ محمد بن

۱۲ ایک خاص تبرکت گرفت پکایا جاتا ہے اسکو خیرہ کہتے ہیں ۱۲

سند سے روایت کر کے بیان کیا وہ کاتب تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے
 انھوں نے غزوہ بدر انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 اس طرح ہوئی کہ انھوں نے نہ جادوی آخرہ کو روز و شب غسل کیا اس دن سسر وی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک
 بخانا کیا کہ نماز کیلئے باہر نچا سکتے تھے حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں لوگ انکی عیادت کے لئے
 آتے تھے اور انکا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کیلئے حاضر رہتے تھے وفات انکی شب شنبہ کو
 تاریخ ۲۲ جادی الآخرہ ۳۳ ہجری ہوئی پس خلافت انکی دو برس میں ہینہ دس دن رضی اور ابو حضرت کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چاہینے
 جب وفات ہوئی اسوقت عمر انکی ترشہ برس کی تھی تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کہ انکی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی
 حضرت ابو بکر واقعہ قبیلہ تین برس بچ پیدا ہوئے تھے۔ وہ ۱۰ سالہ میں سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام میں سب سے پہلے امیر حج وہی تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۳ ہجری میں مکہ فتح کیا اور ۳۳ ہجری میں حضرت ابو بکر کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو حج کرائیں اور انھیں نے سب سے پہلے
 قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے علی بن ابی طالب قرآن جمع کیا تھا حضرت ابو بکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے
 تذکرہ میں لکھیں گے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ میں جنگی میراث انکے والد نے بھی پائی زیادہ بن جنطلہ لے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کا سبب وہ
 اندرون صدمہ تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں ہوا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا ہے کہ جب حضرت ابو بکر کی
 وفات کا زمانہ قریب آگیا تو انھوں نے حضرت عمر بن خطاب کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھیں گے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں حضرت عثمان کی کنیت بھی
 انھیں کے نام پر تھی سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے صعوبت پیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کیسا تھا انکی ابی
 رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں وہ ان کے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن شیح بن
 عبید بن سید مولای حضرت عثمان بن عفان کے لڑکا جنکی والدہ ام عیاش رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی تھیں کہ اپنے والد
 روح سے انھوں نے اپنے والد عبید سے انھوں نے انکی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا
 ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ ہو کر
 عالم جاوانی میں تشریف لے گئے انکی قبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود آئے تھے۔ وہیں بجا کقول جہانگاہ ذکرہ ابن سیدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

عادی قبیلہ بنی عدی سے ہیں انکا نام سائب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی ہمانت کے متعلق ابو قتادہ کے مثل ایک روایت کی ہے اور انکی حدیث میں یہ مضمون ہے کہ دو دنیا دار اگر کسی کو عہد قرض باقی رہ جائے تو کھنچنا چاہئے کہ دو داغ بین دانش جہنم کے اس حدیث کو ابو سعید نے ابو قہیل سے روایت کیا ہے انکی حدیث اہل ہجر روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن عدی انصاری ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن جنبل نے اپنے والد سے انھوں نے عبدالرزاق سے انھوں نے سمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے یزید سے انھوں نے عبداللہ بن عدی بن خیال سے انھوں نے عبداللہ بن عدی انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ ایک منافع کے قتل کی بابت آپ سے کچھ بات کہی مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہیں دیتا اس شخص نے کہا شہادت کو دیتا ہے مگر اسکی شہادت قابل اعتبار نہیں ہے فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا اس شخص نے کہا نماز تو پڑھتا ہے مگر اسکی نماز قابل اعتبار نہیں ہے فرمایا تو ان لوگوں کے قتل سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن شہاب مروی ہے وہ عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے اسے یہ واقعہ بیان کیا تھا اور پھر حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح پہلا ہی قول ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حمزہ قرظی زہری قبیلہ قریش سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثقفی بن قریش کے عیسیٰ بن کینت انکی ابو عمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر صحابی ہیں اہل حجاز سے ہیں قید مدائن و سفسان کے درمیان میں رہتے تھے۔ ہیں ابن ابی عمیر بن محمد فقیہ و طبرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے یونس بن عقیس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن عدی بن قرظی زہری نے اللہ سے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سے چرت کرتے وقت ایک ٹیکر کے پاس کھڑا ہوا دیکھا آپ فرماتے تھے کہ (اے خدا کی زمین میں سے بہتر مقام ہے اور خدا کی زمین میں سبنا مقامات سے زیادہ خیر محبوب ہے اگر میں تجھے نکالوں گا تو نہ نکلتا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زہری سے انھوں نے ابو سعید سے انھوں نے عبداللہ بن عدی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حمزہ قرظی زہری قبیلہ قریش کے صحابی ہیں انکا لقب بنی ہذیل کے نام میں انکا شمار اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا بعض لوگ کہتے ہیں یہ صحابی ہیں فتح مفسرین شریک تھے وہ انکی کچھ زمین تھی ہر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہے سعید بن یونس کا قول ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے بیعت الرضوان کی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عربی نے معاویہ بن عبدالعزیز بن عبدالمطلب کی روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر سے لڑے جب مقام کدیہ میں تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت طلب کرنے آئے آپ نے انھیں اجازت دیدی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عربی - سالمی قبیلہ بنی سالم بن مالک بن سے ہیں۔ ابن اسحاق نے ان لوگوں کے نام میں جو قبیلہ بنی نعم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوہ بدر میں شریک تھے عبدالعزیز بن عمر کا نام لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عدی بن ایسہ بن خدرہ بن عوف - انصاری - خدرہ بنانی بن خدرہ کے یہ ابو عمر کا قتل ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان لوگوں کے نام میں جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک تھے عبدالعزیز بن عوف کا نام بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہیں مگر یہ پاس جو نسخہ سیرت غالباً یہ غلطی کا تب کی ہے کہ اس سے خدرہ کا الف چھوٹ گیا اور اللہ اعلم

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

کینت ابوعصام - مزنی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن شہاب نے لکھا ہے یفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انھوں نے عصام بن عبدالعزیز بن عوف سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہان پہنچنا) وہاں قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نبویہ کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بلطن نخلہ میں پہنچے پس ہم نے ایک شخص کو دیکھا اس کے ہاتھ لگا کر کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اس نے ہنسی سے جواب دیا یا ہائیک کہ مجھے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس نے مجھے قتل کر دینا کہنے کہا اچھا مجھے ہمت دے میں عورتوں سے ایک ضروری بات کہہ آؤں چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو قسم کے۔

فلا ذنب لی قد قلت اذ نحن حیرة : : ائیی بود قبل حدی الصفا : : ائیی بود قبل ان شیطا النوی : : و بنا ی امیری باحبیب المفا رق : :
 ترجمہ میرا کچھ گناہ نہیں ہے کہد یا تھا جب ہم ساتھ رہتے تھے : : کہتے ہو پورا کر دو قبل موت کے : : محبت کو پورا کر دو قبل اس کے کہ جان نکلے : : اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جائے : :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبہ

فی

معارف الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ (پنج بخش روڈ لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ